

E-mail pdfnovelbank@gmail.com WhatsApp **03061756508**

"تم کچھ کہو گی نہیں؟"

"نہیں میری جان کچھ تو کہو، میرے کان ترس گئے ہیں تمہاری آواز سننے کو۔۔۔۔"

اس کا انگوٹھا سرخ پنکھڑی جیسے ہونٹ کے پاس آیا تو اس نازک سی لڑکی نے اپنی نم آنکھیں اٹھا کر اسے دیکھا۔

اس نے اپنے ہاتھوں کی طرف دیکھا جو اس کے دور جاتے ہی جلنے لگے تھے اور آہستہ آہستہ آگ پھیلتی اسکے پورے وجود کو اور پھر پورے باغیچے کو اپنی لپیٹ میں لے چکی تھی۔

ننن۔۔۔۔۔ نہیں مت دور جاؤ مجھ سے۔۔۔۔۔ معاف کر دو مجھے۔۔۔۔۔ خدا کے لیے " معاف کر دو مجھے۔۔۔۔۔"

وہ جلتا ہوا چلا رہا تھا لیکن اسکی آہ و پکار سننے والا کوئی نہیں تھا اور اسکے دور جاتے ہی اب اسکی وہ جنت جہنم میں بدل چکی تھی جس میں وہ جھلس رہا تھا۔



ساحر سلیمان خان اس وقت تمھری پیس سوٹ میں ملبوس شان سے اپنے ذاتی گھر کے
ڈائننگ ٹیبل پر بیٹھا تھا۔

قد کاٹھ، قامتی جسم، بھورے بالوں اور بھوری آنکھوں والا وہ شہزادہ دیکھنے میں جتنا حسین لگتا تھا غصے میں وہ اتنا ہی زیادہ وحشی بن جاتا اور اس کے غصے کی وجہ سے اسکا ہر ملازم اس سے ڈرتا تھا۔ اس وقت بھی کھانا لگاتے اس بوڑھے ملازم کے ہاتھ کانپ رہے تھے۔ اچانک ہی گلاس میں جوس ڈالتے ہوئے گلاس گرا اور سیدھا میز پر پڑی فائل کر بھگو گیا۔

"What the hell !!!"

ساحر کے چلانے پر بوڑھے ملازم نے اپنے کانپتے ہوئے ہاتھ ساحر کے سامنے جوڑ دیے۔

"معافی صاب غلطی۔۔۔۔"

"غلطی۔۔۔ یو ایڈیٹ میری اتنی زیادہ محنت برباد کرنا تمہیں غلطی لگ رہا ہے۔۔۔۔"

ساحر نے غصے سے چلاتے ہوئے آگے بڑھ کر اس ملازم کو گریبان سے پکڑا۔ اتنے میں ہی وہ آدمی خوف سے تھر تھر کانپنے لگا تھا۔

"نکلو میرے گھر سے اس پہلے کہ تمہاری عمر کا لحاظ بھلا کر تمہیں زندہ درگو کر دوں۔"

ساحر نے اپنی بھوری آنکھوں سے اسے گھورتے ہوئے کہا تو وہ آدمی جان بخشی پر شکر کرتا وہاں سے چلا گیا۔

"نعمان۔۔۔!! نعمان۔۔۔۔ کس جاہل نے رکھا تھا اس کو نوکری پر؟"

ساحر کے چلانے پر اسکا سب سے خاص آدمی نعمان سامنے آیا۔

ساحر نے اپنے دانت کچکچاتے ہوئے طنز کیا۔

ارے ڈارلنگ اتنا غصہ مت کر اور چل میڈنگ کے لیے نکلتے ہیں ورنہ دیر ہو گئی تو "کانٹریکٹ ہاتھ سے نکل جائے گا۔"

"شکر ہے کانٹریکٹ کا خیال تو آیا۔۔۔۔۔"

ساحر نے اسے چلنے کا کہا اور باہر آکر اپنی پسندیدہ کار میں بیٹھ گیا۔ حمدان بھی خاموشی سے ساتھ والی سیٹ پر بیٹھ گیا۔

گاڑی چلنے کے تھوڑی دیر بعد ہی ساحر کا موبائل بجنے لگا۔

ساحر نے ڈرائیو کرتے ہوئے پوچھا۔

"بیٹا کل تمہاری ماں کی برتھ ڈے پارٹی ہے اور وہ چاہتی۔۔۔"

"سوری ڈیڈ پر میں آپکی بات نہیں مان سکتا میں وہاں نہیں آؤں گا۔"

ساحر نے سختی سے بات کاٹتے ہوئے حتمی فیصلہ سنایا۔

"ساحر وہ تمہاری ماں ہے بیٹا اور تم سے بہت پیار بھی۔۔۔۔۔"

مجھے نفرت ہے اس عورت سے ڈیڈ نہیں مانتا میں اسے اپنی ماں۔ میری ماں آج سے "

"اٹھارہ سال پہلے مر چکی ہے اور یہ بات اس عورت کو بھی بتا دیجیے گا۔

اتنا کہہ کر ساحر نے فون بند کر دیا۔ حمدان نے اسکی سٹیئرنگ کے گرد غصے سے لپیٹی

مٹھیوں کو دیکھا۔

"ساحر یار کیا مسئلہ ہے اتنا پیار کرتی ہیں آنٹی تجھ سے اور تو۔۔۔۔۔"

شٹ اپ حمدان میرے پرسنل میٹر سے دور رہ سمجھا، تو جانتا نہیں اس عورت کو اور "

"بہتر ہو گا اس ڈیل پر دھیان دے۔۔۔۔۔"

ساحر نے اسکی بات کاٹتے ہوئے سختی سے کہا۔

اور یہ سب تمہاری اس بیوی کی وجہ سے ہوا ہے۔ مہر کی موت کے بعد ساحر کی وجہ سے " شادی کی تھی نا تم نے اس سے لیکن اس بد بخت نے آکر میرے بچے کے ساتھ ایسا "سلوک کیا کہ اسے اس کے گھر سے ہی نفرت ہو گئی۔

سلیمان صاحب کی بیوی تانیہ بیگم کے بارے میں بات کرتے ہوئے بی جان کے چہرے پر بہت زیادہ سختی تھی۔

"تانیہ تو اتنی محبت کرتی ہے اس سے امی لیکن یہ ساحر ہی۔۔۔۔۔"

چھوڑو میاں تم نہیں جانتے اس کا سلوک اور بعد میں جب دیکھا کہ خدا نے گناہوں کی "سزا کے طور پر اپنی اولاد ہی نہیں دی تو میرے بچے کو مکھن لگانے لگی۔

سحر کو بچپن سے ہی اس کی دادی نے پالا تھا تھا۔ اسے تو اپنے ماں باپ کے بارے میں کچھ یاد بھی نہیں تھا بس اسے اس کی دادی نے اتنا بتایا تھا کہ اسکے بابا ابراہیم علی کی موت ایک حادثے سے ہو گئی تھی اور اس کی ماں ثمینہ اس صدمے کو برداشت نہیں کر پائی تھیں اسی لئے اس کے بابا کی موت کے بعد وہ بھی دنیا سے چلی گئیں۔

یہ سوچ دماغ میں آتے ہی سحر مزید رونے لگی۔

مجھے یہاں سے نکال دیں یا اللہ پاک۔۔۔ کسی کی عزت ہوں میں۔۔۔۔۔ اور اگر نہیں " "نکل سکتی تو مجھے اماں جی کے پاس بلا لیں۔۔۔۔۔

سحر کے ہونٹوں سے التجا نکلی لیکن نہ جانے کیوں اسکی دعائیں بھی قبول نہیں ہو رہی تھیں۔



ساحر اپنی پریزینٹیشن دے کر کافی زیادہ خوش اور مطمئن تھا۔ کیونکہ وہ جانتا تھا کہ یہ بزنس ڈیل اس کے علاوہ اور کسی کو نہیں مل سکتی۔ ساحر کو یقین تھا کہ منہاج آفندی ضرور اسکی کمپنی کو ہی کنسٹرکشن کا کانٹریکٹ دے گا۔

منہاج آفندی کے مینیجر نے بات شروع کی تو ساحر ہمدان کو دیکھتا ہوا اطمینان سے مسکرا دیا۔

"اور ہم نے فیصلہ کیا ہے کہ یہ ڈیل شاہ اندسٹریز کو دے دی جائے۔"

یہ لفاظ سن کر جہاں باقی سب نے تالیاں بجائیں تھیں وہی ساحر کے چہرے پر خوشی کی بجائے سختی اتر آئی تھی۔

بھوری آنکھوں میں غصہ لیے اس نے پچاس سالہ منہاج آفندی کو دیکھا جو اب مسکراتے ہوئے سلیم شاہ سے ہاتھ ملا رہا تھا۔

اتنا کہہ کر منہاج نے ایک آنکھ دبائی اور ہنستا ہوا وہاں سے چلا گیا۔

ساحر ابھی بھی وہیں کھڑا مٹھیاں بھینچے اپنے دانت کچکچا رہا تھا۔

ساحر یار تو جانتا نہیں اس آفندی کو انتہائی چالاک اور گھٹیا انسان ہے اس نے ضرور "کانٹریکٹ ان کو دینے کے لیے ان سے پیسے لیے ہوں گے۔"

ہمدان نے اسے سمجھاتے ہوئے کہا۔

میں نے ڈیڈ سے پرامس کیا تھا کہ یہ ڈیل ہمیں ہی ملے گی اب کچھ بھی کر ہمدان مجھے "

"یہ ڈیل حاصل کرنی ہے۔"

ساحر نے سختی سے ہمدان کو دیکھتے ہوئے کہا تو ہمدان گہرا سانس لے کر رہ گیا۔

ٹھیک ہے میں وعدہ کرتا ہوں کہ میں خود اس آفندی سے اس بارے میں بات کرنے "

"جاؤں گا لیکن صرف ایک شرط پر

"کیسی شرط؟"

ساحر نے اسے گہری نگاہوں سے دیکھتے ہوئے سوال کیا۔

ہمدان نے منہ بناتے ہوئے ہاں میں سر ہلا دیا اور پھر ساحر کے ساتھ فائلز سمیٹنے لگا۔



ساحر اور ہمدان دونوں تانیہ بیگم کی اس پارٹی میں آئے تھے اور ساحر کو وہاں دیکھ کر تانیہ بیگم بہت زیادہ حیران ہوئی تھیں۔

"وردہ لسن۔۔۔۔"

انہوں نے اپنی بھانجی کے پاس جا کر اسے مخاطب کیا۔

"جی آنٹی۔۔۔۔"

وردہ نے اپنے بال چہرے سے ہٹاتے ہوئے تانیہ کو دیکھا۔

دیکھو ساحر آگیا ہے پارٹی میں، مجھے تو امید ہی نہیں تھی آئے گا ضرور ہمدان کے کہنے پر"
"آیا ہوگا۔ ایک بی جان اور اپنے دوست کی بات نہیں ٹالتا۔۔۔"

تانیہ بیگم کہ تو وردہ کو رہی تھی لیکن ان کی نگاہیں ساحر پر تھیں۔

اب تم نے یہ موقع ہاتھ سے نہیں جانے دینا۔ اب جاؤ اور اس سے بات کرو کم از کم"
"دوستی کرنے کی کوشش تو کر سکتی ہونا۔"

تانیہ بیگم کی بات پر وردہ نے ایک ادا سے ساحر کو دیکھا جو محفل میں سب سے الگ کھڑا
ہمدان اور سلیمان صاحب سے بات کر رہا تھا۔

"ساحر کیا بنا اس ڈیل کا؟"

سلمیان صاحب کے سوال پر ساحر کی ہاتھ میں موجود گلاس کے گرد گرفت مضبوط ہوئی تھی۔

آپ فکر مت کریں ڈیڈ جب میں نے کہا کہ وہ ڈیل خان انڈسٹریز کی ہے تو کسی اور کی "نہیں ہو سکتی نا میں ایسا ہونے دوں گا۔"

ساحر کے لہجے اور انداز میں ابھی ابھی ایک غرور تھا۔

"آئی نو بیٹا تمہارے ہوتے ہوئے مجھے کسی بھی چیز کی فکر کرنے کی ضرورت نہیں۔"

اتنا کہہ کر سلمیان صاحب مسکراتے ہوئے وہاں سے چلے گئے اور ان کے جاتے ہی وردہ موقع دیکھ کر ساحر کے پاس آئی۔

وردہ نے بات آگے بڑھانے کی کوشش کی۔

ایک بات بتاؤں تمہیں۔۔۔۔۔ جو بھی ہو تم۔۔۔۔۔ یہاں تمہاری دال نہیں گلنے والی اس " لیے بہتر ہے کسی اور لڑکے پر اپنا فالتو وقت ضائع کرو کیونکہ میرا وقت تمہارے برعکس " بہت قیمتی ہے۔۔۔۔۔

ساحر اسے ٹھیک ٹھاک سنا کر بی جان کے پاس جا چکا تھا جبکہ وردہ اپنی بے عزتی پر دانت کچکچا کر رہ گئی۔

لیکن میرا وقت بہت زیادہ فالتو ہے ہر وقت ویلا آوارہ رہتا ہوں چاہو تو ٹرائی مار لو پازینٹیو " رسپانس کی گارنٹی ہے۔۔۔

ہمدان نے اسے آنکھ مار کر کہا تو وردہ پیر پختی وہاں سے چلی گئی اور ہمدان کا قمقہ بلند ہوا۔

"ہیلو بیوٹیفل لیڈی۔۔۔۔"

ساحر نے دلکش آواز میں کہا اور اپنے ہونٹ بی جان کے گال پر رکھ دیے۔

باز آجاؤ سا جو ان حرکتوں سے بتا رہی ہوں کسی دن جوتے سے پٹائی کروں گی۔"

"تمہاری۔۔۔۔ کیا کہہ رہی تھی وہ چھپھوری تمہیں؟

بی جان نے اپنا گال رگڑتے ہوئے یوچھا اور ساحر ہلکا سا ہنس دیا۔

کہہ رہی تھی ساحر او مائی ڈارلنگ مجھ سے شادی کر لو ورنہ پلنگ سے کود کر جان دے"
"دوں گی۔۔۔۔"

ساحر کے چہرے پر سختی اترتے دیکھ بی جان نے گہرا سانس لیا۔

چلو پھر میں بھی تب تمہارے گھر آؤں گی جب وہاں میری خدمت کرنے اور میرے پیر "دبانے کے لئے تمہاری بیوی موجود ہوگی۔"

بی جان کے اترانے پر ساحر کا ڈمپل پھر سے نمایاں ہوا۔

جلدی کرتا ہوں کچھ لیکن اس بات کی گارنٹی نہیں دیتا کہ وہ پیر ہی دبائے گی یا کچھ "اور۔۔۔"

ساحر نے شرارت سے انکے گلے کی طرف اشارہ کر کے کہا تو بی جان اس کی کان کھینچنے لگیں اور پھر وہ دونوں کھلا کر ہنس دیئے۔



سحر اپنی چارپائی کے پاس گھنٹوں پر سر رکھے گم سم سی بیٹھی تھی جب اچانک دروازہ کھلنے کی آواز پر سم کر کھڑی ہو گئی۔

چل تو بڑا شوق چڑا ہے نا تجھے بھی حسنہ بائی حاجن بننے کا اب تو بھی اس حاجن کے "ساتھ رہ اس کمرے میں۔۔۔۔"

مہتاب ایک لڑکی کو کھینچتے ہوئے کمرے میں لائی اور اسے سحر کے قریب پٹھا۔

اب بہتر یہی ہے تم دونوں کے حق میں کہ اپنا سچ تسلیم کر لو۔۔۔۔۔ ارے رانیوں کی "طرح زندگی گزارو گی تم لوگ اور اگر یونہی اپنی من مانیاں کرنی ہے تو پھر بھگتو۔۔۔۔۔"

تو رونے سے آزاد تو نہیں ہو جاؤ گی نا اگر رونے سے آزاد ہو سکتی تو بہت پہلے کی ہو چکی "ہوتی۔"

حسنہ نے اطمینان سے کہا اور سحر کے قریب بیٹھ گئی۔ سحر نے اسے سوالیہ نگاہوں سے دیکھا۔

"تم کون ہو اور تم تو کافی چھوٹی۔۔۔"

"میرا نام حسنہ ہے اور یہ میرا اصلی نام ہے میں گلناز بائی کی بیٹی ہوں۔۔۔"

"!!! بیٹی۔۔۔"

سحر نے حیرت سے آنکھیں بڑی کر کے کہا۔

نہیں وہ ہماری ہمسائی کے شوہر تھے میری دادی ان پر اپنے بیٹے کی طرح یقین کرتی "تھیں اسی لیے مرنے سے پہلے میری ذمہ داری انہیں سونپ گئیں۔۔۔۔"

وہ سب یاد کر آج بھی سحر کا دل کٹ جاتا تھا۔ وہ بیس سالہ لڑکی ہنس مکھ جسے بچپن سے اسکی دادی نے کسی متاع جان کی طرح پالا تھا ایک آنچ تک نہ آنے دیتی تھیں اس پر۔

اسکا ہر لاڈ اٹھاتیں، ہر نخرہ برداشت کرتیں اور ہر رات سونے سے پہلے اس سے اس کے شوہر ساحر کی باتیں کرتیں۔

لیکن پھر ایک دن ان خوشیوں کو کسی کی نظر لگ گئی جب اچانک سحر کی دادی کو ہارٹ اٹیک ہوا اور ہسپتال پہنچنے تک وہ دنیا فانی سے جا چکی تھیں۔

ان کی موت کے بعد ایک مہینہ تک سحر ابھی ہمسائی نجمہ کے گھر رہی تھی لیکن پھر اپنے ہی بیٹے کی سحر کو لے کر بدلتی نظریں اور بدلتے ارادے دیکھ نجمہ نے اسے اس کے شوہر کے پاس بھیجنے کا ارادہ کیا۔

بس میں نہیں چاہتی تھی کہ معصوم بچی کی عزت پر ہلکی سی بھی آنچ آئے۔

اسی لئے نجمہ نے اپنے شوہر فرہاد کو ساحر خان کی ساری معلومات دی اور سحر کے بیگ میں اسکے نکاح کی کچھ تصویریں اور نکاح سارے ثبوت رکھ کر انہیں کراچی کے لیے روانہ کر دیا۔

کراچی پہنچ کر فرہاد جب سحر کو اس عجیب سی جگہ پر لایا تو سحر بہت زیادہ گھبرا گئی۔

"پچا یہ ---- انکا گھر تو نہیں لگتا ---- مجھے یہاں نہیں جانا ----"

سحر نے ارد گرد کے عجیب ماحول کو دیکھتے ہوئے کہا۔

ہاں یہ تمہارے شوہر کا نہیں میرے ایک دوست کا گھر ہے بس کچھ دیر یہاں بیٹھے
"ہیں پھر میں تمہیں وہاں چھوڑ دوں گا۔"

فرہاد نے بہانہ بناتے ہوئے اور ساتھ چلنے کا اشارہ کیا۔

"لل۔۔۔۔۔ لیکن مجھے نہیں جانا آپ پہلے مجھے وہاں چھوڑ آئیں۔"

سحر نے التجا کی۔

"بس پانچ منٹ بیٹا پھر چلتے ہیں تم گھبراؤ نہیں کوئی تمہیں کچھ نہیں کہتا۔۔۔۔۔"

اتنا کہہ کر گلناز بائی نے نوٹوں کے بندل فرہاد کی جانب بڑھائے۔ سحر آنکھیں بڑی کیے ہر چیز کو سمجھنے کی کوشش کر رہی تھی۔

پورے پانچ لاکھ ہیں اب آرام سے اپنی بیٹی کی شادی کرو تم قرضے بھی نہیں اٹھانے"
"پرٹیں گے۔۔۔"

فرہاد مسکرایا اور باہر کی طرف چل دیا تو سحر اسکے پیچھے جانے لگی جب ایک عورت نے اسکا ہاتھ دبوچا۔

تو کہاں چل دی لڑکی پانچ لاکھ دیے ہیں تیرے اب تیرے وجود کی مالک گلناز بائی"
"ہیں۔۔۔۔"

انکی باتوں کا مطلب سمجھ کر سحر کی روح تک کانپ گئی۔

میں دعا کرو گی کہ تمہارے شوہر کو اس نکاح کا علم ہو جائے اور وہ تمہیں ڈھونڈ کر اپنے "پاس لے جائے"۔۔۔۔

"آمین۔۔۔"

سحر نے نم پلکوں کے ساتھ کہا اور پھر سے اپنا سر گھٹنوں پر رکھ کر گرم سم سی بیٹھ گئی۔



پارٹی کے بعد ساحر بی جان کے کمرے میں آیا تو وہ عشاء کی نماز ادا کر رہی تھیں۔ ساحر ایک طرف بیٹھ کر انکے فارغ ہونے کا انتظار کرنے لگا۔

"ادھر آ ساقو۔۔۔۔۔"

بی جان کے بلانے پر ساحر انکے قریب ہوا تو وہ ورد ختم کر کے ساحر پر چھونکنے لگیں۔

"اللہ تمہیں اپنے حفظ و امان میں رکھے بیٹا۔"

می جان نے پیار سے کہا تو ساحر نے اپنے ہونٹ انکے ماتھے پر رکھے۔

"اب میں چلتا ہوں بی جان۔"

ارے اتنی جلدی یہیں رک جا میرے پاس سا جو۔۔۔۔۔ تجھے یاد نہیں ستاتی بوڑھی دادی " کی؟

بی جان نے منہ بنا کر شکوہ کیا تو ساحر گھنٹوں کے بل ان کے سامنے بیٹھ گیا۔

صرف آپ ہی تو ہیں بیوٹیفل لیڈی جسے ساحر خان یاد کرتا ہے ورنہ یہ تو نہ جانے کتنی "حسینوں کا خواب ہے کہ وہ ایک منٹ کے لیے ہی ان کے بارے میں سوچ لے۔"

ساحر نے ایک آنکھ دبا کر کہا۔

"بے حیا کبھی تو سیدھی باتیں کیا کر۔"

بی جان نے اس کے کان کھینچتے ہوئے کہا۔

"سیدھی باتوں کا مجھ معصوم کو کیا پتہ بیوٹیفل لیڈی۔"

ساحر کے منہ بنا کر کہنے پر بی جان ہنس دیں۔

"تیری بیوی آئے گی نا تو اس سے کہوں گی کہ تجھے سیدھا کر دے۔"

بی جان نے اسکے بالوں میں اپنی انگلیاں چلاتے ہوئے کہا۔

"ساحر۔۔۔۔"

"جی"

ساحر نے انہیں اپنی بھوری آنکھوں اٹھا کر دیکھا۔

بیٹا تجھے یاد ہے کہ میری طرح تیری ایک نانی بھی تھی اور ایک ماموں بھی کبھی تجھے انکا"
"خیال۔۔۔۔"

پلیز بی جان میں نے آپ سے کتنی ہی بار کہا ہے کہ میرے سامنے انکا ذکر بھی مت "

"کیا کریں نفرت ہے مجھے اپنی ماں سے جڑے ہر رشتے سے۔

ساحر نے دانت پیس کر کہا۔

"لیکن کیوں ساحر وہ تو تجھ سے اتنی محبت۔۔۔"

"پلیز میری جان مجھے ان کے بارے میں کوئی بھی بات نہیں کرنی پلیز۔۔۔۔"

ساحر نے ان کی گود سے سر اٹھتے ہوئے کہا تو بی جان نے گہرا سانس لیا۔ وہ جانتی بھی نہیں تھی کہ آخر کیوں ساحر اپنے ننھیال والوں کا نام بھی سننا پسند نہیں کرتا تھا۔

اس بات کا تو انہیں اندازہ تھا کہ انکے بیٹے نے ساحر کو اور مہر کو ہمیشہ ان لوگوں سے دور ہی رکھا تھا۔ ساحر اپنی پوری زندگی میں مشکل سے چار بار اپنے ننھیال گیا ہو گا لیکن یہ اتنی زیادہ بے رخی کی وجہ تو نہیں تھی۔

آئی ایم سوری بی جان مجھے غصے سے چلانا نہیں چاہیے تھا لیکن پلیز یہ ایک رکوئسٹ " ہے کیا آپ ان لوگوں کا ذکر میرے سامنے مت کیا کریں۔

کچھ سوچ کر بی جان نے ہاں میں سر ہلایا تو ساحر مسکرا کر پھر سے ان کی گود میں سر رکھ گیا۔

بی جان مسکراتے ہوئے اس سے باتیں تو کر رہی تھیں لیکن وہ اسی بارے میں سوچ رہی تھی کیا آخر ایسا کونسا راز تھا جس کی وجہ سے ساحر اپنے ننھیال سے اس قدر بدگمان ہو چکا تھا کہ ان کا ذکر بھی اسے گوارا نہیں تھا۔



اگلے دن ہی ہمدان نے ساحر کی منہاج آفندی کے ساتھ ایک میٹنگ فلکس کی اور اسی سلسلے میں ساحر اس وقت ہمدان کے ساتھ منہاج آفندی کے سامنے بیٹھا تھا۔

"کیا چاہیے تمہیں بچے جو آج ہماری چوکھٹ کا رخ کر لیا تم نے؟"

منہاج آفندی نے ہونٹوں کے درمیان میں مہنگا سگار دباتے ہوئے سوال کیا۔

میں چاہتا ہوں کہ آپ وہ ڈیل کینسل کر دیں جو آپ نے شاہ انڈسٹریز کو دی اور وہ ڈیل "ہماری کمپنی کو دیں۔۔"

ساحر سیدھا مدعے کی بات پر آیا۔

منہاج آفندی نے ہنستے ہوئے کہا۔ ساحر نے اپنی بھویں اچکا کر اس شخص کو دیکھا۔

"میں آپ کو تیس فیصد دوں گا۔۔۔۔"

ساحر نے مغرور انداز میں ٹانگ پر ٹانگ رکھتے ہوئے کہا۔ ہمدان نے حیرت سے آنکھیں
بڑی کر اپنے دوست کو دیکھا۔

اتنا تو میں بھی جانتا ہوں کہ آسانی سے تم میرا پیچھا نہیں چھوڑو گے۔"

اگر میں نے یہ ڈیل تمہیں نہیں دی تو تم اس ڈیل کو انکے قابل بھی نہیں چھوڑو گے۔۔۔۔۔ جیت کا نشا جو ہے تمہیں ساحر خان

منہاج آفندی نے خباثت سے ہنستے ہوئے کہا۔

اس لیے میں اپنے منافع کا سوچ کر ہی بات کروں گا۔۔۔۔۔ تمہیں اس ڈیل سے " حاصل ہونے والے منافع کا 35 فیصد دینا ہوگا۔۔۔۔۔"

ساحر نے کچھ دیر اس کی بات پر غور کیا۔

"ڈن۔۔۔۔۔"

ساحر کے ایسا کہنے پر ہمدان نے حیرت سے اسے دیکھا لیکن جہاں تک وہ اپنے دوست کو جانتا تھا اسے اپنی انا اور جیت سے بڑھ کر کچھ بھی عزیز نہیں تھا۔

ہمدان کے ایسا کہنے پر وہ شخص قہقہہ لگا کر ہنس دیا۔

"میری کمینگی سے ابھی تم لوگ واقف ہی کہاں ہو۔۔۔۔"

منہاج آفندی نے مہنگا سگار ہونٹوں سے لگاتے ہوئے کہا۔

لیکن تم اتنے امیر ہو خود ہی پیسے کے دم سے کسی بھی لڑکی کو حاصل کر سکتے ہو تو"
"اس ڈیمانڈ کا مقصد؟

ساحر نے ذہن میں اٹھتا سوال داغا۔

ہمدان نے اسے نے کا کہا تو ساحر خاموشی سے اس کے ساتھ چل دیا۔

کوئی انتہائی چپ انسان ہے یہ اتنی گھٹیا بات کرتے ہوئے اسے زرا احساس نہیں آیا۔
----- سا جو جانے دے یہ ڈیل ہاتھ سے کوئی فرق نہیں پڑتا ہم اس سے اچھی ڈیل
"حاصل کر لیں گے۔"

ہمدان بولتا جا رہا تھا اور ساحر بس خاموشی سے بیٹھا کھڑکی سے باہر دیکھنے میں مصروف
تھا۔

"تو سن رہا ہے سا جو۔۔۔؟"

"ہاں۔۔۔"

ساحر نے ایک لفظی جواب دیا لیکن اس کے دماغ میں موجود کبھی نہ ہارنے والا مغرور شخص ابھی بھی منہاج آفندی کی باتوں کے بارے میں سوچ رہا تھا۔



ابھی کچھ دیر پہلے ہی ملازمہ کھانا دے کر گئی تھی جو حسنہ نے سحر کو اپنی باتوں میں لگا کر کھلایا تھا۔

"یہاں رہتے ہوئے تم نے پڑھائی کیسے کی حسنہ؟"

سحر نے حیرت سے پوچھا اور حسنہ کے لیے یہی بہت تھا کہ وہ اس وقت رو نہیں رہی تھی۔

دیر رات ہو چکی تھی لیکن ساحر اپنے آفس میں بیٹھا منہاج آفندی اور اسکی آفر کے بارے میں سوچ رہا تھا۔ اپنے منافع کا پچیس فیصد آفندی کو دینا اسے بھاری نہیں لگ رہا تھا لیکن جو ڈیمانڈ اس نے معصوم لڑکی کی تھی اس پر آکر ساحر ٹھٹھک رہا تھا۔

لیکن وہ کانٹریکٹ نہ ملنے کا مطلب تھا ہار جو ساحر خان کی انا کو گوارا نہیں تھا۔

سوچ سوچ کر ساحر کا دماغ ماؤف ہو چکا تھا لیکن اسے کچھ سمجھ نہیں آ رہا تھا۔ تھک ہار کر اس نے اپنا سر کرسی کی پشت سے لگا کر آنکھیں موند لیں۔

"سر آپکی کافی ----"

نعمان کی آواز پر ساحر نے آنکھیں کھول کر اپنے پی اے اور سب سے خاص امپلائی کو دیکھا۔

"رکھو۔۔۔"

ساحر نے ٹیبل کی طرف اشارہ کیا۔

"رات کافی ہو چکی ہے سر آپ نے گھر نہیں جانا؟"

نعمان نے کافی ٹیبل پر رکھتے ہوئے پوچھا تو ساحر نے انکار میں سر ہلا دیا پھر اچانک کچھ خیال آنے پر اسے روکا۔

"بات سنو۔۔۔"

"جی سر؟"

ساحر ایک پل کے لیے رکا۔ اس میں ہزار برائیاں سی لیکن ایسا کام اس نے زندگی میں کبھی نہیں کیا تھا۔ باہر کے ملک میں رہتے ہوئے بھی کبھی اس نے کسی لڑکی کے ساتھ اپنی حد پار نہیں کی تھی۔

"جو پیسوں کے بدلے کسی کے ساتھ ایک رات گزارے۔۔۔۔"

ساحر کی بات کا مطلب سمجھ کر پہلے تو نعمان کا منہ حیرت سے کھل گیا پھر وہ ہلکا سا مسکرا دیا۔

کراچی جیسے بڑے شہر میں تو ایسی لڑکیاں کافی مل جائیں گی سر بس صحیح جگہ کا پتہ ہونا۔
"چاہیئے۔"

ساحر نے اپنے والٹ میں سے پانچ پانچ ہزار کے کافی سارے نوٹ نکال کر نعمان کے سامنے رکھے۔

"تمہیں پتہ ہے صحیح جگہ کا؟"

ساحر نے صحیح پر زور دیا تھا۔

"جی سر بالکل پتہ ہے آپ جیسی چاہیں گے ویسی آپکو مل جائے گی۔"

نعمان نے پیسے اپنی جیب میں رکھتے ہوئے کہا۔ ساحر نے کچھ دیر سوچا۔

"مجھے خوبصورت لڑکی چاہیے اور ساتھ ہی ساتھ۔۔۔۔۔ ان بچے بھی۔۔۔۔۔"

ساحر نے ہلکے سے کہا اس قسم کی گفتگو کرنا اس کے لیے مشکل ثابت ہو رہا تھا۔

پھر تو گلناز بائی کام آئیں گی سر ہر عمر کی ان ٹچ اور خوبصورت لڑکی مل جائے گی اس " سے بس آپ یہ بتائیں کہ کتنے عرصے کے لیے چاہیے؟

ساحر نے اسے اپنی بھوری نگاہوں سے گھورا۔

"بس ایک رات۔۔۔۔"

ٹھیک ہے سر آپ بتائیں کب جانا ہے میں وہاں کے جاؤں گا آپ کو اور آپکی پسند کی " لڑکی لے آئیں گے۔

ساحر نے اثبات میں سر ہلایا اور اسے وہاں سے جانے کا اشارہ کیا۔

منہاج آفندی نے گہرا سانس خارج کرتے ہوئے کہا۔

کل۔۔۔ کل ہی تمہاری مانگ پوری کروں گا لیکن ایسی غلاظت مجھے اپنے گھر پسند نہیں"

"اس لیے تم بتاؤ کہ کہاں لاؤں اسے؟

ساحر نے دانت کچکچاتے ہوئے پوچھا۔

"میرے فارم ہاؤس پر لے آنا میں تمہیں پتہ بھیجتا ہوں۔"

ساحر فون بند کرنے لگا تو اسکے کانوں سے منہاج کی آواز ٹکرائی۔

آفتدی کی بات سن کر ساحر نے جواب دیے بغیر ہی فون بند کر دیا اور غصے سے اپنی مٹھیاں بھینچنے لگا۔



"کیا ہوا نچو پریشان کیوں ہو بھئی اب تو پیسوں کا مسئلہ بھی نہیں رہا۔"

فرہاد نے اپنی بیوی نجمہ کو دیکھتے ہوئے پوچھا جو کافی پریشان نظر آ رہی تھی۔

نجمہ نے اپنی پریشانی بیان کی۔

نجمہ نے اثبات میں سر ہلایا۔

نجمہ کے سوال پر فرہاد کافی زیادہ گھبرا گیا۔

نجمہ نے مسکرا کر اثبات میں سر ہلایا۔

اللہ بھلا کرے اسکا اور بس اب دعا ہے کہ ہماری بیٹی بہت خوش رہے اپنے گھر "
"میں۔ اسکے سکھ کی ہر چیز بھیج رہے ہیں بس اسے کبھی کوئی تنگی نہ ہو۔

فرہاد نے اثبات میں سر ہلایا لیکن شاید وہ نہیں جانتا تھا کہ کسی کی بیٹی کو بیچ کر اپنی بیٹی کی خوشیاں خرید کر اس نے بہت گھائے کا سودا کیا تھا۔



ساحر کیفے میں ہمدان کے ساتھ بیٹھا کافی پی رہا تھا اور ہمدان اس کی کسی بات پر قہقہے لگا کر ہنس رہا تھا۔

یار ساحر یاد ہے تجھے جب نئی نئی تھری ایڈیٹس دیکھ کر ہم نے وہ سمرٹیل میٹھ کے "
 پروفیسر جواد صاحب کو پرنسپل کے پاس یہ کہہ کر بھیجا تھا کہ پرنسپل صاحب آپ کو یاد کر
 "رہے ہیں۔

ہمدان کے یاد کروانے پر ساحر مسکرایا۔

ساحر نے دلچسپی سے کہا لیکن ہمدان کی ہنسی کو بریک لگا تھا۔

"کیا ہوا تھا؟"

ہمدان نے انجان بننے کی کوشش کی۔

سر نے کالج کی اسمبلی میں لڑکے لڑکیوں کے سامنے تیری پشت پر ڈنڈا و سرجن کیا۔
"تھا۔"

ساحر نے ہنستے ہوئے کہا جبکہ وہ منظر یاد کر کے ہمدان کا منہ بنا۔

"ہاں اور اس کے بعد تو یہ سارا انجوائیمنٹ چھوڑ کر امریکہ پڑھنے دفع ہو گیا تھا۔"

ہمدان نے منہ بنا کر کہا ساحر کے امریکہ چار سال گزارنے پر وہ آج تک افسردہ تھا۔

"شاید اسی لیے آج میں تیرا باس ہوں اور تو میرا امپلائی۔"

ساحر کے شرارت سے کہنے پر ہمدان نے اپنی ناک چڑھائی لیکن اس سے پہلے کہ وہ کچھ کہتا ساحر کا فون بجنے لگا۔

"ہیلو۔۔۔؟"

ساحر نے کال پک کر کے کہا۔

"سر میں آفس میں ہوں اپکا ویٹ کر رہا ہوں آپ نے کہا تھا ناکہ شام میں گلناز بائی"

"ہاں یاد ہے مجھے آ رہا ہوں کچھ دیر میں انتظار کرو۔"

ساحر نے ہمدان کو دیکھتے ہوئے آہستہ سے کہا۔

"جی سر۔۔۔"

ساحر نے فون بند کر دیا۔

"کون تھا؟"

"لیکن میں اس قید سے رہائی کیسے پاؤں ---- میں یہاں سے کیسے انکے پاس جاؤں گی۔"

سحر پھر سے پھوٹ پھوٹ کر رونے لگی تھی۔

"اللہ تعالیٰ ہر چیز پر قدر ہیں وہ ضرور کوئی وسیلہ بنا دیں گے۔"

حسنہ نے اسکے سر پر ہاتھ رکھ کر کہا اور پھر اسکی کمر کو سہلانے لگی۔

تم دعا کرنا حسنہ۔۔۔۔۔ میرے لیے بہت دعا کرنا کہ اللہ میرے مان کی حفاظت"

"اکریں۔۔۔ پتہ نہیں کیوں آج مجھے بہت زیادہ ڈر لگ رہا ہے۔۔۔"

سحر کے رو کے کہنے پر حسنہ نے اسے اپنے گلے سے لگا لیا۔

"اللہ تمہارا حامی و ناصر ہو سحر۔"

حسنہ نے نرمی سے کہا اور پھر اسکی کمر سہلانے لگی جبکہ خود کو کسی کے قریب محسوس کر سحر کا ڈر کم ہوا تھا لیکن دل تھا جو بہت کچھ غلط ہونے کے اندیشے دے رہا تھا۔



شام ہوتے ہی ساحر نعمان کے پاس پہنچ چکا تھا اور اب وہ دونوں گاڑی میں بیٹھے کراچی کی سڑکوں سے گزر رہے تھے۔

"تو کہاں چلنا ہے؟"

ساحر نے ڈرائیونگ پر دھیان دیتے ہوئے پوچھا۔

جس قسم کی آپکو لڑکی چاہیے سر ویسی لڑکی تو ہمیں گلناز بائی کے کوٹھے سے مل جائے گی۔

نعمان نے دلچسپی سے کہا۔

”ہممم۔۔۔۔۔ چلو پھر وہاں پر۔“

ساحر نے عام سے انداز میں کہا اور تقریباً پندرہ منٹ کی ڈرائیو کے بعد وہ لوگ گلناز بائی کے کوٹھے پر پہنچ چکے تھے۔

”ارے کیسا ہے نعمان اور آج یہ کسے لے آیا ساتھ؟“

آپ۔۔۔۔۔ آپ ایسا کیوں کر رہی ہیں۔۔۔۔۔ خدا کے لیے مت کریں ایسا میں۔۔۔۔۔ میں"

بیوی ہوں کسی کی۔۔۔۔۔ میرا وجود انکی امانت ہے خدا کے لیے میرے ساتھ ایسا مت

"کریں۔۔۔۔۔"

سحر پھوٹ پھوٹ کر روتے ہوئے کہہ رہی تھی لیکن اس کی التجا کا مہتاب پر کوئی فرق

نہیں پڑا۔

"بس کر تیرا ڈرامہ اور شرافت سے تیار ہو جا۔"

مہتاب نے سحر کو زمین پر پٹخ کر کہا لیکن سحر متواتر انکار میں سر ہلا رہی تھی۔

"میں نہیں جاؤں گی۔۔۔۔۔"

ٹھیک ہے مت جا تو نہیں جائے گی تو کسی ناکسی کو تو جانا ہو گا ہی نا۔۔۔۔۔ مہتاب"

"حسنہ کو تیار کر یہ جائے گی وہاں۔

حسنہ کا ذکر سن کر سحر کا دل بند ہوا۔ وہ تو بہت زیادہ چھوٹی تھی ابھی بچی تھی تو اس پر اتنا بڑا ظلم کیوں۔۔

"نن۔۔۔ نہیں میں حسنہ کو نہیں جانے دوں گی۔۔۔"

سحر نے آگے بڑھ کر کہا۔

نہیں سحر اگر یہ مجھے بھیجنا چاہتی ہیں تو ٹھیک ہے۔۔۔ میں تو یہیں کا گند ہوں لیکن"

"تم نہیں ہو سحر، تم بہت پاکیزہ ہو۔۔۔۔۔"

حسنہ نے نم آنکھوں سے کہا اور پھر گلناز کو دیکھا۔

"میں جانے کے لیے تیار ہوں گلناز بائی۔۔۔۔"

حسنہ کے لہجے میں بہت زیادہ نفرت تھی۔

ن۔۔۔۔ نہیں حسنہ نہیں جائے گی پلیز آپ ایسا نہیں کریں وہ بیٹی ہے آپکی آپ چھوڑ"
"دیں ہمیں۔۔۔۔"

سحر نے ہاتھ جوڑ کر التجا کی لیکن گلناز بائی کو کہاں ایسی التجاؤں کی پروا تھی وہ تو خوف خدا
بھلائے پیسوں کی پجارن بن چکی تھی۔

تجھے کیا لگتا ہے تو نے کہا اور ہم نے تیری بات مان لی۔۔۔۔۔ ہوں۔۔۔۔۔ اگر تو نہیں گئی " تو حسنہ جائے گی اس لیے اسے وہاں جانے سے بچانا چاہتی ہیں تو شرافت سے تیار ہو کر بالکل خاموشی سے ان لوگوں کے ساتھ جائے گی اور اگر تھوڑی سی بھی چوں چراں کی نا "تو تیری جگہ حسنہ کو بھیجا دوں گی وہاں پر۔۔۔۔۔ ان چھوٹی تو یہ بھی ہے۔

گلناز نے آگے بڑھ کر حسنہ کا گال سہلاتے ہوئے کہا جو نفرت سے انہیں دیکھ رہی تھی۔ سحر وہاں کھڑی زار و قطار ہونے لگی تھی کیونکہ وہ جانتی تھی کہ وہ اب ہار چکی ہے۔

"مم۔۔۔۔۔ میں جاؤں گی لیکن آآ۔۔۔۔۔ آپ حسنہ کو کچھ مت کرنا۔"

"!!! نہیں سحر۔۔۔۔۔ نہیں۔۔۔۔۔"

حسنہ چلائی لیکن دو دونوں لڑکیاں اسکے منہ پر ہاتھ رکھ کر اسے وہاں سے لے گئیں۔

گلناز نے مسکرا کر سحر کو دیکھا پھر مہتاب کو سحر کی طرف اشارہ کر کے باہر چلی گئی۔

"چل یہ پہن کر آ۔۔۔۔"

میں آپ نے بولا جوڑا سحر کی طرف بڑھایا تو سحر اسے لیکر ساتھ موجود وہ واش روم میں گھس گئی۔ تقریباً پندرہ منٹ کے بعد وہ تینوں عورتیں سحر کو سجانے میں کامیاب ہوئی تھیں اور یہ سارا وقت سحر خاموشی سے بت بنی آنسو بہاتی رہی۔

"اففف دیکھ کیا روپ آیا ہے ایک رات کی دلہن کو۔۔۔۔"

مہتاب کی بات پر سحر کا دل کیا کہ زمین پھٹے اور وہ اس میں سما جائے۔

پھر مہتاب نے سحر کا بازو پکڑا اور دالان میں بیٹھے ساحر کے سامنے لے آئی۔

"لو شہری بابو آگئی آپکی لڑکی۔"

گلناز بائی کی آواز پر ساحر نے نظریں اٹھا کر اس حسن کی مورت کو دیکھا۔

جو لال کا مدار شلوار قمیض میں ملبوس کانوں میں جھمکے پہنے اور لمبے بالوں کی چوٹی کے گرد موتیے کے پھولوں کی لڑی کو لپیٹے اس کے سامنے نظریں جھکائے کھڑی تھی۔

نفاست سے کیے میک اپ اور نازک کلائیوں میں پہنے گجروں نے اس کے حسن کو چار چاند لگائے تھے۔

"تو کیا کہتے ہو بابو پسند آئی ہے آپ کو ہماری نینا بائی؟"

"ارے واہ آگئے تم بچے کب سے تمہارا انتظار کر رہا تھا۔۔۔"

منہاج کی شوخ آواز پر ساحر نے سحر کو اس کے سامنے کیا۔

"یہ رہی تمہاری لڑکی"

سحر کو دیکھتے ہی منہاج کی آنکھوں میں چمک آئی اور وہ آگے بڑھ کر سحر کے بہت قریب کھڑا ہوا لیکن سحر ابھی بھی بے بنی کھڑی تھی جیسے اس کا دماغ مکمل طور پر ماؤف ہو چکا ہو۔

"واہ بچے کیا بات ہے ایسی تو آج تک نصیب نہیں ہوئی۔۔۔"

منہاج نے اس کانچ کی گڑیا کا چہرہ سہلایا تو اسکا تپتا لمس محسوس کر سحر ہوش کی دنیا میں
واپس آئی اور تڑپ کر اس سے دور ہوئی۔

"مم۔۔۔۔ مجھے جانا ہے یہاں سے۔۔۔۔"

یہ پہلے الفاظ تھے جو تب سے سحر نے بولے تھے۔

"کیا کہہ رہی ہو تم؟"

ساحر کی آواز پر سحر اسکی طرف مڑی اور جلدی سے اسکے قریب آئی۔

مممم۔۔۔۔ مجھے یہاں سے جانے دیں۔۔۔۔ میں یہ سب نہیں کروں گی مجھے جانا"
"ہے۔۔۔۔"

سحر کی نہیں تھی بلکہ دروازے کی طرف چل دی۔ ساحر حیرت سے اس پاگل لڑکی کو دیکھ رہا تھا جو خاموشی سے یہاں آئی تھی اور اب تماشہ لگا رہی تھی۔

"مجھے اب یہی لڑکی چاہیے بچے ورنہ ڈیل بھول جاؤ۔۔۔"

منہاج نے سحر کو دیکھا جو دروازے میں موجود گارڈز سے باہر جانے کی کوشش کر رہی تھی جبکہ ساحر نے سوالیہ نظروں سے نعمان کو دیکھا۔

"یہ ڈرامے ہوتے ہیں ان عورتوں کے سر تاکہ قیمت بڑھ جائے۔۔۔"

نعمان کی بات پر ساحر نے گہرا سانس لیا اور پھر اس لڑکی کے پاس جا کر اسکا بازو دبوچ کر اسے اپنی طرف کھینچا۔ غرض؟

"یہ کیا تماشہ لگا رکھا ہے تم نے؟"

اسکے سوال پر سحر رونے لگی تھی۔

مم --- میں ایسی لڑکی نہیں آپ پلیز مجھے جانے دیں میں ---- کسی کو کچھ نہیں "
"بتاؤں گی ----

پن

سحر کی بات پر ساحر کے ماتھے پر بل پڑ گئے۔

اگر اس قسم کی لڑکی نہیں تو یہاں کیا کر رہی ہو میرے سامنے سچ کر اپنی قیمت لگوانے "
"کیوں آئی تھی؟

اس سے پہلے کہ سحر کچھ کہتی وہ پھر سے بولا۔

خوب جانتا ہوں تم جیسوں کے ڈرامے یہ سب مزید پیسہ حاصل کرنے کے طریقے ہیں " لیکن میری بات کان کھول کر سن لو اگر تم نے آفندی کے سامنے کوئی تماشہ کیا نا تو " بہت برا حال کروں گا تمہارا۔

ساحر نے دانت پیستے ہوئے کہا۔ سحر کو جب لگا کہ وہ نہیں مانے گا تو یہاں وہاں دیکھتی بھاگنے کے لیے دروازے کی طرف لپکی لیکن کچھ دیر میں ہی وہ ایک ملازم کی گرفت میں تھی جس نے اسے لا کر ساحر کے سامنے پھینکا تھا۔

"کیا تماشہ ہے یہ لڑکی؟"

ساحر اسے کندھوں سے پکڑ کر کھڑا کرتے ہوئے دھاڑا اور تب ہی پہلی بار سحر نے اپنی کاجل سے سبجی بے انتہا حسین آنکھیں اٹھا کر اس ظالم کو دیکھا تھا۔

میں۔۔۔۔ میں بیوی ہوں کسی کی میں وہاں جان بوجھ کر نہیں گئی۔۔۔۔۔ آپ۔۔۔۔۔ آپ۔۔۔۔۔
"مجھے جانے دیں میں ایسا نہیں کر سکتی۔"

سحر نے اسے دیکھ کر روتے ہوئے کہا اور ان آنسوؤں سے تر قاتلانہ آنکھیں ساحر کو پتھر کا کر چکی تھیں۔ پھر خود کو بے خود ہوتا دیکھ ساحر نے اسے جھٹکے سے چھوڑا۔

تم گھٹیا جگہ سے آئی ایک گھٹیا لڑکی ہو سمجھی، تم کسی کی عزت ہو ہی نہیں سکتی اس۔
"قابل ہی نہیں تم۔۔۔۔۔"

ساحر منہاج کی طرف مڑا۔

جہاں سے تم آئی ہو نا لڑکی وہاں کی عورتوں کی زبان پر بیوی، امانت اور آبرو جیسے لفظ "اچھے نہیں لگتے۔"

ساحر نے اسکے سبجے ہوئے سراپے کو سرتا پیر دیکھا۔

بس آج ایک رات کی بات ہے تم میرے اس ساتھی کا دل بہلا دو۔ میرا بزنس میں "فائدہ ہو جائے گا اور میں مطلوبہ رقم سے پانچ لاکھ زیادہ دے کر تمہیں خوش کر دوں گا۔"

اس آدمی نے اسکی عزت کی نئی قیمت لگائی تو وہ اب کی بار روتے ہوئے اسکے پیروں میں گری تھی۔

"نہیں مجھے جانے دو میں تمہارے پیر پڑتی ہوں جانے دو مجھے اپنے گھر۔۔۔۔۔"

اسے اس لڑکی کے الفاظ یاد آئے جنہیں ساحر نے اپنے ذہن سے جھٹکنا چاہا لیکن نا جانے کیوں وہ چاہ کر بھی اسے اپنے ذہن سے نہیں ہٹا پا رہا تھا۔

ساحر کی نظر بیک ویو مرر پر پڑی تو اسے اپنے پیچھے ایک ٹرک آتا دیکھائی دیا جو شاید راستہ چاہتا تھا۔ اسے راستہ دینے کے لئے ساحر نے سامنے دیکھا تو وہی سرخ لباس والی لڑکی اسے سرک کے بچوں بیچ نم قاتلانہ آنکھوں کے ساتھ کھڑی نظر آئی۔

بغیر سوچے سمجھے ساحر نے بیک پر پاؤں رکھ کر اچانک ہی گاڑی کو روک دیا لیکن اسکے پیچھے موجود ٹرک اتنی اچانک بیک نہیں لگا سکا اور بری طرح سے ساحر کی گاڑی سے ٹکرا گیا۔

اتنی طاقت سے وہ ٹرک لگنے کی وجہ سے ساحر کی گاڑی الٹ کر زمین پر گری اور بری طرح سے چکنا چور ہو گئی۔

ساحر کو اپنے جسم کر ہر ٹکڑا ٹوٹتا ہوا محسوس ہو رہا تھا اور سر تو بہت بری طرح سے گھوم رہا تھا اپنے جسم میں اٹھنے والی تکلیفوں کے زیر اثر ساحر ہوش کی دنیا سے بے خبر ہو گیا۔



منہاج کھینچتے ہوئے سحر کو کمرے میں لایا اور اسے جھٹکے سے چھوڑ کر دروازہ لاک کرنے لگا۔

"واہ واہ مان گئے بچے کو کیا حسین تحفہ دیا ہے اس نے۔۔۔۔"

منہاج سحر پر اپنی غلیظ نگاہیں گاڑتے ہوئے کہہ رہا تھا اور سحر اس غلیظ نظروں سے ڈرتے ہوئے چار قدم دور ہوئی تھی۔

مم۔۔۔۔ مجھے یہاں سے جانے دیں م۔۔۔۔ میں ایسی لڑکی نہیں آپ۔۔۔۔ آپ کو اللہ کا
"واسطہ ہے مجھے جانے دیں یہاں سے۔۔۔۔"

سحر نے روتے ہوئے اسکے سامنے اپنے ہاتھ جوڑے تو جواب میں منہاج قہقہہ لگا کر ہنس
دیا۔

"جانے دوں گا جان من لیکن پہلے اس خوبصورتی کو خراج تو پیش کرنے دے۔"

اتنا کہہ کر آفندی آگے بڑھا اور سحر کا دوپٹہ اسکے تن سے کھینچ کر اپنے ہاتھ میں لے
لیا۔ سحر نے فوراً خود کو ہاتھوں سے چھپانے کی کوشش کی۔

"نن۔۔۔۔ نہیں ایسا مت کریں مجھے جانے دیں۔۔۔۔"

تو اپنے حسن سے یہ رات حسین بنادے جان جہاں ---- وعدہ کرتا ہوں تجھ پر اپنی "دولت وار دوں گا۔"

اتنا کہ کر منہاج اسکے ہونٹوں پر جھکنے لگا تو سحر نے پوری طاقت سے اسے دھکا دے کر خود سے دور کیا اور وہاں سے بھاگنے لگی لیکن اگلے ہی پل اس کے بالوں کی لمبی چوٹی منہاج کی مٹھی میں تھی اور اس نے کھینچ کر ایک انتہائی زوردار تمچڑ سحر کے منہ پر مارا تھا۔

"بس اب بہت ہو گیا تیرا ڈرامہ تجھے پیار اس نہیں نا تو بھگت۔"

اتنا کہہ کر منہاج نے اسے بیڈ پر دھکا دیا اور خود گرنے کے انداز میں اس کے نازک وجود پر حاوی ہونے لگا۔

سحر کو اپنا آپ بہت زیادہ بھی بس لگ رہا تھا رونے کی سوا کچھ بھی نہیں کر پا رہی تھی۔

تیرا یہ وجود تیری شوہر کی امانت ہے سحر جس کی تجھے اپنی جان سے بھی زیادہ حفاظت کرنی ہے۔

سحر کے کانوں میں اماں جی کی آواز پڑی جس نے اس کے اندر ایک ہمت پیدا کی تھی۔ اس نے سائیڈ ٹیبل پر پڑا شیشے کا گلدان اپنے ہاتھ میں تھاما اور اسے پوری طاقت سے منہاج کے سر پر دے مارا۔

ایک چیخ کے ساتھ منہاج اس سے دور ہوا اور اسکا سر لہو لہان ہو گیا۔

"سالی کمینی۔۔۔۔"

منہاج آگے بڑھنے لگا تو سحر نے اسکے قریب آنے پر اسے زور دار دھکا دیا اور وہ دھڑام سے زمین پر گر کر ہوش کی دنیا سے بے خبر ہو گیا۔

سحر روتے ہوئے اس شخص کو دیکھ رہی تھی جسکے سر سے خون پانی کی طرح بہہ رہا تھا۔

"سر۔۔۔۔ سر کیا ہوا سب ٹھیک تو ہے نا؟"

ایک آدمی کے دروازہ کھٹکھٹا کے کہنے پر سحر نے سہم کر بند دروازے کو دیکھا۔ اگر ان لوگ اپنے مالک کا حال دیکھ لیا تو نا جانے اسکے ساتھ کیا کریں گے۔

"سر۔۔۔ پلیز دروازہ کھولیں کیا ہوا؟"

وہ بس اتنا جانتی تھی کہ کسی بھی طرح اسے اپنے آپ کو اپنے شوہر کے لیے محفوظ رکھنا تھا پھر چاہے ایسا کرتے ہوئے اس کی جان ہی کیوں نہ چلی جاتی۔

لڑکھڑاتے ہوئے وہ بہت آہستہ آہستہ بھاگ رہی تھی پھر جب اسے اپنے پیچھے سے قدموں کی چاپ سنائی دی تو وہ پیچھے دیکھتے ہوئے مزید تیزی سے بھاگنے لگی۔

سامنے نہ دیکھنے کی وجہ سے اس کی ٹکر ایک کار سے ہوتے ہوتے بچی۔ اگر وہ کار والا وقت پر بریک نہیں لگاتا تو سحر یقیناً اس گاڑی کے نیچے آ جاتی۔



ہمدان جو ساحر کی غیر موجودگی کی وجہ سے ایک کلائنٹ سے مل کر واپس گھر جا رہا تھا اچانک سرخ لباس میں ایک لڑکی کے گاڑی کے سامنے آ جانے کی وجہ سے اس نے گاڑی کو بریک لگائی اور گاڑی سے باہر نکلا۔

"چوٹ تو نہیں لگی آپ کو؟"

ہمدان نے لڑکی کو دیکھتے ہوئے بے چینی سے پوچھا لیکن وہ ڈری سہمی تباہ حال لڑکی
ہمدان کو دیکھتے ہی اس کے قریب آئی۔

"مممم۔۔۔۔۔ مجھے بچا لیں وو لوگ۔۔۔۔۔"

وہ لڑکی اتنا ہی بول پائی تھی اور پھر بے ہوش ہو کر ہمدان کی باہوں میں جھول گئی۔

"میمم۔۔۔ کیا ہوا؟"

ہمدان نے اس لڑکی کو دیکھا جو اسکی آغوش میں بالکل بے ہوش ہو چکی تھی پھر اسے اپنی گاڑی کی بیک سیٹ پر ڈالا اور گاڑی کو وہاں سے بھگالے گیا۔



ساحر کے ایکسیڈنٹ کی خبر سلیمان والا کے واسیوں پر کسی دھماکے کی مانند پڑی تھی۔

سلیمان صاحب بے چینی کے عالم میں بی جان اور تانیہ بیگم کے ساتھ ہسپتال میں داخل ہوئے۔

"مم۔۔۔ میں ساحر خان کا باپ وہ کہاں ہے۔۔۔"

کاؤنٹر پر کھڑی لڑکی سے سلیمان صاحب نے ہکلاتے ہوئے پوچھا تو لڑکی نے آپریشن تمھیڑ کی طرف اشارہ کیا۔

سلیمان صاحب بھاگتے ہوئے آپریشن تھیٹر کی طرف بڑھے، بی جان اور تانیہ بیگم بھی انکے پیچھے تھیں۔

آپریشن تھیٹر کے باہر موجود ملازم نے انہیں انتظار کرنے کا کہا۔ تانیہ بیگم تو خاموشی سے ہر منظر دیکھ رہی تھیں جبکہ سلیمان صاحب تو کچھ سمجھ ہی نہیں پا رہے تھے۔ صرف بی جان تھیں جو روتے ہوئے تسبیح کرتی جا رہی تھیں۔

تھوڑی دیر انتظار کرنے کے بعد ہی ایک ڈاکٹر آپریشن تھیٹر سے باہر آیا تو وہ تینوں بے چینی سے ڈاکٹر کی طرف بڑھے۔

"ڈاکٹر صاحب کیا ہوا میرے بیٹے کو وہ ٹھیک تو ہے نا؟"

سلیمان صاحب نے بے چینی سے پوچھا۔ لیکن ڈاکٹر کے چہرے پر مایوسی ہی تھی۔

ڈاکٹر کی بات نے ان تینوں کو مزید بے چین کر دیا تھا۔

ڈاکٹر اپنی بات کہہ کر وہاں سے چلا گیا جبکہ سلیمان صاحب روتے ہوئے بیچ پر بیٹھے چلے گئے تھے۔ بی جان کو تو اپنا ہوش بھی بھول گیا تھا۔

"سلیمان ہمت کریں آپ ایسے کمزور پڑ گئے تو۔۔۔۔"

کیسے ہمت کروں تانیہ ساحر ہی تو میرا سب کچھ ہے، میرا وارث، میرا کل جہان اگر اسے "
"کچھ ہو گیا تو کیسے جیوں گا؟

اتنا کہہ کر سلیمان صاحب پھوٹ پھوٹ کر رونے لگے اور وہ تینوں تباہ حال سے آپریشن
تھیٹر کے باہر بیٹھے خدا سے دعا کرنے میں مصروف تھے۔



ہمدان کب سے خاموشی سے بیٹھا اس لڑکی کو دیکھ رہا تھا جو اسکے گھر کے ایک کمرے میں
بیڈ پر بے ہوش حالت میں پڑی تھی۔

ہمدان نے پہلے سوچا کہ اسے ہاسپٹل لے کر جائے لیکن ایسا کر کے وہ خود ہی برا پھنس جاتا اس لیے وہ اسے اپنے گھر لے آیا اور پھر اپنے ایک ڈاکٹر دوست کو بلا کر اسکا مکمل چیک اپ کروایا۔

شکر یہ تھا کہ صرف پاؤں میں موج ہی اسکی سب سے بڑی چوٹ تھی اسکے علاوہ چھوٹی موٹی سی خراشیں تھیں اسکے وجود پر جن کا علاج وہ ڈاکٹر کر چکا تھا۔

ہمدان کو خود بھی اس بات کا اندازہ نہیں تھا کہ وہ کب سے اس لڑکی کو دیکھتا جا رہا تھا۔ وہ جاذب نظر ہی اتنی تھی۔

معصوم سے چہرے پر گھنی پلکیں طواف کر رہی تھیں، تیکھی ناک میں ایک چھوٹی سی لونگ جگمگا رہی تھی اور باریک ہونٹ سرخ رنگ سے سجائے ہوئے تھے۔ لمبے بالوں کی

ہمدان نے اپنا ہاتھ آگے کر کے کہا لیکن سحر نے اس کا ہاتھ نہیں تھاما تو ہمدان نے مسکرا کر اپنا ہاتھ واپس کھینچ لیا۔

"اور تمہارا نام کیا ہے؟"

جواب میں سحر خاموش رہ کر اسے دیکھتی جا رہی تھی۔

یار تمہاری جان بچائی ہے میں نے اب اتنی سی عزت تو ڈیزرو کرتا ہوں کہ تم مجھے اپنا "نام بتا دو۔"

سحر نے کچھ دیر ہمدان کی بات پر غور کیا پھر سہمی سی کہنے لگی۔

"سس۔۔۔۔۔سحر۔۔۔۔۔"

"واؤ پیارا نام ہے تمہاری آنکھوں کو سوٹ کرتا ہے سچ مچ کا سحر ہیں وہ۔"

ہمدان نے شرارت سے کہا لیکن اسکے مزاق پر سحر بے چین ہوئی تھی اور چادر سے ہی اپنا سر ڈھانپنے لگی۔

"اتنا گھبراؤ نہیں سحر میرے گھر میں تمہیں کوئی بھی کچھ نہیں کہہ سکتا۔۔۔۔۔"

ہمدان نے جوس کا گلاس سحر کے سامنے کیا جس سے ڈرتے ڈرتے سحر میں ہاتھوں میں تھاما تھا۔

"مجھے بتاؤ وہ لوگ کون تھے جن کا تم ذکر کر رہی تھی۔"

"اچھا کس کے پاس جانا ہے تمہیں؟"

ہمدان نے دلچسپی سے پوچھا۔

"مم۔۔۔ میرے شوہر کے پاس۔۔۔"

شوہر لفظ پر ہمدان کے سارے خواب چھن کر کے ٹوٹے تھے اور اسکا منہ حیرت سے کھل گیا۔

"تم شادی شدہ ہو؟"

ہمدان کا لہجہ نہ چاہتے ہوئے بھی افسردہ ہوا۔

"جی۔۔۔ بچپن میں نکاح ہوا تھا ہمارا اور میں انہیں کے پاس آئی تھی۔"

سحر نے آہستہ سے بتایا لیکن ہمدان بیچارا ابھی بھی سکتے کے عالم میں تھا۔

کیا قسمت ہے تیری یار ہمدی اتنی مشکل سے کسی پہ دل آیا اور وہ بھی شادی شدہ "نکلی۔"

ہمدان نے منہ بنا کر آہستہ سے خود سے کہا پھر اپنا غم بھلاتے ہوئے سحر کی طرف مڑا۔

"تم ایڈریس بتاؤ مجھے اپنے شوہر کا میں تمہیں اس کے پاس چھوڑ آؤں گا۔"

ہمدان اتنا کہہ کر اپنی جگہ سے اٹھ کھڑا ہوا۔

"ساحر خان؟"

ہمدان نے دوبارہ تصدیق کرنی چاہی کہ کہیں اس نے کچھ غلط تو نہیں سنا۔ سحر کے ہاں میں سر ہلانے پر ہمدان گہری سوچ میں پڑھ گیا۔

نہیں ہمدان ضروری نہیں کہ وہ ساحر کی بات کر رہی ہو اس دنیا میں اور بھی بہت سے لوگ ہیں جن کا نام ساحر خان ہے۔

"اسکے بابا کا نام جانتی ہو تم؟"

سحر نے انکار میں سر ہلایا تو ہمدان نے گہرا سانس لیا۔

سحر نے پھر سے ضد کی ایک انجان شخص کے گھر وہ ایک پل بھی رکنے کو تیار نہیں تھی۔

"اچھا اور کون ہے آپکا جسکے پاس میں آپ کو چھوڑ آؤں؟"

ہمدان کے سوال پر سحر بہت دیر سوچتی رہی پھر بے بسی سے نم آنکھوں کے ساتھ بولی۔

"کوئی نہیں۔۔۔"

اسکا غم اور بے بسی محسوس کر ہمدان اسکے پاس آیا۔

اتنا کہہ کر ہمدان باہر جانے لگا جب اس کے کانوں میں ہلکی سی آواز پڑی۔

آپ جلدی سے میرے شوہر کو ڈھونڈ لیں۔۔۔ ایک عورت کا غیر محرم کے پاس تنہا " "رہے تو اسے گناہ ہوتا ہے۔۔۔۔

سحر کی بات پر ہمدان نے نے ایک نظر مڑ کر اسے دیکھا اور پھر ہاں میں سر ہلا کر کمرے سے باہر نکل گیا۔

باہر آکر ہمدان مسلسل یہ سوچ رہا تھا کہ جس ساحر کا وہ لڑکی ذکر کر رہی تھی کہیں وہ اس کا دوست ہی ساحر تو نہیں۔

نہیں ساحر کیسے ہو سکتا ہے میں ساحر سے اس بارے میں بات کئے بغیر کوئی بھی نتیجہ
اخذ نہیں کروں گا۔

ہمدان نے فیصلہ کیا اور اپنا موبائل نکال کر ساحر کو فون کرنے لگا لیکن ساحر کا موبائل
بند جا رہا تھا۔

کل اس سے اس بارے میں ضرور پوچھوں گا اور پھر سوچیں گے کہ لڑکی کا کیا کرنا
ہے۔ اتنا سوچ کر ہمدان سونے کے لئے اپنے کمرے کی طرف چل دیا۔



پوری رات وہ تینوں آپریشن تھیٹر کے باہر بیٹھ کر ساحر کے لیے دعائیں کرتے رہے
تھے۔

صبح پھر سے ڈاکٹر ساحر کا چیک اپ کر کے باہر آیا تو سلیمان صاحب پریشانی سے ڈاکٹر کی جانب گئے۔

"ڈاکٹر صاحب میرا بیٹا۔۔۔۔۔"

دیکھیے مسٹر خان وہ ابھی بھی خطرے سے باہر نہیں ہیں میں نے آپ کو بتایا تھا کہ انہیں ہوش آنا بہت زیادہ ضروری ہے جو انہیں نہیں آ رہا۔۔۔۔ پلینز آپ لوگ دعا "اکریں۔۔۔۔"

تو ہو جائے مر جاؤں میں۔۔۔ اپنے جوان بیٹے کو کچھ ہوتا دیکھنے سے پہلے ہی مر جاؤں"

"میں۔۔۔۔"

سلیمان صاحب تانیہ کے حوصلہ دینے پر دکھ سے کہنے لگے۔

اللہ نہ کرے آپ کو کچھ ہو سلیمان میرا سب کچھ آپ ہی تو ہیں۔ ہوتے ہیں بہت سے"

"لوگ ایسے بھی ہیں جن کی اولاد نہیں ہوتی تو کیا وہ مر جاتے ہیں؟

ہانیہ بیگم کی بات پر سلیمان صاحب نے ان کا ہاتھ بری طرح سے جھٹکا۔

"چلی جائیں یہاں سے تانی آپ پلیز اس وقت اکیلا چھوڑ دیں مجھے۔۔۔"

تبھی اچانک انہیں فون آنے لگا تو انہوں نے نمبر دیکھے بغیر فون پک کر کے اپنے کان سے لگایا۔

"ہیلو۔۔۔"

السلام علیکم انکل کیسے ہیں آپ؟ وہ دراصل میں ساحر کو فون کر رہا تھا لیکن اس کا "نمبر نہیں لگ رہا اور وہ آفس بھی نہیں آیا تو آپ سے پوچھنا تھا کہ کیا آپ کو پتہ ہے وہ کہاں ہے؟"

سلیمان صاحب کے بولتے ہیں ہمدان نے اپنی ساری بات کہہ دی۔

"ہاسپٹل میں۔۔۔۔۔"

سلیمان صاحب نے خم آواز کے ساتھ اتنا ہی کہا تھا۔

"ہاسپٹل؟ لیکن کیا ہوا سب ٹھیک تو ہے نا؟"

ہمدان کی آواز میں بہت زیادہ پریشانی تھی۔

نہیں ہمدان بیٹا سب ٹھیک نہیں ساحر کا بہت برا ایکسیڈینٹ ہوا ہے اور وہ ہاسپٹل "میں ہے۔۔۔"

سلیمان صاحب نے ہمدان کو اتنا ہی کہا اور فون بند کر کے پھر سے پھوٹ پھوٹ کر رو دیے۔



ہمدان جو صبح سے ساحر کو فون کرنے کی کوشش کر رہا تھا اور فون نہ لگنے کی صورت میں جلدی آفس آگیا تاکہ ساحر سے اس لڑکی کے بارے میں پوچھ سکے۔

لیکن ساحر کو آفس میں نہ پا کر اس نے سلیمان صاحب کو فون کیا اور جو خبر اسے وہاں سے ملی تھی وہ ہمدان کو بہت زیادہ بے چین کر گئی تھی۔

اسی لیے وہ بہت زیادہ ریش ڈرائیونگ کرتا ہاسپٹل پہنچا اور سیدھا سلیمان صاحب کے پاس گیا۔

"کیا ہوا ساحر کو انکل؟"

ڈاکٹر نے ایک نظر سلیمان صاحب اور بی جان کو دیکھا جو کافی زیادہ فاصلے پر تھے۔

دیکھیں مسٹر ہمدان ساحر خان کی حالت بالکل بھی ٹھیک نہیں بلکہ میں آپکو سچ سچ بتا۔
 دوں انکے بچنے کا کوئی چانس ہی نہیں بس وہ ایک ایسا وجود ہے جو کبھی بھی اپنی سانسیں
 "بند کر دے گا۔"

ڈاکٹر کی بات پر ہمدان کی آنکھیں بھگی چکی تھیں۔

"پلیز ایسا مت کہیں سر میرے دوست کو بچا لیں۔۔۔۔"

ہمدان نے روتے ہوئے کہا تو ڈاکٹر نے بے بسی سے اسے دیکھا۔

ہمدان نے اپنی پریشانی کو نظر انداز کرتے ہوئے اس سے پوچھا۔

میں بھی ٹھیک ہوں لیکن کیا آپکو میرے شوہر مل گئے۔۔۔ آپ نے کہا تھا آپ انہیں "ڈھونڈ لیں گے۔۔۔"

سحر کے بے چینی سے پوچھنے پر ہمدان مزید پریشان ہوا۔ اگر سچ میں ساحر اس کا شوہر تھا تو وہ لڑکی کیسے برداشت کرے گی کہ اس کا آخری سہارا بھی نہیں رہا۔۔۔ یہ سوچ کر ہمدان کی پلکیں بھیک گئیں۔

"میں اسے ڈھونڈ لوں گا مگر۔۔۔"

ہمدان ایک پل کو رکا۔

میں نماز پڑھ کر آپ کے دوست کے لئے دعا کرو گی آپ روئیں مت وہ انشاء اللہ ٹھیک "

"ہو جائیں گے۔۔۔"

ہمدان نے اس فرشتہ صفت لڑکی کو دیکھتے ہوئے مسکرا کر ہاں میں سر ہلایا۔

میں ہاسپٹل ہی رہوں گا لیکن فکر مت کرنا میری ملازمہ تمہارے کے پاس ہوگی کوئی۔"

سحر نے اثبات میں سر ہلایا۔

"آپ بے فکر ہو آپ اپنے دوست کے پاس جائیں اللہ آپکے دوست کا حامی و ناصر ہو۔"

سحر نے دعا مکمل کر کے اپنے ہاتھ چہرے پر پھیرے۔ اس بات سے بے خبر کے اسکی دعا بہت دور تک گئی تھی۔



وہ اس وقت ایک انتہائی خوبصورت باغیچے میں کھڑا اسے مسکراتے ہوئے دیکھ رہا تھا جو لال لباس میں حسن کا پیکر بنی نظریں جھکائے اسکے لیے سراپا امتحان بنی تھی۔

"تم کچھ کہو گی نہیں؟"

وہ اسکا رخسار سہلاتا محبت سے پوچھ رہا تھا لیکن جواب میں اس نے انکار میں سر ہلا دیا۔

"نہیں میری جان کچھ تو کہو، میرے کان ترس گئے ہیں تمہاری آواز سننے کو۔۔۔۔"

اس کا انگوٹھا سرخ پنکھڑی جیسے ہونٹ کے پاس آیا تو اس نازک سی لڑکی نے اپنی نم آنکھیں اٹھا کر اسے دیکھا۔

نفرت کرتی ہوں آپ سے اور ہمیشہ کروں گی ظلم کیا آپ نے مجھ پر۔۔۔۔ بہت زیادہ " ظلم کیا۔۔۔۔

اس لڑکی کے رو کر کہنے پر اس نے غصے کے عالم میں ایک دھکے کے ساتھ اسے خود سے دور کیا اور اسکا نازک وجود لڑکھڑاتا ہوا قریب کھڑے شخص کی آغوش میں چلا گیا۔

"شکریہ دوست خود کی جنت مجھے دینے کے لیے۔۔۔۔"

"نن۔۔۔۔۔ نہیں یہ کیا۔۔۔۔۔"

ننن۔۔۔۔۔ نہیں مت دور جاؤ مجھ سے۔۔۔۔۔ معاف کر دو مجھے۔۔۔۔۔ خدا کے لیے " معاف کر دو مجھے۔۔۔۔۔"

نرس کی بات سن کر اس معجزے پر ڈاکٹر بھی حیران ہوا۔ بے شک خدا ہر چیز پر قادر ہے۔۔۔۔



ساحر کو فجر کے وقت ہلکا سا ہوش آیا تھا لیکن ڈاکٹرز نے دوبارہ اسے نیند کا انجیکشن لگایا اور باہر آکر سلیمان صاحب، بی بی جان اور ہمدان کو خوشخبری سنائی۔

"مبارک ہو انہیں ہوش آگیا اب وہ خطرے سے باہر ہیں۔۔۔۔"

یہ سن کر بی جان نے اللہ کا شکر ادا کیا۔

سلیمان صاحب خوشی سے کہتے ہوئے وہاں سے چلے گئے۔

"چلیں بی جان اب آپ گھر جا کر آرام کریں ورنہ آپ کی طبیعت خراب ہو جائے گی۔"

ہمدان کی بات پر بی جان نے انکار میں سر ہلایا۔

"نہیں جب تک میں اپنے ساحر کو دیکھ نہیں لوں گی میں گھر نہیں جاؤں گی۔"

بی جان نے ضد کرتے ہوئے کہا لیکن ہمدان کو ان کی صحت کی فکر تھی اسی لیے ان کی ضد کو نظر انداز کر گیا۔

سحر نے جلدی سے پوچھا تو ہمدان مسکرا دیا۔

"ٹھیک ہے وہ اور تمہارا پاؤں کیسا ہے اب؟"

"میرا پاؤں بالکل ٹھیک ہے آپکا بہت شکریہ میرا اتنا خیال رکھنے کے لیے۔"

ہمدان جواب میں مسکرا دیا۔ ہمدان نے نوٹس کیا تھا کہ وہ جب بھی بات کرتی نظریں جھکا کر کرتی تھی۔

"تم پریشان مت ہونا تمہارے شوہر کو بھی میں بہت جلد ڈھونڈ لوں گا۔"

سحر نے اثبات میں سر ہلایا۔

ساحر کو شام کے وقت ہوش آیا پہلے تو وہ دھندھلائی آنکھوں سے چھت کو دیکھتا رہا پھر کچھ دیر کے بعد اس کی نظریں پاس کھڑے ڈاکٹر پر گئیں جو مسکرا رہا تھا۔

"بہت مبارک ہو مسٹر خان اللہ نے آپکو نئی زندگی دی ہے۔"

ڈاکٹر کی بات اور اپنی حالت کو سمجھتے ہوئے صاحب جسم میں اٹھنے والی بہت سی تکلیفوں کو محسوس کرنے لگا۔

"مم۔۔۔۔ میں یہاں۔۔۔۔ مجھے کیا ہوا؟"

ساحر نے گلا صاف کرتے ہوئے بولنے کی کوشش کی۔

"دعا؟"

ڈاکٹر کی پوری بات سن کر ساحر نے ہلکے سے کہا۔ کیا وہ اس قابل تھا کہ اس کے لیے کوئی دعا اثر کرتی؟

بے ساختہ طور پر ساحر نے خود سے سوال کیا جس کا جواب اس کے دل اور دماغ سے نہیں آیا تھا۔ پھر ساحر کو وہ لڑکی یاد آئی جس سے وہ زور زبردستی منہاج کے پاس چھوڑ آیا تھا۔

ساحر چاہتا تو اسے واپس لے جاتا اور ان سے کہتا کہ یہ لڑکی اس کام میں راضی نہیں لیکن اس نے ایسا نہیں کیا۔ اور ایسا نہ کر کے اس لڑکی کا گنگار ہو چکا تھا۔

اگر منہاج نے اس سے کچھ -----

یہ سوچ ذہن میں آتے ہی ساحر بہت زیادہ بے چین ہوا اور اٹھنے کی کوشش کرنے لگا جو جسم میں اٹھنے والی تکلیفوں نے ناکام بنا دی۔

"نہیں آپ ابھی اٹھ نہیں سکتے بہت سی چوٹیں ہیں آپ کے جسم پر۔۔۔"

ڈاکٹر نے ساحر کو واپس لٹاتے ہوئے کہا لیکن وہ جس کی روح تک بے چین ہو چکی تھی اسے سکون کہاں آتا۔

ساحر نے بہت زیادہ بے چینی سے کہا۔

"کس سے ملنا ہے آپ کو؟"

نینا۔۔۔ ساحر کے دل نے کہا لیکن اسکی زبان سے نعمان کا نام ادا ہوا۔۔۔

جی ٹھیک ہے آپ پریشان مت ہوں ریسٹ کریں میں آپکے گھر والوں کو کہہ کر نعمان کو "بلوا دیتا ہوں۔"

ڈاکٹر نے اتنا کہہ کر نرس کو اسے ریلکس کرنے والا انجیکشن لگانے کا کہا اور خود باہر آگیا جہاں سلیمان اور ہمدان انتظار کر رہے تھے۔

"آپ دونوں میں سے نعمان کون ہے؟"

"نعمان؟"

ہمدان نے حیرت سے پوچھا کیونکہ وہ یہ سمجھ نہیں پا رہا تھا کہ ساحر اس حالت میں نعمان سے کیوں ملنا چاہ رہا تھا۔

"وہ ساحر کا پی اے ہے کیوں کیا ہوا؟"

سلیمان صاحب نے حیرت سے سوال کیا۔

"پیشینٹ کسی نعمان کو بلا رہے ہیں۔"

ایک نرس نے باہر آکر بتایا تو نعمان سلیمان صاحب کے اشارے پر کمرے میں چلا گیا۔ ہم جان اس بات سے بے چین ہو رہا تھا کہ آخر کیوں ساحر نے اپنی دادی باپ، یا ہمدان کچھ چھوڑ کر نعمان سے ملنا چاہا تھا۔

اسی بے چینی کے زیر اثر ہمدان اٹھا اور کمرے کا دروازہ ہلکا سا کھول کر نعمان کو دیکھنے لگا جو ساحر کے پاس جا رہی تھا۔

"کیسے ہی آپ سر؟"

نعمان کی آواز پر ساحر نے اپنی بند آنکھیں کھولیں اور بے چینی سے اٹھنے کی کوشش کرنے لگا۔

"ارے نہیں آپ اٹھیں مت ---"

نرس نے اسے واپس لٹانے کی کوشش کی تو اپنے صحیح سلامت ہاتھ سے ساحر نے اسکا ہاتھ پیچھے کیا۔

"اکیلا چھوڑ دو ہمیں۔۔۔"

نرس جانا تو نہیں چاہتی تھی لیکن اس شخص کا مقام جانتی تھی اسی لیے وہاں سے باہر آ گئی۔ نرس کے واپس جانے کے بعد ہمدان دوبارہ تھوڑا سا دروازہ کھول کر وہیں کھڑا ہو گیا۔

نعمان۔۔۔۔ وہ کہاں ہے اسے بلاؤ کہیں منہاج نے اس کے ساتھ۔۔۔۔ کہاں ہے وہ نعمان"
"میرے سامنے لاؤ اسے۔۔۔۔۔"

ساحر بہت زیادہ بے چینی سے نعمان کو کہہ رہا تھا اور ہمدان اس کی باتیں سمجھنے کی کوشش کر رہا تھا۔

پتہ نہیں سر وہ اس دن وہاں سے بھاگ گئی تھی پھر نہ جانے کہاں چلی گئی۔ آپ کو" پتہ ہے اس لڑکی نے منہاج آفندی کا سر پھاڑ دیا اور اب وہ منہاج آفندی تو بہت زیادہ غصے میں ہے ساتھ ہی ساتھ گلناز بھی اس لڑکی کے غائب ہونے کی وجہ آپکو ٹھہرا رہی ہے۔۔۔۔"

نعمان کی بات پر ساحر کچھ دیر کے لئے سوچ میں ڈوبا رہا۔

"تم نے اسے ڈھونڈا نہیں نعمان وہ کہاں جا سکتی ہے؟"

ساحر نے بے تابی سے پوچھا اسے ایسا لگ رہا تھا کہ اگر اس نے نینا کو نہیں دیکھا اس سے معافی نہیں مانگی تو اسکی سانسیں تھم جائیں گی۔

بہت ڈھونڈا سر ہم لوگوں نے ہر جگہ دیکھا لیکن وہ لڑکی کہیں نہیں ملی نہ جانے کہاں "چلی گئی۔"

اچانک ساحر کے دماغ میں ایک خیال آیا تو اس نے لہو رنگ آنکھوں سے نعمان کو دیکھا۔

"کہیں منہاج نے اسکے ساتھ کچھ ----؟"

پتہ نہیں سر اس کمرے سے لڑکی کا دوپٹہ اور ٹوٹی چوڑیاں ملی تھیں بس۔ پھر میں "منہاج سر کے پاس گیا تو وہ اس بارے میں کچھ بات ہی نہیں کرنا چاہتے تھے بس بہت "زیادہ غصے میں تھے۔"

ساحر نے آنکھیں موند لیں دو آنسو ٹوٹ کر اسکے رخساروں پر بہے تھے۔

اسے دھونڈو نعمان کہیں سے بھی، کچھ بھی کر کے نینا کو دھونڈو۔ مجھے وہ چاہیے نعمان۔
 "کہیں سے بھی لاؤ اسے مجھے وہ اپنی آنکھوں کے سامنے چاہیے۔۔۔۔"

نعمان ہاں میں سر ہلا کر کمرے سے باہر آنے لگا تو ہمدان جلدی سے دروازے کے پاس سے ہٹ گیا۔ اتنا تو سمجھ چکا تھا کہ اس لڑکی نینا کا تعلق منہاج آفندی کی اس ڈیل سے تھا۔

لیکن اس سب سے وہ گلناز کا تعلق نہیں سمجھ پا رہا تھا کہ وہ کون ہے اور سب سے بڑھ کر یہ نینا کون ہے جسکی وجہ سے ساحر اتنا بے چین ہو رہا ہے۔



رات گہری تھی اور ساحر جسے دوائیوں کے زیر اثر سلایا گیا تھا پھر سے وہی خواب دیکھ کر
بے چینی سے اٹھ بیٹھا۔

سب ویسا ہی تھا وہ اسکے قریب کھڑی تھی جب ساحر نے اسے خود سے دور منہاج کے
پاس بھیج دیا اور پھر اسکا وجود پہلے کی طرح آگ میں جھلسنے لگا تھا۔

تو بچ گیا ساحر۔۔۔۔ ڈاکٹر کہتے ہیں کہ تجھے نئی زندگی ملی ہے۔۔۔۔ موت کے منہ سے واپس
آیا ہے تو۔۔۔۔ لیکن اگر نہیں آتا تو۔۔۔۔ کبھی سوچا ہے ساحر اگر تو مر جاتا تو ایک مظلوم
پر ظلم کرنے کی سزا کیا ہونی تھی۔۔۔۔

جہنم میں جلنا تھا تو نے ساحر اپنے خواب کی طرح۔۔۔ ہمیشہ ہمیشہ کے
لیے اس آگ نے تجھے جلاتے رہنا تھا۔ اس سوچ کے ساتھ ساحر کی روح بھی کانپ گئی
تھی۔

تجھے یہ نئی زندگی صرف ایک وجہ سے ملی ہے ساحر صرف اور صرف نینا کے پیروں میں گر کر اس سے اپنے ظلم کی معافی مانگنے کے لیے ملی ہے۔

اگر تو یہ نہیں کر پایا نا ساحر خان تو تیری یہ زندگی بے کار ہے۔ اب بس یہی تیرے جینے کا مقصد ہے ساحر خان۔

ساحر نے نم آنکھوں سے سوچا اور پھر بہت سے آنسو اسکی آنکھوں سے بہنے لگے تھے۔



اس واقعے کو کافی دن گزر چکے تھے اور ساحر کو بس نینا سے سروکار تھا۔ جو کوئی بھی ساحر کے پاس جاتا اس سے وہ نعمان سے ملنے کی ڈیمانڈ کرتا اور نعمان سے صرف نینا کا پوچھتا کہ وہ ملی یا نہیں۔

اس سب کے زیر اثر ہمدان اس سے سحر کے بارے میں بات نہیں کر پایا تھا اور سحر کی ہر روز امید توڑنا اسے اچھا نہیں لگ رہا تھا۔

اسی لیے آج اس نے سلیمان صاحب کے پاس جانے کا ارادہ کیا۔

"اسلام و علیکم انکل۔"

"و علیکم السلام آؤ ہمدان۔۔۔"

"انکل وہ مجھے آپ سے ایک بات کرنی ہے۔"

"ہاں بولو بیٹا۔۔۔"

سلیمان صاحب نے لیپ ٹاپ سے نظریں ہٹائے بغیر کہا۔

انکل وہ ایک بار ساحر نے مجھ سے ذکر کیا تھا کہ اسے ہلکا سا یاد ہے جب وہ کافی چھوٹا "تھا تو اسکے ماموں کے گھر کوئی خاص فنکشن ہوا تھا۔

"کیسا فنکشن۔۔۔؟"

وہ تو ساحر کو ٹھیک سے یاد نہیں لیکن اتنا ضرور یاد ہے ساحر کو کہ وہ فنکشن کافی "امپارٹینٹ تھا اور اس میں اسکے ساتھ اسکی ماموں کی بیٹی بھی شامل۔۔۔۔"

نہیں ایسا کوئی فنکشن نہیں ہوا تھا ساحر کو ضرور کوئی غلط فہمی ہوئی ہے بلکہ ہم تو وہاں "زیادہ جانتے بھی نہیں تھے۔"

سلیمان صاحب نے ہمدان کی بات کاٹتے ہوئے سختی سے کہا۔

"لیکن انکل ساحر تو کہہ رہا تھا کہ مہر آنٹی نے اسکے ماموں کی بیٹی کو۔۔۔۔"

نہیں تو وہ بس مہر کی خواہش تھی میں نے ایسا کچھ ہونے ہی نہیں دیا تھا۔ ساحر اور "
"تم ان لوگوں کے بارے میں مت سوچو وہ اس قابل نہیں۔۔۔"

سلیمان صاحب کا لہجہ کافی زیادہ ترش ہو چکا تھا۔

"جی بلکل انکل۔۔۔"

ہمدان اتنا کہہ کر اٹھ کھڑا ہوا لیکن جو وہ جاننے آیا تھا وہ جان چکا تھا۔ سحر یقیناً ساحر کی ہی بیوی تھی اور پریشانی کی بات تو یہ تھی کہ یہ سچ ساحر سے بھی چھپایا گیا تھا۔

"اسلام و علیکم ہمدان بھائی۔۔۔"

"وعلیکم السلام۔"

ہمدان نے آہستہ سے کہا کیونکہ وہ جانتا تھا کہ اب سحر کیا پوچھے گی۔

سحر کی بات سن کر ہمدان ٹھٹھا۔

"کون سے برے لوگ پوری بات بتاؤ مجھے۔۔۔"

سحر نے اپنا سر شرمندگی سے جھکا لیا وہ سمجھ نہیں پا رہی تھی کہ اگر وہ ہمدان کو بتاتی تو کہیں وہ اسے ہی گھٹیا لڑکی نہ سمجھ لیتا۔

وہ ہمدان بھائی مم۔۔۔ میں جانتی نہیں کہ وہ کہاں رہتے ہیں بس وہاں گلناز تھی جو۔۔۔
بہت بری تھی اور لڑکیوں سے۔۔۔۔۔ ہمدان بھائی حسنہ انکی بیٹی ہے پھر بھی وہ اس سے
"غلط کام کروانا چاہتی ہے آپ پلیز اسے بچا لیں۔"

سحر نے بہت بے چینی سے کہا اور اسکی باتیں ہمدان کی بے چینی بڑھا چکی تھیں۔ نا
جانے کیا کچھ جھیل چکی تھی یہ معصوم سی لڑکی۔

ٹھیک ہے سحر میں اس لڑکی کو ڈھونڈ کر اسکی مدد کرنے کی کوشش کروں گا۔"

"آپکا بہت شکریہ۔۔۔"

سحر نے مسکراتے ہوئے کہا اور پھر سے وہاں کھڑی اپنے ہاتھ مسلنے لگی۔

جہاں تمہیں رہنے کا حق حاصل ہے۔

آخری بات ہمدان نے دل میں ہی کہی تھی۔

"ایسی جگہ تو اس پوری زمین پر میرے لیے صرف انکا گھر ہے۔"

سحر نے سر جھکا کر کہا۔ وہ سچ میں ابھی تک اپنے شوہر کے نہ ملنے پر بہت افسردہ تھی۔

"ایک جگہ ہے سحر اور اب تم وہیں جاؤ گی۔۔۔"

کچھ سوچ کر ہمدان اٹھا اور گھر سے باہر نکل گیا جبکہ سحر دکھی حالت میں اپنے کمرے میں آ گئی۔

وہ اتنی دعائیں مانگتی تھی کہ وہ اپنے شوہر سے مل جائے لیکن نا جانے کیوں اسکی دعا قبول نہیں ہو رہی تھی۔ نا جانے اسکا شوہر کہاں پر تھا۔

"آپ مجھے ڈھونڈ لیں نہ ساحر ایسا کیسے ہو سکتا ہے کہ میں آپکو بالکل بھی یاد نہیں۔۔۔"

سحر نے بیڈ پر بیٹھ کر روتے ہوئے خود سے ہی کہا تھا۔

حساب چکائیں گے آپ بھی میرے ایک ایک آنسو کا۔۔۔ بہت زیادہ ناراض ہو جاؤں"

"اگی میں آپ سے۔۔۔"

سحر نے روتے ہوئے کہا اور پھر اپنے آنسو پونچھ کر خود کو ہی دلا سے دینے لگی۔



ہمدان اپنے گھر سے سیدھا سلیمان صاحب کے گھر میں آیا اور بی جان کے کمرے میں چلا گیا۔

بی جان کل ہی ساحر سے مل کر آئی تھیں اب پہلے سے بہت بہتر محسوس کر رہی تھیں۔

"اسلام و علیکم بی جان۔۔۔"

"و علیکم السلام کیسے ہو بیٹا۔۔۔"

بی جان نے تسبیح ختم کرتے ہوئے ہمدان سے کہا جو مسکرا کر انکے نورانی چہرے کو دیکھ رہا تھا۔

بی جان میرے پاس ایک لڑکی رہتی ہے سحر وہ یتیم ہے اسکا اس دنیا میں کوئی نہیں۔
"لیکن وہ میرے پاس رہنا نہیں چاہتی۔ ایک نا محرم کے گھر رہنا اسے گناہ لگتا ہے۔"

بی جان نے اسکی بات سمجھتے ہوئے اثبات میں سر ہلایا۔

"...میں چاہتا ہوں کہ آپ اسے اپنے پاس رکھ لیں وہ بہت اچھی لڑکی ہے"

بی جان نے ہمدان کی بات پر کچھ دیر غور کیا پھر بولیں۔

بیٹا میں تو بچی کو ضرور اپنے پاس رکھ لوں لیکن مسئلہ یہ ہے کہ میں سلیمان کو کیا کہوں " اگلی اس طرح کسی کو گھر رکھنے کے لیے وہ نہیں مانے گا۔

ہمدان نے کچھ دیر سوچا۔

آپ انکل سے کیسے گا کہ وہ آپکی کیر ٹیکر ہے اور آپکا خیال رکھنے کے لیے آپکے پاس رہے۔
"اگی ویسے بھی تو انکل آپ کے لیے کیر ٹیکر ڈھونڈ ہی رہے تھے نا۔"

بی جان نے سوچ کر ہاں میں سر ہلایا پھر مسکرا کر ہمدان کو دیکھا۔

ٹھیک ہے تم صبح ہی اسے یہاں لے آنا میں سلیمان کو بتا دوں گی۔۔۔۔ نام کیا بتایا تھا۔
"تم نے نیچی کا۔۔۔؟"

"سحر خان۔۔۔"

"ہاں تم لے آنا اسے یہاں وہ میرے پاس حفاظت سے رہے گی۔۔۔"

ہمدان نے مسکرا کر بی جان کے ہاتھ چومے ۔

"آپکا بہت شکریہ بی جان۔۔۔"

ہمدان اتنا کہہ کر وہاں سے چلا گیا۔ سحر کو اسکا پہلا حق دلا کر وہ کافی خوش تھا۔ اسے اس کی اصلی جگہ ساحر کے گھر پہنچا کر وہ اطمینان میں تھا۔

بس اب اسے یہ سمجھانا تھا کہ کسی کے سامنے ساحر کا نام مت لے۔ کسی سے بھی یہ ذکر مت کرے کہ وہ ساحر خان کی بیوی ہے کیونکہ ہو سکتا تھا کہ یہ جان کر سلیمان انکل اسے پھر سے ساحر کی زندگی سے نکالنے کی کوشش کرتے۔

ہمدان نے خود سے وعدہ کیا تھا کہ کسی نہ کسی طرح وہ سلیمان صاحب کا سچ جان کر رہے گا کہ آخر کیوں انہوں نے صرف ساحر ہی نہیں باقی سب سے بھی اس نکاح کا سچ چھپایا تھا۔



آدھی رات ہو رہی تھی۔ اب تو ساحر کو روم میں شفٹ کر دیا گیا تھا لیکن روز کی طرح دوائیوں کے زیر اثر ہوتے ہوئے بھی ساحر کی آنکھوں سے نیند کو سوں دور تھی۔

اس وقت اسکے ذہن میں بس نینا کی چیخیں اور آہ و پکار گونج رہی تھی۔

مت کرو ایسا میں امانت ہوں اپنے شوہر کی ---- خدا کے لیے مت کرو ایسا ---- تمہیں
"اپنی عزت کا واسطہ ----"

ساحر بے بسی سے اٹھ بیٹھا اور ارد گرد دیکھا۔ وہاں کوئی نہ تھا لیکن پھر بھی نینا کی سسکیاں اسکے کانوں میں گونج رہی تھیں۔

"جانے دو مجھے۔۔۔۔ خدا کے لیے جانے دو مجھے۔۔۔۔"

اب ساحر نے اپنا ہاتھ اپنے سر پر رکھا اور زور زور سے رونے لگا لیکن وہ چیخیں اور اس کی آہو پکار پھر بھی بند نہیں ہوئی تھی۔

"بس کرو خدا کے لیے بس کر دو۔۔۔۔ مت رو، مت چیخو۔۔۔۔"

ساحر اپنے کانوں پر ہاتھ رکھ کر زور سے چلایا۔ چیخنے اور ہاتھ کو اوپر اٹھانے سے ساحر کے بازو اور دماغ میں درد کی لہر اٹھی جسے اس نے نظر انداز کیا۔

"معاف کر دو مجھے۔۔۔۔۔ نینا معاف کر دو مجھے۔۔۔۔۔"

اب ساحر روتے ہوئے چلا رہا تھا اسکی آوازیں سن کر نرس اور ڈاکٹر وہاں اچکے تھے لیکن ساحر اس وقت بالکل بے قابو ہو چکا تھا۔

بس ایک جنون سا اس پر طاری تھا جس کے زیر اثر وہ چیخ چیخ کر رو رہا تھا۔ آخر کا ڈاکٹر نے اسے نیند کی دوائی دی تو وہ سو گیا لیکن سونے پر اسکی آنکھوں کے سامنے ہمیشہ والا خواب تھا۔

وہ پھر سے دور جا چکی تھی اور اسکی جنت ہی دوزخ بن کر اسے جلا رہی تھی۔



حمدان ہاسپٹل ساحر کے پاس جانا چاہتا تھا لیکن وہاں جانے سے پہلے اس نے فیصلہ کیا کہ وہ سحر کو بی جان کے پاس چھوڑ آئے۔ اسی لیے اس نے سحر کو اپنا سامان پیک کرنے جو کہا جو ان چیزوں پر مشتمل تھا جو ہمدان نے اسے لے کر دی تھیں۔ اسی لئے اب سحر کو گاڑی میں بیٹھ کر تمام باتیں بتا رہا تھا۔

سحر میں تمہیں اپنے دوست کی دادی کے پاس چھوڑ رہا ہوں تمہیں وہاں انکی کیر ٹیکر کی "جواب ملی ہے۔ وہ بہت اچھی ہیں اور تم سے بہت زیادہ پیار کریں گی لیکن۔۔۔۔"

ہمدان خاموش ہوا تو سحر نے اسے سوالیہ نظروں سے دیکھا۔

"لیکن؟"

"لیکن تم وہاں کسی کو نہیں بتا سکتی کہ تم شادی شدہ ہو۔۔۔"

ہمدان نے کچھ دیر کی خاموشی کے بعد اسے بتایا۔

"لیکن کیوں ہمدان بھائی؟"

کیونکہ بی جان کے بیٹے نہیں چاہتے کہ بی جان کی کیئر ٹیکر کوئی شادی شدہ لڑکی ہو اور"
اس کا دھیان بی جان سے زیادہ گھر پر لگا رہے اسی لیے میں نے چھوٹا سا جھوٹ بولا کہ
"تمہاری شادی نہیں ہوئی۔"

ہمدان کو جو سب سے اچھا بہانہ نظر آیا وہی گھڑنا چلا گیا۔

"لیکن ہمدان بھائی۔۔۔"

"پلیز سحر اتنا سا کاپریٹ کر لو وہ جگہ تمہارے لئے بالکل پرفیکٹ ہے۔۔۔"

کچھ دیر تو سحر خاموش رہی پھر اس نے آہستہ سے ہاں میں سر ہلا دیا۔

"ٹھیک ہے ہمدان بھائی ایسا ہی کروں گی۔"

ہمدان مسکرایا اور کچھ دیر کی ڈرائیونگ کے بعد اسے لے کر خان ولا میں داخل ہوا۔ وہ سحر کو سیدھا بی جان کے کمرے میں ہی لے کر گیا تھا۔

"یہ رہی بی جان آپ کی نئی کئیر ٹیکر۔۔۔"

ہمدان کے اشارہ کرنے پر بی جان نے اس چھوٹی سی لڑکی کو دیکھا جو بڑی سی سفید چادر سے اپنے آپ کو چھپائے کافی سہمی ہوئی لگ رہی تھی۔

"یہاں آؤ بیٹا۔۔۔"

بی جان کے بلانے پر سحران کے پاس آئی تو بی جان نے اس کے سر پر پیار سے اپنا ہاتھ رکھا۔

تمہیں ڈرنے یا گھبرانے کی کوئی ضرورت نہیں ہے بیٹا تم اسے اپنا ہی گھر سمجھ کر رہو" اور اگر کوئی بھی تھوڑا سا بھی تنگ کرے تو مجھے بتانا میری بہت دہشت ہے

"یہاں۔۔۔۔"

بی جان کے شرارت سے کہنے پر سحر ہلکا سا ہنس دی تو ہمدان انکو مسکرا کر دیکھتا وہاں سے چلا گیا۔ اب اسے ساحر کے پاس ہاسپٹل جانا تھا۔

ابھی وہ ہاسپٹل پہنچ کر ساحر کے وارڈ کی طرف جا ہی رہا تھا جب اسے ڈاکٹر نے بلایا۔

"مسٹر ہمدان مجھے آپ سے ایک بات کرنی ہے۔"

"جی کہیں۔۔۔"

ہمدان ان کے پاس کھڑا ہو کر پوچھنے لگا۔

مسٹر ہمدان کوئی پریشانی ہے جو ساحر کو اندر ہی اندر نگل رہی ہے کل رات بھی اچانک " وہ جاگ کر اونچی اونچی رونے اور چلانے لگے تھے۔ نیند کی دوائیوں کے باوجود وہ بہت کم "سوتے ہیں اور یہ بہت پریشانی کی بات ہے۔۔۔۔"

ڈاکٹر کی بات سن کر ہمدان بھی پریشان ہوا تھا۔

"تو ہمیں کیا کرنا چاہیے ڈاکٹر صاحب۔"

ان سے بات کریں جو چاہتے ہیں اس خواہش کو پورا کرنے کی کوشش کریں پلیز اگر وہ "اس طرح رہے تو ان کی صحت کے لئے بہت خطرناک ثابت ہو سکتا ہے۔"

حمدان نے اثبات میں سر ہلایا اور ساحر کے وارڈ کی طرف چل دیا۔ ساحر نے نگاہیں اٹھا کر ہمدان کو دیکھا۔

"ہمدان نعمان سے بات ہوئی کیا تمہاری اس نے بتایا کچھ تمہیں؟"

ساحر کے بے چینی سے پوچھنے پر ہمدان گہرا سانس لے کر اسکے پاس آیا اور اپنا ہاتھ ساحر کے ہاتھ پر رکھ دیا۔

ساحر میں اور تو بچپن سے بیسٹ فرینڈز ہیں نا ہم نے کبھی کسی سے کوئی بات نہیں"
"چھپائی۔

ساحر نے سامنے دیکھتے ہوئے ہاں میں سر ہلایا لیکن وہ جانتا تھا کہ ہمدان اس سے کیا
پوچھنے لگا ہے۔

ساحر تو پھر کیا چھپا رہے ہو مجھ سے ایسا کونسا غم ہے جو تمہیں اندر ہی اندر نگل رہا ہے"
"بتاؤ مجھے یار ہوا کیا ہے؟

ہمدان کے سوالوں پر ساحر نے بیڈ کے ساتھ ٹیک لگا کر آنکھیں موند لیں۔

بہت سے آنسو ساحر کی آنکھوں سے بہے۔

"پوری بات بتاؤ مجھے ساحر ہوا کیا تھا؟"

ہمدان کے پوچھنے پر ہر اس پل کو کرب سے یاد کرتے ہوئے ساحر نے سارا کچھ ہمدان کو بتا دیا۔ ساحر کا گلناز بائی کے کوٹھے پر جانا، نینا کو وہاں سے خریدنا، منہاج کے گھر جانا اور پھر وہ ایکسیڈینٹ۔

ساحر کی پوری بات سن کر ہمدان کا دل کیا کہ وہ ساحر سے خوب لڑے لیکن اس وقت ساحر کو کسی کے سمجھانے یا ڈپٹنے کی ضرورت ہی نہیں تھی وہ اپنی لگائی آگ میں خود ہی جل رہا تھا۔

تم فکر مت کرو ساحر میں اس لڑکی کو تمہارے ساتھ مل کر ڈھونڈوں گا یہ وعدہ ہے " میرا۔ جس دن تم یہاں سے ڈسچارج ہو گے اسی دن میں اور تم مل کر اس لڑکی کو "ڈھونڈیں گے۔۔۔"

ساحر نے تشکرانہ نگاہوں سے ہمدان کو دیکھا۔

"اور جب وہ مل جائے گی ساحر تب کیا کرو گے۔۔؟"

ہمدان نے اپنے ذہن میں اٹھتا سوال پوچھ لیا۔

کیونکہ بی جان آپ مجھے صرف اپنی کئیئر ٹیکر سمجھتی ہوں گی لیکن میں آپکو اپنی اماں جی "اکی طرح سمجھتی ہوں۔۔۔۔"

اپنی دادی کو یاد کر سحر کی پلکیں بھیک گئیں۔

"پتہ وہ بھی بالکل آپ کی طرح تھیں بہت ہی اچھی تھیں وہ۔۔۔۔"

می جان نے مسکرا کر سحر کا ماتھا چوما۔

تمہاری پرورش سے ہی پتہ لگتا ہے میرا بچہ کہ تمہاری دادی بہت ہی بھلی عورت رہی۔"
 "ہوں گی اللہ انکا جنتوں میں گھر کرے آمین۔۔۔۔"

انہوں نے ہمدان کا نمبر نکال کر اپنا موبائل سحر کی جانب بڑھاتے ہوئے کہا تو سحر موبائل
تھام کر باہر آئی اور ہمدان کو کال کرنے لگی۔



ہمدان اس وقت ساحر کے ساتھ تھا جسے ابھی ہاسپٹل سے ڈسچارج کیا گیا تھا۔ اب بس
ساحر کے سر پر ایک پٹی تھی اور بازو پر پلاسٹر۔

ہمدان نے اسے لاکر گاڑی کی پیسنجر سیٹ پر بیٹھایا۔

"تو اب کہاں چلیں مسٹر؟"

ہمدان کے سوال پر ساحر کچھ دیر خاموش رہا۔

"نعمان کو بلاؤ ہمدان ہم نینا کو ڈھونڈنے جا رہے ہیں۔۔"

"لیکن ساحر ابھی تمہیں آرام۔۔۔"

بہت آرام کر لیا میں نے ہمدان اب بس۔۔۔۔ اب آرام اسے ڈھونڈنے کے بعد ہی"
"ملے گا۔۔۔"

ہمدان نے گہرا سانس لیا اور کار سٹارٹ کرنے لگا جب اسکا موبائل بجنے لگا۔

"ہیلو۔۔۔"

بی جان کا نمبر دیکھتے ہی ہمدان نے کال پک کی تھی۔

"اسلام و علیکم حمدان بھائی کیسے ہیں آپ؟"

سحر کی آواز پر ہمدان نے ایک نظر ساحر کو دیکھا جو کار کی سیٹ سے ٹیک لگائے بیٹھا تھا

"و علیکم السلام میں بالکل ٹھیک ہوں تم کیسی ہو؟"

میں بھی بالکل ٹھیک ہوں ہمدان بھائی۔ بی جان میرا بہت خیال رکھتی ہیں وہ سچ میں "

"بہت زیادہ اچھی ہیں۔"

ہمدان اسکی مسکراتی آواز سن کر مسکرایا۔

"یہ تو اچھی بات ہے۔"

"چلیں ساحر۔۔۔"

ہمدان کی آواز پر ساحر نے آنکھیں کھول کر اسے دیکھا۔

"ہاں۔۔۔۔۔ چلو۔۔۔۔۔ سب سے پہلے ہمیں نعمان کے پاس جانا ہے۔۔۔۔۔"

ہمدان نے اثبات میں سر ہلاتے ہوئے دُرائیو کرنا شروع کیا اور اسے نعمان کے گھر لے گیا جہاں سے انہوں نے نینا کی تلاش شروع کرنی تھی۔



نینا کو تلاش کرتے کرتے ایک ہفتہ مزید گزر چکا تھا لیکن اسکا ابھی بھی کوئی نام و نشان نہیں ملا۔ وہ اس جگہ سے غائب ہو کر کہاں گئی یہ کوئی نہیں جانتا تھا۔

آخر کار جب ساحر کو کوئی راستہ نظر نہیں آیا تو ساحر نے منہاج آفندی سے ملنے کا فیصلہ کیا۔ اب وہ ہمدان اور نعمان کے ساتھ اسی کے گھر جا رہا تھا۔

ویسے صرف مجھے نہیں لگتا کہ مسٹر آفندی کو اس کے بارے میں کچھ پتہ ہوگا ویسے بھی "جب میں آخری بار ان کے پاس گیا تو وہ بہت زیادہ غصے میں تھے۔

نعمان نے گھبراتے ہوئے کہا لیکن ساحر کو وہ اس بات سے کوئی فرق نہیں پڑتا تھا اسے کسی بھی حال میں نینا کو ڈھونڈنا تھا۔

وہ منہاج آفندی کے گھر پہنچے تو ایک ملازم نے انہیں ہال میں انتظار کرنے کا کہا اور خود منہاج کو بلانے چلا گیا۔

"اچھا ہوا کہ تم خود یہاں آگئے بچے ورنہ میں تو کب سے تمہارے پاس آنا چاہ رہا تھا۔۔۔۔۔"

منہاج آفندی نے ہال میں داخل ہوتے ہوئے کہا۔ اس کی نظریں ساحر کو بری طرح سے گھور رہی تھیں۔

"کیا تم جانتے ہو کہ وہ کہاں ہے؟ نینا کہاں ہے منہاج؟"

ساحر کے سختی سے پوچھنے پر منہاج کے چہرے پر ایک کڑوی سی مسکراہٹ نے ڈیرا جمایا۔

میں بھی تم سے یہی پوچھنا چاہتا تھا کہ وہ کہاں ہے بچے۔۔۔۔ بہت سے حساب نکلتے "ہیں اسکی طرف جو اسے چکانے ہیں۔۔۔"

منہاج نے اپنا ماتھا سہلاتے ہوئے کہا جہاں ابھی بھی چوٹ کا نشان قائم تھا۔

"وہ کہاں گئی منہاج بتاؤ کہیں تم نے اسے کچھ۔۔۔۔"

اسی بات کا تو افسوس ہے کہ اسے کچھ کر نہیں پایا اس سے پہلے کہ اسکے قریب بھی "ہوتا اس نے میرا سر پھوڑا اور وہاں سے بھاگ گئی۔۔۔۔"

منہاج کی بات سن کر ساحر کو ایک سکون کی لہر اپنے پورے وجود میں گردش کرتی محسوس ہوئی تھی۔

لیکن اب جب ملے گی نا تو اس کمینہ بازارو عورت کو اسکی اوقات دیکھاؤں گا اسے اپنے "سامنے۔۔۔۔"

ابھی آفندی کے الفاظ اسکے منہ میں ہی تھے جب اچانک ساحر آگے بڑھا اور اسکی گردن کو اپنے ہاتھ میں دبوچ لیا۔

اس کے لیے ایک گھٹیا لفظ بھی نکالنا اپنی زبان سے تو پھر کبھی کچھ بولنے کے قابل "نہیں رہے گا۔۔۔۔"

ساحر کی حرکت پر ہمدان کے ساتھ ساتھ منہاج کے ملازم بھی حیران ہو کر آگئے ہوئے تھے۔

"ساہو چھوڑ اسے۔۔۔۔"

ہمدان نے کہنے کی کوشش کی لیکن ساحر کسی کی سن ہی کہاں رہا تھا منہاج کے الفاظ اسکے دے ہوئے غصے کو ہوا دے چکے تھے۔

اس کے بارے میں گھٹیا بولنا تو دور کی بات ہے اگر تو نے کچھ گھٹیا سوچا بھی تو پیدا"
"ہونے پر پچھتائے گا تو۔۔۔۔"

ساحر نے ہی جھٹکے سے اس کا جسم فرش پر پھینکا اور وہاں سے باہر نکل گیا۔ اس کے
وہاں سے جاتے ہیں نعمان اور ہمدان بھی اس کے پیچھے آئے تھے۔



بہت تلاش کرنے کے باوجود انہیں نینا کا کچھ پتہ نہیں چلا۔ وہ سمجھ نہیں پا رہے تھے
کہ ایسی لڑکی کو کہاں تلاش کریں جس کے نام کے سوا وہ کچھ نہیں جانتے تھے۔

اس سب پر ہمدان کی بڑی پریشانی ساحر تھا جو اپنی صحت کی پروا کیے بغیر بس ہر وقت اسے ڈھونڈنے کی کوشش میں لگا تھا۔

وہ سوتا بھی تو نہیں تھا۔ رات رات بھر رو کر اور کبھی کبھار تو چیختے ہوئے گزار دیتا۔

اس وقت بھی فجر کی نماز ادا کرنے کے بعد اپنے ہاتھ دعا کے لیے اٹھائے ساحر بری طرح سے رو رہا تھا۔

وہ بہت بار تو رو کر اپنے گناہ کی معافی رب سے مانگ چکا تھا لیکن پھر بھی نماز سے اٹھ کر اسے ایسا ہی محسوس ہوتا کہ اسکی توبہ قبول ہی نہیں ہوئی اور یہ بات وہ بھی جانتا تھا کہ یہ توبہ صرف نینا کے معاف کرنے پر ہی قبول ہوگی۔

کہاں ڈھونڈو تمہیں میں نینا کس طرح سے تم سے معافی مانگوں۔۔۔۔۔ پتہ نہیں تم مجھے "معاف کرو گی بھی یا نہیں۔۔۔۔۔"

ساحر اپنے کمرے میں تنہا بیٹھا روتے ہوئے کہہ رہا تھا۔

پلیز یا اللہ پاک مجھے کوئی راستہ دکھا دیں کوئی وسیلہ بنا دیں اس سے ملنے کا بس میری اتنی "سی التجا قبول کر لیں۔۔۔۔۔"

ساحر نے اپنے ہاتھ اٹھا کر آسمان کو دیکھتے ہوئے التجا کی۔ کچھ دیر کے بعد اسکے کمرے کا دروازہ کھلا اور ہمدان کمرے میں داخل ہوا۔

ساحر مجھے ایک آئیڈیا آیا ہے یار کیوں نہ ہم اسی عورت سے جا کر نینا کے بارے میں "پوچھیں جس سے تم اسے لے کر آئے تھے ضرور وہ کچھ نہ کچھ تو اس کے بارے میں "جانتی ہوگی۔۔۔"

ہمدان کی بات پر ساحر نے بہت مایوسی سے انکار میں سر ہلا دیا۔

نعمان گیا تھا اسکے پاس ہمدان لیکن اس نے نعمان سے کہا کہ وہ نینا کے بارے میں "کچھ نہیں جانتی۔۔۔"

ساحر کے لہجے میں بے بسی صاف چھلک رہی تھی۔

"لیکن یار میرا دل کہتا ہے کہ ہمیں پھر بھی ایک بار کوشش ضرور کرنی چاہیے۔"

"ٹھیک ہے ہم وہاں چلتے ہیں۔۔۔"

"بی جان آپ یہ کیا کر رہی ہیں؟"

سحر نے انہیں سویٹر بنتے دیکھا تو پوچھ بیٹھی۔

"موسم بدل رہا ہے تو بس سویٹر بنا رہی ہوں اپنے ساتو کے لیے۔۔۔"

نی جان کے لہجے سے بہت زیادہ محبت چھلک رہی تھی۔

"وہ یہ پہنیں گے؟"

ہاں کیوں نہیں پہنے گا ہر سردی میں میں اپنے ہاتھوں سے سویٹر بنا کر دیتی ہوں اسے "
"اور اگر نہ پہنے تو زبردستی پہنا بھی دیتی ہوں۔۔۔"

انکی بات ہر سحر ہلکا سا ہنس دی۔

آپکو پتہ ہے میری اماں جی میرے سارے کپڑے خود بنایا کرتی تھیں اور وہ مجھے اتنے "
"پیارے لگتے تھے۔۔۔۔"

سحر انکے پاس بیٹھ کر اشتیاق سے انہیں بتانے لگی۔

بی جان نے کھوئے ہوئے کہا۔

پھر میرے بچے نے تو بہت چھوٹی سی عمر میں اپنی ماں کو کھو دیا۔۔۔۔۔ بس میں نے "اکوشش کی کہ اسے محبت کی کمی نہ لگے لیکن پھر بھی میرا بچہ محبتوں سے دور ہو گیا۔۔۔"

بی جان نے افسردگی سے کہا تو سحر بھی دکھی ہو گئی۔

"کیا ہوا تھا انکی ماں کو؟"

بس بیٹا قسمت، تب تو میں یہاں نہیں اپنے بڑے بیٹے کے پاس ہوتی تھی لیکن "

سلیمان نے مجھے بتایا تھا کہ اسکا بھائی زبردستی اسے اپنے ساتھ لے گیا اور پھر راستے میں

"دونوں کا ایکسیڈینٹ ہوا اور دونوں ہی بچ نہیں سکے۔۔۔۔"

وہ سب یاد کر کے بی جان کی پلکیں نم ہو گئی تھیں۔

"بس تب سے ہی بہت سخت مزاج ہو گیا میرا سا۔۔۔۔"

بی جان نے آنسو پونچھتے ہوئے کہا تو سحر نے نم آنکھوں کے ساتھ انکے کانپتے ہاتھ تھام

لیے۔

"میں اللہ سے دعا کروں گی کہ وہ انکا غم کم کر دے۔۔۔۔"

"تم ایک ہیرا ہو سحر بہت نایاب ہیرا۔۔۔"

میں نے کہا نا کہ نہیں کروں گی یہ گھٹیا کام تو نہیں کروں گی آپ چاہے تو میری کھال"

"ادھیڑ دیں یا زندہ جلا دیں مجھے لیکن میں کسی کی رونق کا سامان کبھی نہیں بنوں گی ---"

ان دونوں کی نظر ایک چھوٹی سی لڑکی پر پڑی جو گلناز بائی کے سامنے بہت بہادری سے کھڑی کہہ رہی تھی جبکہ اس بہادری کہ جواب میں ایک زوردار تھپڑ اسکے نازک گال پر پڑا تھا۔

میں بھی دیکھتی ہوں حسنہ بائی کہ تم کیسے میری بات نہیں مانتی بہت جلد تمہاری "اوقات کا اندازہ کرواؤں گی تمہیں۔۔۔۔"

گلناز بائی حسنہ کے لمبے کھلے بالوں کو دبوچ کر کہہ رہی تھی تبھی مہتاب نے اسکا دھیان ساحر اور ہمدان کی طرف کرایا تو اس نے حسنہ کو مہتاب کی طرف دھکیل کر وہاں سے لے جانے کا کہا۔ جبکہ حسنہ کے وجود کا پیچھا دو نظروں نے بہت دور تک کیا تھا۔

"آؤ بابو آؤ۔۔۔۔ ہم نے تم سے حساب مانگنا تھا اور تم خود ہی یہاں چلے آئے۔۔۔۔"

گلناز بائی نے ساحر کو گہری نگاہوں سے دیکھتے ہوئے کہا جو سر پر موجود پٹی اور بائیں ہاتھ میں پلاسٹر باندھے پہلے والا مغرور شہزادہ ہمیں لگ رہا تھا۔

ہمیں آپکی مدد کی ضرورت ہے گلناز بائی وہ لڑکی نینا ہمیں نہیں مل رہی اگر آپ اسکے " بارے میں ہمیں کچھ بتا دیں تو۔۔۔۔۔"

واہ بابو بچہ سمجھا ہے مجھے۔۔۔۔۔ پہلے خود ہی میری لڑکی کو کہیں غائب کر دیا اور اب تماشہ " لگانے کے لیے یہاں آگئے ہو پہلے اس بات کا حساب چکاؤ کہ اسے صبح ہوتے ہی یہاں "پہنچانا تھا تم نے تو کہاں گئی وہ۔۔۔۔۔؟

گلناز بائی نے سختی سے ہمدان کی بات کاٹتے ہوئے اپنی بات کہی جبکہ ساحر بس خاموشی سے وہاں کھڑا اس جگہ کو دیکھ رہا تھا جہاں پہلی بار اس نے نینا کو دیکھا تھا۔

زیادہ اچھلنے کی ضرورت نہیں ہے تمہیں سمجھی پولیس کو بلا کر بتایا نا کہ تم یہاں لڑکیوں " سے کیا کروا رہی ہو اور وہ بھی زبردستی تو ساری زندگی جیل سے نہیں نکل پاؤ گی۔۔۔

ہمدان نے اس گھٹیا عورت کو دھمکی دی جبکہ نہ چاہتے ہوئے بھی اس دھمکی پر گلناز بائی بوکھلا گئی۔

"مم۔۔۔ میں نہیں جانتی اس لڑکی کے بارے میں کچھ بھی جاؤ خود ڈھونڈ لو اسے۔۔۔"

گلناز بائی نے باہر کے راستے کی جانب اشارہ کرتے ہوئے کہا۔

دیکھو شرافت سے جو جانتی ہو اسکے بارے میں ہمیں بتا دو یہی تمہارے حق میں بہتر ہو " کا۔۔۔

ہمدان نے سختی سے کہا۔

ارے کہانا نہیں جانتی تو نہیں جانتی اور اگر جانتی بھی ہوتی تو تم لوگوں کو نہیں بتاتی۔"

"اب نکلویہاں سے تم لوگ ورنہ دھکے دے کر نکلوا دوں گی۔۔۔"

گلناز کی بات پر ہمدان نے بہت نفرت سے اس گھٹیا عورت کو دیکھا جو ان کی بے عزتی کر رہی تھی۔

"چل ساہو۔۔۔۔"

ہمدان نے ساحر کے کندھے پر ہاتھ رکھ کر کہا لیکن ساحر اسکو نظر انداز کرتا گلناز بائی کے سامنے آیا اور اپنا سر جھکا کر بہت مشکل سے بائیاں ہاتھ اٹھاتے ہوئے اپنے دونوں ہاتھ گلناز بائی ہے سامنے جوڑ دیے۔

میں آپ سے بھیک مانگتا ہوں۔۔۔۔۔ پلیز اگر آپ کچھ بھی اسکے بارے میں جانتی ہیں تو"

"ہمیں بتا دیں۔۔۔۔۔ اسے ایک مرتے آدمی کی خواہش سمجھ کر پوری کر دیں۔۔۔۔۔"

ہمدان حیرت سے آنکھیں کھولے اپنے اسے مغرور دوست کو دیکھ رہا تھا جس نے ہاتھ جوڑنا تو دور کبھی کسی کہ سامنے سر بھی نہیں جھکایا تھا۔

"نکلو تم یہاں سے بابو تمہیں مزید یہاں سے کچھ نہیں ملے گا۔۔۔۔۔"

گلناز بائی نے بہت بے رخی سے کہا لیکن ساحر ابھی بھی خم پلکوں کے ساتھ سر جھکائے، ہاتھ جوڑے وہاں کھڑا تھا۔

میں نہیں جانتا کہ کبھی زندگی میں آپ اتنی بے بس ہوئیں ہیں کہ کسی کو پانے کے " لیے خود کو بھی گروی رکھنے کو تیار ہوں۔۔۔۔۔

ساحر نے آہستہ سے کہا۔

"پتہ نہیں آپ اس احساس سے واقف بھی ہیں یا نہیں؟"

ساحر کی آواز میں نمی گھلی محسوس کر گلناز بائی نے حیرت سے اس آدمی کو دیکھا جو اپنا غرور مٹا کر یہاں سر جھکائے کھڑا تھا۔

لیکن آج میں اسی مقام پر ہوں۔۔۔۔۔ اور اس مقام پر کھڑا میں آپ سے بھیک مانگتا " ہوں۔۔۔۔۔ خدا کا واسطہ دیتا ہوں کہ ایک بار میری مدد کر دیں۔۔۔۔۔ تاکہ میں اسے ڈھونڈ کر

اپنے گناہ کی معافی مانگ لوں۔۔۔۔ پھر شاید اس آگ سے بچ سکوں جو لگے جہان میرا مقدر
"بن چکی ہے۔۔۔۔"

ساحر کی آواز میں بہت زیادہ کرب تھا اتنا کہ ہمدان کی آنکھیں بھی نم ہو گئیں لیکن اس
عورت کو کوئی فرق نہیں پڑا تھا۔

"چل یہاں سے ساحر۔۔۔۔"

ہمدان نے اسے اپنے ساتھ لگایا اور وہاں سے لے جانے لگا۔

"رکو بابو۔۔۔۔"

گلناز بائی کی آواز پر وہ دونوں رکے اور مڑ کر اس عورت کو دیکھا جو بہت بے بس نظر آ رہی تھی۔

"مہتاب جا کر نینا بائی کا بیگ کے کمر جو وہ یہاں آتے ہوئے ساتھ لائی تھی۔"

گلناز کے حکم دینے پر مہتاب ہاں میں سر ہلا کر چلی گئی اور تھوڑی دیر بعد ایک بیگ لا کر اس نے ساحر کے پیروں میں رکھا۔

یہ نینا بائی کا وہ سامان ہے جو وہ آتے ہوئے یہاں ساتھ لائی تھی۔ اسے اس کے "جاننے والے نے ہی میرے سامنے پانچ لاکھ میں بیچ دیا تھا۔"

ہمدان نے ہلکا سا افسوس گلناز بائی کی آواز میں بھی محسوس کیا۔

میں اسکے بارے میں کچھ جانتی تو نہیں لیکن شاید اس میں سے آپکو کچھ ایسا مل جائے"

"جس سے اسے ڈھونڈنے میں آپکی مدد ہو سکے۔۔۔۔"

گلناز بائی نے بیگ کی جانب اشارہ کیا تو ساحر اپنے گھٹنوں پر بیٹھا اور بیگ کو کھولا جس میں بس شاید کپڑے اور ضرورت کا سامان تھا۔

لیکن پھر اچانک ایک فائز ساحر کے ہاتھ لگی۔ جسے ساحر نے کھول کر دیکھا تو سامنے موجد تصویر دیکھتے ہی ساتوں آسمان ایک ساتھ اس پر گرے تھے۔

اس تصویر میں کوئی اور نہیں اپنے ماں باپ اور ایک چھوٹی سی بچی کے ساتھ وہی تھا جو بمشکل سات سال کی عمر میں تھا۔

ساحر نے دوسرہ کاغذ کھولا جو شاید کوئی نکاح نامہ تھا جو کہ ساحر خان ولد سلیمان خان اور سحر ابراہیم ولد ابراہیم علی کا تھا۔

ساحر نے بے چین ہاتھوں سے اس فائل کو ٹولا تو ایک آئی ڈی کارڈ ساحر کی گود میں گرا جس پر کسی اور کی نہیں نینا کی ہی تصویر تھی لیکن اس پر اسکا نام نینا نہیں سحر خان لکھا ہوا تھا۔

وہ کارڈ چھوٹ کر ساحر کے ہاتھ سے گرا تو ہمدان نے اس کارڈ کو اپنے ہاتھ میں تھام لیا۔

"ساحر یہ ----"

اس سے پہلے کہ ہمدان کچھ کہتا ساحر نے اپنا موبائل نکالا اور کانپتے ہاتھوں سے سلیمان صاحب کو فون کرنے لگا۔ ----

"ہیلو ساحر کیسے ہو بیٹا؟"

سلیمان صاحب نے فون اٹھاتے ہی کافی محبت سے پوچھا۔۔۔

ڈیڈ آپ سے جو بھی پوچھوں مجھے سچ سچ بتائے گا۔۔۔ کیا میرا نکاح بچپن میں کسی
"ابراہیم علی کی بیٹی سحر سے ہوا تھا؟

ساحر کی آنسوؤں میں ڈوبی آواز اور اسکے سوال پر سلیمان صاحب بوکھلا گئے۔

"یہ۔۔۔۔ یہ تم سے کس نے کہا ساحر۔۔۔"

"ہاں یا نہ ڈیڈ۔۔۔"

"یہ میں نے کیا کر دیا۔۔۔۔۔ اللہ۔۔۔۔۔ یہ میں نے کیا کر دیا۔۔۔۔۔"

اپنے ہاتھ جوڑ کر آسمان کی طرف دیکھتے ہوئے وہ آدمی اس کوٹھے پر دھاڑیں مار مار کر رویا تھا اور اسکی آہوں کی تکلیف محسوس کر ہر آنکھ اشکبار ہوئی تھی۔



ہمدان ساحر کو مردہ حالت میں وہاں سے اپنے گھر لے کر آیا تھا سارا راستہ اس نے ایک لفظ بھی نہیں بولا تھا بس چپ چاپ خاموشی سے سامنے دیکھتا رہا۔

گھر آکر ہمدان نے اسکے کندھے پر اپنا ہاتھ رکھا۔

ساحر نے بس ایک نگاہ اٹھا کر ہمدان کو دیکھا پھر اپنا سر جھکا کر رونے لگا۔

اس نے مجھ سے کہا ہمدان کے وہ کسی کی امانت ہے۔۔۔۔۔ وہ میرے پیروں میں گرمی۔
"ہمدان بھیک مانگی اس نے مجھ سے۔۔۔۔۔ لیکن میں۔۔۔۔۔"

ساحر ایک پل کی رکا اور پھر اپنے بال سختی سے مٹھیوں میں دبوچے۔

میں نے اسکی ایک نہ سنی ہمدان، اس کا محافظ میں تھا اور میں نے ہی اسے کسی اور کو "دے دیا۔۔۔"

ہمدان نے بے بسی سے اپنے دوست کو دیکھا جو اس وقت اذیت کی انتہا پر تھا۔

یہ میرے گناہوں کی سزا ہے ہمدان، میرے غرور کی سزا ہے کہ اپنی ہی آبرو کو سر بازار"
"نیلام کیا میں نے۔۔۔"

ساحر نے کرب سے روتے ہوئے کہا۔

"اور اب میں ہی خود کو اس گناہ کی سزا دوں گا۔۔۔"

ساحر نے اچانک اپنا ہاتھ شیشے کی میز پر بہت زور سے مارا اور ٹوٹا ہوا کانچ کا ٹکڑا اٹھا کر
اپنی گردن پر رکھا۔

"نہیں سا۔۔۔"

"اور اگر مل گئی تو کیا کرو گے۔۔۔"

ہمدان نے مسکراتے ہوئے سوال کیا۔

تو اپنی جان بھی اس پر لٹا دوں گا ہمدان۔۔۔۔ دنیا کے ہر غم سے بچا کر اسے اپنی "پناہوں میں چھپا لوں گا۔۔۔۔ اپنی زندگی کا ہر دن اس سے معافی مانگ کر اپنی کتاہیوں کا "مداوا کروں گا۔۔۔۔"

ہمدان نے اسے کندھوں سے پکڑ کر کھڑا کیا۔

لیکن کیا کروں ہمدان میں ایسا کچھ بھی نہیں کر سکتا۔۔۔۔ کھو دیا اسے میں نے ہمدان "کھو دیا۔۔۔۔"

ساحر پھوٹ پھوٹ کر رو دیا تو ہمدان نے اسے اپنے گلے سے لگایا۔

"نہیں سا تو کبھی بھی امید مت ہارنا۔۔۔"

"تو میں کیا کروں ہمدان؟"

ساحر نے بے بسی سے پوچھا تو جواب میں ہمدان مسکرا دیا۔

بی جان کے پاس جاؤ ساحر اور ان سے کہو کہ تمہارے لئے دعا کریں بزرگوں کی دعاؤں " "میں بہت اثر ہوتا ہے دوست دیکھنا وہاں تمہیں تمہاری منزل ضرور ملے گی۔۔۔۔"

ساحر نے ہمدان کی بات پر غور کیا اور پھر اپنے آنسو پونچھوتا ہوا وہاں سے چلا گیا۔ اسے یہ جاتا دیکھ کر ہمدان مسکرایا لیکن دل ہی دل میں وہ پریشان بھی تھا جو کیونکہ وہ نہیں جانتا تھا کہ سچ جان کر سحر کا کیا رد عمل ہوگا۔



سلیمان ولاء آتے ہی ساحر کا سامنا سلیمان صاحب سے ہوا جنہیں وہ نظر انداز کرتا بی جان کی کمری کی جانب چل دیا۔

"ساحر میری بات تو سنو۔۔۔"

سلیمان صاحب اس کی جانب بڑھے لیکن ساحر نے اپنا ہاتھ اٹھا کر انہیں وہیں روک دیا۔

نہیں سلیمان صاحب نہیں۔۔۔ کیسے اتنا بڑا سچ آپ نے مجھ سے چھپایا۔۔۔ مجھے یاد ہے بابا کہ وہاں سے آتے ہی ماما اس دنیا سے چلی گئیں۔۔۔ ان کے جانے کے بعد میں

سلیمان صاحب اپنا سر جھکا چکے تھے۔

"ارے ساتھ میری جان یہاں آؤ۔۔۔"

بی جان کے پاس بلانے پر ساحر انکے پاس گیا اور انکی گود میں اپنا سر رکھ دیا۔ بی جان اپنا شفقت بھرا ہاتھ اسکے بالوں میں چلانے لگیں تو ساحر کی آنکھیں پھر سے مہیگ گئیں۔

"کیا ہو گیا ساتھ درد ہو رہا ہے کیا سر میں؟"

اسکے آنسو دیکھ کر بی جان نے شفقت سے پوچھا۔

"نہیں بی جان دل میں درد ہو رہا ہے ایسا درد جو جان لے لے گا میری۔۔۔"

ساحر کی بات پر بی جان بہت زیادہ پریشان ہو گئیں۔

"کیا ہو گیا ہے ساو بتا مجھے تو ٹھیک تو ہے نا؟"

بی جان نے اسکے سینے پر ہاتھ رکھتے ہوئے پریشانی سے پوچھا جبکہ ساحر نے نم آنکھوں کو میچتے ہوئے انکار میں سر ہلایا۔

نہیں بی جان کچھ بھی ٹھیک نہیں آج آپ کے ساتو نے سب کھو دیا جانتی ہیں کیا کیا؟
"آپ کے ساتو نے؟"

ساحر کے ہونٹوں پر ایک تلخ مسکان آئی۔

آپ کے ساتو نے اپنی جھوٹی انا اور غرور کے عوض اپنی عزت کو ہی بیچ دیا بی
"جان۔۔۔۔"

ساحر کی بات پر بی جان بہت زیادہ پریشان ہو چکی تھیں۔

"یہ کیا کہہ رہا ہے تو سا تو پوری بات بتاؤ مجھے۔۔۔"

غصہ بھی یاد کرتے پھر سے ساحر کی پلکیں بھیگ گئی تھیں۔ سحر جو بی جان کے لیے کھانا لے کر آرہی تھی انہیں کسی سے باتیں کرتا سن دروازے کے باہر ہی کھڑی ہو گئی۔

میں کیا بتاؤں آپ کو بی جان بس اتنا سمجھیں کہ یہ زندگی میرے لیے سزا بن چکی ہے۔
"آپ دعا کر دیں میرے لیے کہ یہ سزا ختم ہو جائے۔۔۔"

وہ آواز سن کر سحر کی روح تک کانپ اٹھی تھی۔ بھلا وہ کیسے بھولتی اس آواز کو وہ آواز ہی تو اسکا سب سے ڈراؤنا خواب بن چکی تھی۔

ہاتھ میں پکڑے برتن چھوٹ کر نیچے گرے تو سحر ہوش کی دنیا میں آئی اور گھبرا کر دروازے کو دیکھا جہاں سے اب باتوں کی آواز آنا بند ہو چکی تھی۔

یعنی وہ شخص یہاں بھی پہنچ چکا تھا وہ پھر سے سحر کو لے جائے گا اور اسے کسی اور کے سامنے پھینک دے گا۔ نہیں وہ پھر سے خود کو اسکا کھلونا نہیں بننے دے گی۔

سحر اسی سوچ کے ساتھ جلدی سے وہاں سے پلٹی اور روتے ہوئے وہاں سے بھاگ گئی۔ وہ اب ایک پل کے لیے بھی یہاں رکنے والی نہیں تھی اسے دور جانا تھا یہاں سے بہت دور۔

ساحر جو برتن گرنے کی آواز پر باہر آیا تھا وہاں کسی کو نہ پا کر حیران ہوا اور زمین پر پڑے برتن دیکھ کر بی جان کے پاس چلا گیا۔

کون تھا؟ "بی جان نے سوال کیا۔"

کوئی بھی نہیں بی جان بس برتن پڑے ہیں باہر شائد کوئی ملازم تھا۔۔۔ "ساحر نے" اندازہ لگایا۔

ہاں وہ سحر ہوگی ماشاء اللہ بہت اچھی نیچی ہے۔۔۔ "بی جان کی بات سن کر ساحر ٹھٹکا۔" "سحر؟"

"ہاں کیر ٹیکر ہے میری ہمدان لے کر آیا تھا میرے پاس اسے۔۔۔"

بی جان کی بات پر ساحر اضطراب میں آچکا تھا۔

پورا نام کیا ہے اسکا بی جان؟ "ساحر نے بے چینی سے پوچھا۔"

"سحر خان۔۔۔۔"

بس اتنا سننا تھا کہ ساحر وہاں سے اٹھ کر باہر آیا اور گھر کے چپے چپے کو پاگلوں کی طرح بھاگتے ہوئے دیکھنے لگا لیکن وہ وہاں ہوتی تو اسے ملتی نا۔۔۔ ایک بار پھر سے ہے وہ شخص کے قریب آکر بہت دور جا چکی تھی



شام کے سائے افق پر لہرا رہے تھے اور حسنہ کمرے میں قید کھڑکی سے آسمان کو دیکھ رہی تھی۔ وہ اندازہ لگا سکتی تھی کہ ایک پرندے کی زندگی کیسی ہوتی ہے جب وہ بس اپنے پنجرے میں قید باہر موجود فلک کو صرف دیکھ سکتا تھا کیونکہ یہ ظالم دنیا اس سے اسکے اڑنے کی صلاحیت چھین چکی تھی۔

"یعنی میرا وقت بھی آچکا ہے اب۔۔۔"

اتنا کہ کر حسنہ اپنی جگہ سے اٹھی اور وہ لال جوڑا مہتاب کے ہاتھ سے لے کر واش روم میں گھس گئی۔ مہتاب جسے یہ لگا تھا کہ وہ واہ ویلا کرے گی اس کی اتنے پرسکون انداز پر حیران ہو گئی۔

کچھ دیر بعد ہی حسنہ وہ لباس پہن کر باہر آئی اور خاموشی سے آئینے کے سامنے بیٹھ گئی۔

"لیں مردہ حاضر ہے تیار کر لیں آپ اسے۔۔۔"

حسنہ کہ انتہائی زیادہ سفاکی سے کہنے پر مہتاب کو بھی اس لڑکی پر رحم آیا لیکن وہ کیا کرتی اس کا مقدر یہی تھا۔

"مجھے بس ایک بات بتادیں کتنی قیمت لگائی ہے میری ماں نے میرے وجود کی۔۔۔؟"

حسنہ کے سوال پر مہتاب کا سر جھک گیا۔

"اتین کروڑ۔۔۔"

حسنہ کے ہونٹوں پر طنزیہ مسکان آئی۔

"امید کرتی ہوں اس قیمت سے اپنے لیے تھوڑا سکون خرید لیں گی۔"

مہتاب خاموشی سے حسنہ کو تیار کرنے لگی اور پھر خبر دینے کے لیے باہر چلی گئی۔ اس کے جاتے ہی حسنہ اپنی الماری کے پاس آئی اور الماری میں سے زہر بوتل نکالی۔ اس نے خود سے وعدہ کیا تھا کہ وہ اسے کبھی استعمال نہیں کرے گی لیکن آج وہ خوف سے وعدہ توڑنے والی تھی۔ حسنہ نے اسے اپنی مٹھی میں کسا اور پھر باہر آ گئی۔

"یہ رہی بابو ہمارے کھوٹے کی سب سے حسین بائی بلکل جیسی آپ نے مانگی تھی۔"

گلناز کی آواز پر حسنہ نے نگاہیں اٹھا کر وہاں موجود پینتالیس سالہ اس شخص کو دیکھا جو مسکراتے ہوئے پیسوں سے بھرا بیگ گلناز بائی کو دے رہا تھا۔

"آپ کے جا سکتے ہیں اسے آج رات کے لیے صبح اسے یہاں چھوڑ جائے گا۔"

اس آدمی نے ہاں میں سر ہلایا اور حسنہ کی جانب آیا جو خاموشی سے اسکے ساتھ چل دی لیکن پھر گلناز بائی کے پاس پہنچ کر رکی تھی۔

"مبارک ہو آپ کو گلناز بائی دعا کر لے گا کہ صبح یہاں میں نہیں میری لاش آئے۔۔۔"

اتنا کہہ کر حسنہ اسکے ساتھ جا چکی تھی اور مہتاب نے افسوس سے گلناز کو دیکھا جو پیسوں کو مسکراتے ہوئے دیکھ رہی تھی۔



ہمدان کا موبائل بچنے لگا تو اس نے سامنے موجود فائل سے دھیان ہٹا کر موبائل اپنے کان سے لگایا۔

"سر کام ہو گیا۔"

اپنے آدمی کی آواز سن کر ہمدان مسکرایا۔

"ٹھیک ہے تم اسی جگہ پر جاؤ میں کچھ دیر میں وہاں پہنچتا ہوں۔"

"اوکے سر۔۔۔"

اسکا آدمی اتنا کہہ کر اپنا فون بند کر چکا تھا۔ ہمدان اپنی چیزیں سمیٹنے لگا جب اسکا فون دوبارہ بجاتا تھا۔

"ہیلو۔۔"

انجان نمبر دیکھ کر وہ حیران ہوا۔

"ہمدان بھائی۔۔۔۔"

سحر کی روتی ہوئی آواز پر ہمدان کی حیرانی پریشانی میں بدل گئی۔

سحر کیا ہوا سب ٹھیک تو ہے نا تم رو کیوں رہی ہو؟" ہمدان نے پریشانی سے سوال کیا۔

ہمدان بھائی وہ۔۔۔۔۔ وہ برا شخص وہاں بھی آگیا وہ مجھے پھر سے لے جائے گا ہمدان"

"بھائی۔۔۔ وہ بہت برا ہے پلیز آپ مجھے اس سے بچالیں۔۔۔"

سحر کی بات پر ہمدان نے گہرا سانس لیا۔

"اس وقت تم کہاں ہو؟"

سحر کی بات پر ہمدان مزید پریشان ہوا۔ وہ ضرور کسی سے موبائل کے کراس سے بات کر رہی تھی۔

تم اپنے ارد گرد موجود کسی جگہ کا نام بتاؤ مجھے اور وہیں پر رہنا میں تھوڑی دیر میں "تمہارے پاس پہنچتا ہوں۔۔۔"

ہمدان کے ہدایت دینے پر سحر نے اسے وہاں موجود ایک ہوٹل کا نام بتایا تو ہمدان جگہ کا اندازہ لگاتا اپنی گاڑی کی جانب بڑھا۔ لیکن وہ یہ سوچ رہا تھا کہ جو لڑکی ساحر کو دیکھ کر اتنا ڈر چکی تھی اس پر کیا بیتے گی جب اسے یہ پتہ چلے گا کہ وہی ساحر اسکے جسم و جان کا مالک تھا۔



ہمدان سحر کے پاس پہنچا تو وہ سرک کے کنارے بس سٹاپ پر بیٹھے رو رہی تھی ۔

"سحر۔۔۔"

ہمدان کو دیکھتے ہی وہ مزید رونے لگی۔

ہمدان بھائی وہ بی جان کا پوتا وہ وہی برا آدمی ہے ہمدان بھائی آپ مجھے یہاں سے دور"
"لے جائیں ورنہ وہ پھر سے۔۔۔"

سحر اتنا کہہ کر پھوٹ پھوٹ کر رونے لگی تو ہمدان نے اس کے کندھے پر اپنا ہاتھ رکھا اور
اسے گاڑی میں لے آیا۔

"پوری بات بتاؤ سحر ہوا کیا تھا کیا اس نے تمہیں دیکھا؟"

سحر نے انکار میں سر ہلا کر اسے پوری بات بتا دی تو ہمدان گہرا سانس لے کر رہ گیا اس صورت حاک کو سنبھالنا ہمدان کے بس سے باہر تھا۔ بہت سوچ کر اس نے ایک فیصلہ کیا۔

"تمہارا شوہر مل گیا ہے مجھے۔۔۔"

سحر نے خوشگوار حیرت سے ہمدان کو دیکھا اور جلدی سے اپنے آنسو صاف کیے۔

"کہاں ہیں وہ مجھے پہچان لیں گے نا؟ آپ نے بتایا اس انہیں میرے بارے میں؟"

سحر نے ایک ہی سانس میں کئی سوال پوچھ کر ڈالے اپنے شوہر کا سن کر ہی وہ ایک انوکھا تحفظ محسوس کرنے لگی تھی۔

"ہاں وہ بھی تمہیں کی ڈھونڈ رہا تھا جب مجھے ملا کہو تو اس کے پاس لے جاؤں تمہیں؟"

سحر نے نم آنکھوں سے مسکراتے ہوئے فوراً ہاں میں سر ہلایا۔ ہمدان نے کار سٹارٹ کی اور اسے ساحر کے گھر کی جانب موڑ دیا۔

ہمدان بھائی وہ مجھے دیکھ کر خوش تو ہوں گے ناں؟" اس کی معصومیت پر ہمدان ہلکا سا مسکرایا۔

یقین کرو سحر تمہیں دیکھ کر اسے مکمل جہان مل جائے گا، جی اٹھے گا وہ پھر سے، تم پر "اپنی جان بھی وار دے گا۔"

لیکن یہ نہیں جانتا کہ تم اسے دیکھ کر کیا کر گزرو گی۔۔۔

چاہتے ہوئے بھی آخری بات ہمدان اسے نہیں کہہ پایا جب کہ اس کی باتیں سن کر ایک شرمیلی سی مسکان سحر کے ہونٹوں کا احاطہ کر چکی تھی۔

کچھ دیر بعد ہی ہمدان نے گاڑی ساحر کے گھر کے باہر روکی تو ہمدان کا فون بچنے لگا۔

"ہاں بول کیا ہوا؟"

ساحر کا نمبر دیکھتے ہی ہمدان نے فون کان سے لگا کر کہا۔

ہمدان میں اس وقت تیرے گھر میں ہوں مجھے بہت ضروری بات کرنی ہے تیرے سے "

"کہاں ہے تو؟

ساحر کی آواز سے ہی بے پناہ بے چینی چھلک رہی تھی۔

"میں اس وقت تیرے گھر میں ہوں وہیں آ جا بات کر لیں گے۔"

ہمدان نے اتنا کہہ کر فون بند کر دیا اور سحر کی جانب مڑا۔

"یہ رہا محترمہ آپ کا گھر چلیں کیونکہ آپکا شوہر بھی کچھ دیر میں یہیں ہو گا۔"

سحر نے ہاں میں سر ہلایا اور گاڑی سے باہر نکل کر حیرت سے اس گھر کو دیکھنے لگی جو بڑا ہونے کے ساتھ ساتھ بے انتہا شاندار تھا۔

ہمدان نے اسے لاؤنج میں لا کر ایک صوفے پر بٹھایا تو نوکر فوراً ان دونوں کی آؤ بھگت میں لگ گئے جبکہ سحر تو بس اپنی آنکھیں حیرت سے بڑی کیے اس خوبصورت محل نما گھر کو دیکھ رہی تھی۔

"سحر تم بیٹھو میں ایک کال کر کے آتا ہوں۔۔۔"

سحر نے اثبات میں سر ہلایا اور ہمدان کے وہاں سے جانے کے بعد اپنی جگہ سے اٹھ کر کھوئے ہوئے بچے کی مانند ہر چیز کو چھو کر دیکھنے لگی۔

"ہمدان۔۔۔"

اس شخص کی آواز پر خوبصورت گلدان کو چھوتے سحر کے ہاتھ وہیں رکے تھے اور وہ خوف کے باعث بری طرح سے کانپنے لگی۔

ساحر کی نظر اس لڑکی پر پڑی تو پہلے تو وہ حیران ہوا لیکن پھر اس کے مڑنے پر اسے لگا کہ وہ پتھر کا ہو چکا ہے۔

کیا ایسا ہو سکتا تھا کہ صحرا میں پیاسے مرتے انسان کو آخری سانسوں پر پانی کا کواں نصیب ہو جائے اگر ہاں تو اس وقت یہی حال ساحر کا تھا۔

"سحر۔۔۔"

ساحر نے بے یقینی سے کہا جیسے کہ وہ کوئی سراب ہوگی جو ایک ہی پل میں وہاں سے غائب ہو جائے گی لیکن وہ کوئی خواب یا سراب نہیں وہ سچ میں وہیں تھی اس کے سامنے، اس کے گھر میں۔

"!چھ۔۔۔۔چھوڑیں مجھے۔۔۔۔ہمدان بھائی۔۔۔۔"

سحر چلاتے ہوئے خود کو اس سے چھڑوانے لگی اور پھر ہمدان پر نظر پڑتے ہی وہ ساحر کو خود سے دور دھکیل کر ہمدان کے پاس آئی۔

"یہ--- یہ وہی ہے ہمدان بھائی مجھے لے جائیں یہاں سے بہت برا ہے یہ---"

سحر کا یوں کہنا اور اسکی آنکھوں میں موجود خوف ساحر کو جیتے جی مار چکا تھا لیکن یہ اسی کا
تو قصور تھا۔

"سحر میری بات تو سنو۔۔۔"

ساحر نے آگے بڑھنے کی کوشش کی تو سحر چیخ مار کر ہمدان کے پیچھے چھپ گئی۔

"ہمدان بھائی چلیں یہاں سے پلیز۔۔۔۔"

سحر اسکا ہاتھ تھام کر التجا کر رہی تھی جبکہ ہمدان بس ساحر کو دیکھ رہا تھا جیسے کہنا چاہ رہا ہو کہ سب تمہاری وجہ سے ہوا۔

"سحر میری بات سنو۔۔۔۔"

ہمدان نے اسکا بازو پکڑ کر اسے اپنے سامنے کیا تھا۔

سحر اتنا ہی کہہ پائی اسکی آنکھوں کے سامنے اندھیرا چھانے لگا اس سے پہلے کہ وہ بے ہوش ہو کر زمین پر گرتی ساحر آگے بڑھ کر اسے اپنی باہوں میں تھام چکا تھا۔



ہمدان نے ڈاکٹر کو فون کیا جو ابھی سحر کو چیک کر رہی تھی اور ساحر تو بس خاموشی سے سر جھکائے کھڑا تھا۔ ڈاکٹر کمرے سے باہر آئی تو ساحر بے چینی سے اس کی جانب بڑھا۔

پریشانی کی بات نہیں بس سٹریس کی وجہ سے بے ہوش ہو گئی تھیں میں نے دوائی "دے دی ہے کچھ ہی دیر میں ہوش آ جائے گا۔"

ڈاکٹر کی بات پر بے ساختہ طور پر ساحر نے آنکھیں بند کر کے خدا کا شکر ادا کیا۔ ہمدان ڈاکٹر کو چھوڑنے چلا گیا۔ ساحر کا دل کہہ رہا تھا کہ وہ اندر جائے اور جس کے لیے وہ اتنے عرصے سے بے چین تھا اسے دیکھ کر اپنے دل کو قرار پہنچالے لیکن اس میں اتنی ہمت ہی نہیں ہو رہی تھی۔

"ساحر۔۔۔"

ہمدان نے اس کے کندھے پر ہاتھ رکھا۔

"وہ مجھے معاف نہیں کرے گی ہمدان وہ مجھے کبھی بھی معاف نہیں کرے گی۔۔۔۔"

بہت سے آنسو ساحر کی آنکھوں سے ٹوٹ کر زمین بوس ہو گئے۔

"ساتویں ہمت تو مت ہار دیکھنا وہ تجھے ضرور معاف کر دے گی۔۔۔"

ساحر نے انکار میں سر ہلایا۔

تو نے اس کی آنکھیں نہیں دیکھی ہمدان مجھے اپنی شوہر کے روپ میں دیکھ کر وہ مکمل "طور پر ٹوٹ گئی تھی جیسے اپنی ہر امید کھو بیٹھی ہو۔۔۔"

ساحر کی آواز میں بہت زیادہ کرب، پچھتاوا اور بے بسی تھی۔ ہمدان نے اس کے کندھے پر اپنا ہاتھ رکھا۔ تبھی ہمدان کا فون بجنے لگا۔

مجھے جانا ہے ساحر ایک بہت ضروری کام ہے مجھے لیکن اگر تم کہتے ہو تو میں نہیں "جاتا۔۔۔"

"نہیں ہمدان تم جاؤ اسکی فکر مت کرو میں سنبھال لوں گا اسے۔"

ہمدان نے اثبات میں سر ہلایا اور وہاں سے چلا گیا اسکے جاتے ہی ساحر کمرے میں آیا اور سحر کے پاس بیڈ پر بیٹھ کر اسے دیکھنے لگا۔

قدرت کا کس قدر حسین تحفہ تھی یہ لڑکی اس کے لیے اور ساحر نے اسے ہی دنیا جہاں کا ہر دکھ دیا۔ کیا ہوتا اگر وہ خود کی حفاظت نہ کر پاتی تو خود کی آبروریزی پر اس معصوم نے جیتے جی ہی مر جانا تھا پھر شاید بعد میں وہ خود کو بھی مٹا دیتی۔

یہ سوچ ذہن میں آتے ہی ساحر بہت زیادہ بے چین ہوا تھا وہ محسوس کرنا چاہتا تھا کہ اس نے اسے نہیں کھویا وہ وہیں تھا با حفاظت اسکے پاس۔

ساحر اسکے ساتھ بیڈ پر نیم دراز ہوا اور نا جانے کتنی ہی دیر اسکی بند آنکھوں اور معصوم چہرے کو دیکھتا رہا تھا۔

اچانک سحر کی آنکھوں میں جنبش ہوئی اور اس نے اپنی آنکھیں کھولیں تو پہلی نگاہ ساحر پر پڑی۔

پہلے تو وہ اسے دیکھ کر بے تحاشہ ڈر گئی تھی پھر جیسے اسے سب یاد آیا تو خوف کی جگہ اب اسکی آنکھوں میں مایوسی اور آنسو تھے۔

"کیا آپ سچ میں میرے شوہر ساحر ہیں؟"

سحر کے سوال پر ساحر نے اثبات میں سر ہلایا۔ سحر کی آنکھیں مزید روانی سے بہنے لگیں۔

اماں جی نے کہا تھا کہ آپ بہت اچھے ہوں گے میرا بہت زیادہ خیال رکھیں گے بہت " زیادہ پیار کریں گے مجھے اور آپ نے تو۔۔۔۔۔

سحر نے روتے ہوئے اتنا کہا تو ساحر بے چین ہو کر اس پر جھکا اور اپنا چہرہ اسکے بالوں میں چھپایا تھا۔

سحر اچانک اسکی اس حرکت پر بے چین ہو گئی لیکن پھر اپنی گردن پر اسکے آنسو محسوس کر کے وہ ساکت ہوئی تھی۔

جانتا ہوں سحر کہ ساری زندگی بھی مداوا کرتے گزار دوں تو بھی میرا گناہ معافی کے قابل " نہیں ہو گا۔۔۔۔۔ میں تم سے معافی نہیں مانگوں گا سحر کیونکہ جانتا ہوں میں اسکے قابل نہیں لیکن بس ایک موقع چاہتا ہوں سحر تاکہ تمہاری جو خوشیاں تم سے چھینیں وہ تمہیں " لوٹا سکوں۔۔۔۔۔ وہ ساحر بن سکوں سحر جسکا تم نے خواب دیکھا۔

ساحر اسے اپنی محبت بھری پناہوں میں لیے سرگوشیاں کر رہا تھا۔ اپنی نم آنکھیں وہ سحر کی آنکھوں میں ڈالے اس سے حسین زندگی کے وعدے کر رہا تھا لیکن سحر اس پر کیسے یقین کر لیتی۔

"بولو سحر کیا دوگی تم مجھے وہ موقع۔۔۔؟"

ساحر نے بہت محبت سے اسکا گال اپنے ہاتھ میں تھام کر کہا لیکن سحر کو تو بس اپنا رونا اور گرگڑانا یاد آ رہا تھا۔ کتنا روئی تھی وہ بھیک مانگی تھی اس سے لیکن اس ظالم شخص کو رحم نہیں آیا تھا۔

"نہیں۔۔۔"

سحر کے انکار پر ساحر نے اپنی اس آنکھیں کرب سے موند لیں۔

"نہیں دینا آپ کو کوئی بھی موقع نہیں دینا۔"

سحر نے پھوٹ پھوٹ کر روتے ہوئے کہا اور اسکی پناہوں سے نکل کر وہاں سے چلی گئی
جبکہ ایک بار پھر سے ساحر کو اپنے پچھتاوے کی آگ میں جلتا چھوڑ گئی تھی۔



ہمدان اپنے فارم ہاؤس آیا جہاں اس نے اپنے آدمی خاور کو جانے کا کہا تھا۔ وہاں پہنچتے
ہی اسکی نظر خاور پر پڑی جو کافی پریشان نظر آ رہا تھا۔

"کیا ہوا خاور کہاں ہے وہ؟"

ہمدان نے اسکی پریشانی دیکھتے ہوئے سوال کیا۔

سر اوپر روم میں ہے وہ یہاں سے بھاگنا چاہا رہی تھی تو میں نے اس سے وہاں بند کر "دیا۔"

ہمدان نے ہاں میں سر ہلایا اور کمرے کی جانب بڑھنے لگا۔ اس نے دروازہ کھولا تو سامنے ہی وہ چھوٹی سی لڑکی سرخ لباس میں سچی ہوئی ایک گلدان ہاتھ میں تھامے کھڑی تھی۔

"دیکھو میرے پاس آئے تو سر پھاڑ دوں گی تمہارا۔۔۔"

اس کی بہادری کی چھوٹی سی کوشش پر ہمدان جی جان سے مسکرایا۔

"اچھا تم تو بہت بہادر ہو بھی چلو آ جاؤ پھاڑ ہی لو سر۔۔۔"

ہمدان نے کہتے ہوئے قدم شرارت سے آگے بڑھائے۔ حسنہ نے بغیر کچھ سوچے سمجھے وہ گلدان ہمدان پر پھینکا جس سے وہ بمشکل ہی بچا تھا۔

"ارے تم تو سچ میں مار ہی ڈالو۔۔۔"

ہمدان جو پھر سے شرارت سے کہہ رہا تھا اس کی آنکھوں میں آنسو دیکھ کر اپنی جگہ پر رک گیا۔

دیکھو لڑکی میں تمہیں یہاں کسی غلط ارادے سے نہیں لایا بلکہ تمہیں آزادی دلوانے کے لیے لایا ہوں۔۔۔"

"آزادی ---؟"

آزادی کا نام سن کر حسنہ نے حیرت سے اس شخص کو دیکھا۔

ہاں، اب تمہیں اس گھٹیا جگہ پر واپس نہیں جانا پڑے گا آج سے تم آزاد ہو جہاں "
"چاہے جا سکتی ہو۔۔۔۔"

ہمدان نے مسکرا کر کہا اور وہاں سے مڑ کر جانے لگا۔

"لیکن آپ ایسا کیوں کر رہے ہیں؟"

اس کے سوال پر ہمدان پلٹے بغیر مسکرایا۔

"تمہاری دوست سے کیا وعدہ پورا کیا ہے میں نے۔"

"میری دوست؟"

حسنہ کافی زیادہ حیران ہوئی۔

"ہاں سحر خان۔۔"

ہمدان کے بتانے پر حسنہ پریشان ہو چکی تھی۔

"وہ ٹھیک تو ہے نا؟"

ہاں بالکل ٹھیک ہے اور باحفاظت اپنے شوہر کے پاس ہے تم اس کی فکر مت کرو اور"
"خود کی بھی فکر مت کرو تم جہاں چاہے جا سکتی ہو میری طرف سے آزاد ہو تم۔۔۔"

حسن مہربان شخص کی بات پر حسہ نے خدا کا شکر ادا کیا لیکن پھر اسے وہاں سے جاتا
دیکھ بے چین ہوئی تھی۔

لیکن میں کہاں جاؤں؟ میں آزاد نہیں ہو سکتی وہ لوگ کہیں نہیں جانے دیں گے"
مجھے۔۔۔۔۔ مجھے ڈھونڈتے رہیں گے تب تک جب تک مجھے اس گند میں واپس نہیں لے
جاتے۔۔۔۔۔"

اس لڑکی کی بات پر ہمدان ٹھٹھک کر رکا تھا۔

"تو ٹھیک ہے تم یہیں رہ لو ویسے بھی میرا یہ گھر خالی ہی رہتا ہے۔"

ہمدان نے حل بتایا لیکن حسنہ کے ہونٹوں پر تلخ مسکراہٹ تھی۔

شاید آپ سمجھے نہیں سہیہ سب مقدر ہے میرا وہ مجھے کبھی نہیں چھوڑیں گے اس"
"لیے بہتر یہی ہے کہ میں مر ہی جاؤں۔۔۔۔۔"

اسکی بات پر ہمدان حیران ہوا اور اسکے ہاتھ میں ایک بوتل دیکھ کر وہ فوراً آگے بڑھا اور
اسکے ہاتھ سے وہ بوتل چھین لی جو کہ زہر کی تھی۔

"پاگل ہو گئی ہو کیا تم؟"

ہمدان نے اس بوتل کو زمین پر پھینکتے ہوئے غصے سے کہا تو وہ لڑکی سر جھکا کر رونے
لگی۔

میری زندگی کا یہی مقدر ہے سر اور اس مقدر کو اپنانے کی بجائے میں مرنا پسند کروں۔"

اگے۔۔۔۔

اس آنکھوں میں پختہ عزم دیکھ کر ہمدان حیران ہوا۔ وہ لڑکی چھوٹی ضرورت تھی لیکن یہ دنیا اسے عمر سے پہلے ہی بڑا کر چکی تھی۔ ہمدان جانتا تھا کہ اگر اسے یہ گھٹیا کام کرنا پڑا تو وہ خود کی جان لے لے گی لیکن وہ کیسے اسے محفوظ کر سکتا تھا۔

اچانک ایک خیال ہمدان کے ذہن میں آیا۔ ہاں وہ اسکی حفاظت کر سکتا تھا اسے ایسا تحفظ دے سکتا تھا جس کے بعد وہ لوگ تو کیا کوئی بھی اس کو ایک آنکھ اٹھا کر نہیں دیکھ سکتا تھا۔

"خاور---خاور---"

"جی سر۔۔۔"

اس کے پکارنے پر ہی خاور وہاں آیا تھا۔

خاور مولوی کا انتظام کرو اور گواہوں کا بھی ابھی اسی وقت میں اس لڑکی سے نکاح"
"کروں گا۔"

ہمدان نے حسنہ پر بھم گرایا تھا۔



حسنہ نے حیرت سے اس شخص کو دیکھا۔

کیا تمہارے پاس کوئی بہتر آپشن ہے اگر ہے تو مجھے بھی بتا دو اور رہی جاننے کی بات " ہے تو وہ تو میں بھی تمہیں نہیں جانتا لیکن اتنا ضرور چاہتا ہوں کہ تم تحفظ سے پر اعتماد " ہو کر زندگی گزارو باقی جیسے تمہاری مرضی ---

ہمدان اپنی بات کہہ کر کمرے سے باہر جانے لگا لیکن پھر اچانک سے مڑا۔

لیکن ایک بات یاد رکھنا کہ اگر تم نے خود کو مجھے سوچنے کا فیصلہ کیا تو اپنی آخری سانس "اتک تمہیں اس فیصلے پر قائم رہنا ہوگا کیوں کہ مجھ سے رہائی ناممکن ہے۔۔۔"

اتنا کہ کر حمدان باہر چلا گیا اور حسنہ اپنے ہاتھ مسلتے ہوئے سوچنے لگی کہ وہ کیا کرے۔ ہاں وہ شخص صحیح تو کہہ رہا تھا اس کے پاس اور کوئی راستہ نہیں تھا لیکن وہ ایک انجان شخص پر بھروسہ کیسے کر لیتی۔۔۔

یا اللہ میری مدد کرنا بس تو ہی میرا حامی و ناصر ہے میرے فیصلے کو میرے حق میں بہتر"

-----"بھانا"

اس دعا کے ساتھ حسنہ نے خود کو اس شخص کی عزت بنانے کا فیصلہ کیا اور کمرے سے باہر آئی جہاں مولوی اور گواہ پہلے سے ہی موجود تھے۔

"میں تیار ہوں نکاح کے لیے۔"

"آپ نکاح شروع کریں مولوی صاحب۔۔۔"

سحر کے کمرے سے باہر جاتے ہی ساحر اسکے پیچھے آیا۔ اس نے سحر کو دوسرے کمرے میں دیوار کے ساتھ لگ کر روتے ہوئے پایا تھا۔

ساحر اسکے پاس آکر گھٹنوں کے بل بیٹھا تو سحر سہم کر اس سے دور ہوئی لیکن سحر کی اگلی حرکت پر اسکی آنکھیں حیرت سے پھیل چکی تھیں نساہر نے کیپکپاتا ہاتھ اسکے پاؤں پر رکھا تھا۔

"معاف کر دو سحر بس ایک بار مجھے معاف کر دو خدا کے لیے----"

سحر حیرت سے اس ٹوٹے بکھرے شخص کو دیکھ رہی تھی جس میں اب پہلے جیسا تکبر کہیں نہیں تھا بلکہ اس کی حالت بہت قابل رحم ہو چکی تھی۔

"میں کتنا روئی تھی کتنا گرگڑائی تھی لیکن آپ نے----"

سحر اتنا کہہ کر پھوٹ پھوٹ کر روئی تھی اور ساحر کا سر ابھی بھی جھکا ہوا تھا۔

اگر آج میں آپ کی بیوی نہیں ہوتی کسی اور کی بیوی ہوتی تو کیا آپ یونہی مجھ سے "معافی مانگتے؟"

سحر نے اس کو جھکا ہوا سر دیکھ کر اس سے سوال کیا۔ ساحر کچھ دیر کے لئے خاموش رہا پھر آہستہ سے بولا۔

ہاں سحر اگر تم میری نہیں ہوتی تب بھی یونہی معافی مانگتا میں تب تک مانگتا جب تک "تو مجھے معاف نہیں کرتی۔۔۔"

سحر کو اس جواب کی توقع نہیں تھی اسی لئے اس کے چہرے پر سچائی تلاش کرنے لگی اور وہ سچائی ملنے پر اس نے اس کا ہاتھ اپنے پاؤں سے ہٹایا۔

"میں نے آپ کو معاف کیا۔۔۔"

سحر کی بات پر ساحر نے خم آنکھوں سے اسے دیکھا اور اپنا ماتھا اسکے ماتھے سے ٹکا دیا۔

لیکن میں وہ سب چاہ کر بھی نہیں بھول پاؤں گی۔۔۔۔ میں کبھی بھی آپ سے ویسی "محبت نہیں کر پاؤں گی جیسی میں آپ کو دیکھنے سے پہلے کرتی تھی۔"

اسکی معصومیت پر ساحر خم آنکھوں سے مسکرایا۔ ہاں وہ لڑکی سچ میں اس کے لیے خدا کا تحفہ تھی۔

میں بھی تم سے وعدہ کرتا ہوں سحر کہ تمہیں اتنی محبت دوں گا کہ تم مجھے مجھ سے بھی "زیادہ چاہنے لگو گی۔۔۔۔"

ساحر نے اپنے ہونٹوں اسکی خم آنکھوں پر رکھے تو سحر نے آنکھیں بند کر لیں۔

"کیونکہ یہ سحر صرف ساحر کا ہے۔۔۔"

ساحر نے محبت سے کہا اور اسکے ماتھے پر اپنی محبت کی مہر ثبت کر وہاں سے چلا گیا۔



ہمدان کمرے میں آیا تو حسنہ بیڈ پر بیٹھی اپنے ہاتھ مسل رہی تھی۔ اسے اس قدر بے چین دیکھ کر ہمدان شمرات سے مسکرایا اور اسکے قریب آیا۔

"تم جاگ رہی ہو ابھی تک؟"

ہمدان کے سوال پر حسنہ اچھل کر کھڑی ہوئی تھی۔

"جج۔۔۔ جی وہ میں آپ۔۔۔"

وہ اس قدر بوکھلا چکی تھی کہ اسے سمجھ ہی نہیں آ رہا تھا کہ کیا کہے۔ پھر گہرا سانس لے کر اس نے خود پر قابو کیا۔

"میں آپ کا انتظار کر رہی تھی۔۔۔"

"انتظار کرنے کی کوئی خاص وجہ؟"

ہمدان نے شرارت سے پوچھا نہ جانے کیوں اس کا دل اس چھوٹی سی لڑکی کو پریشان کرنے کو کر رہا تھا۔ جواب میں حسنہ نے بس اپنا سر جھکا لیا۔

"تم سو جاؤ آرام سے کل تمہیں تمہارے اصلی گھر لے جاؤں گا۔"

ہمدان اتنا کہہ کر صوفے کی جانب چل دیا تو حسنہ نے اسے حیرت سے دیکھا۔ کیا جو خدشات اس شخص کے برے میں وہ اپنے دل میں ڈالے بیٹھی تھی وہ غلط تھے۔ اس نے حسنہ سے شادی اسکے وجود کے لیے نہیں کی تھی۔

حسنہ بہت زیادہ الجھ چکی تھی لیکن پھر چپ چاپ بستر پر لیٹ کر ہمدان کو دیکھنے لگی جو اب لیپ ٹاپ پر کوئی کام کر رہا تھا۔

وہ بہت زیادہ خوبصورت آدمی تھا جو جس لڑکی کو چاہتا حاصل کر لیتا نہ جانے کیوں کسی اور لڑکی کا سوچ کر حسنہ کے چہرے پر ناگواری آئی۔ وہ اب سامنے بیٹھے شخص کو خود کی ملکیت سمجھ چکی تھی۔

"کیا ہوا نیند نہیں آرہی تو بیڈ پر آکر لوری سناؤں تمہیں؟"

ہمدان کے سوال پر حسنہ نے بوکھلا کر اپنی آنکھیں بند کر لیں۔ اسکی اس حرکت پر ہمدان کا جاندار قفقہ کمرے میں گونجا۔



سلیمان صاحب پریشانی سے اپنا ماتھا سہلا رہے تھے۔ کل ساحر نے جو کچھ بھی انہیں کہا تھا اس کے باعث نہ تو وہ ساری رات سو سکے تھے اور نہ ہی انہیں ایک پل کا سکون نصیب ہوا تھا۔

"کیا ہوا سلیمان آپ ٹھیک تو ہیں نا؟"

تانیہ بیگم نے انکے کندھے پر ہاتھ رکھ کر پوچھا۔

نہیں تانی ٹھیک نہیں ہوں ساحر کو اسکے نکاح کا علم ہو چکا ہے بہت بدگمان ہو گیا۔"

"ہے وہ مجھ سے --"

تانیہ بیگم کے چہرے پر ناگواری کے آثار نمودار ہوئے۔

تو۔۔ کیا ہو گیا ہے؟ وہ پہلے کونسا آپ کے ہاتھ میں تھا پہلے بھی تو اپنی ہی مرضیاں کرتا۔
"تمہا اب مکمل آزاد ہو گیا تو کیا فرق پڑتا ہے۔۔۔"

"شٹ اپ تانی بیٹا ہے وہ میرا اور میں چاہتا ہوں کہ وہ۔۔۔"

"آپ چاہتے ہیں کہ وہ آپ کی طرح کال لپچی اور خود غرض بنے یہی نا۔۔۔؟"

تانیہ بیگم میں ہم کی بات کاٹتے ہوئے طنز کیا تو سلیمان صاحب حیرت سے انہیں دیکھنے لگے۔

"کہنا کیا چاہتی ہو؟"

اتنا معصوم کیوں بن رہے ہیں سلیمان شاید آپ بھول چکے ہیں کہ مہر اور اسکے بھائی "اکی موت کیسے ہوئی تھی۔"

"!!!....تانیہ خاموش ہو جاؤ ورنہ"

مہر کے ذکر پر ہی سلیمان صاحب آپ سے باہر ہوئے تھے۔

آپ ساحر کی بے رخی کا رونہ رو رہے ہیں تب کیا ہو گا جب اسے یہ پتہ چلے گا کہ "سلیمان خان صاحب ایک غریب انسان تھے جنہوں نے یہ بزنس اپنی بیوی کا زیور اور "اسکے بھائی کا گھر بیچ کر شروع کیا وہ امیر ہونے پر ان کو ہی حقیر سمجھنے لگے۔۔۔۔"

تانیہ نے انہیں آئینہ دیکھانا شروع کیا تو سلیمان صاحب کے چہرے کا رنگ زرد پڑ گیا۔

اس چھوٹے سے بزنس کو بڑا کرنے کے لیے مجھے اپنے پیار کے جال میں پھسایا تاکہ "میرے باپ کی دولت سے اپنا فائدہ حاصل کر سکیں۔۔۔"

"!!! تانیہ بس۔۔۔۔"

سلیمان صاحب چلائے لیکن تانیہ بیگم کو خاموش کروانا کہاں آسان تھا۔

مہر سے دوسری شادی کی اجازت مانگنے پر مہر نے آپ کے سامنے ساحر کے نکاح کی "شرط رکھی تھی جسے آپ نے قبول کیا یاد ہے نا۔۔۔"

سلیمان صاحب اب اپنا سر شرمندگی سے جھکا چکے تھے۔

اور تو اور جب آپ نکاح کر کے واپس آئے تو میرے بابا نے شادی کی شرط مہر کی "طلاق رکھی تھی جو آپ نے مہر کے بھائی کو بلا کر اسکے سامنے دی۔۔۔۔"

سلیمان صاحب کی حالت قابل رحم ہو چکی تھی لیکن تانیہ بیگم کو کہاں چین آنا تھا۔

کتنا روئی تھی مہر اسکا بھائی تو آپکے پیروں میں بھی گرا تھا لیکن آپ نے مہر کو طلاق "دینے کے بعد گھر سے نکال دیا اور اسی صدمے سے راستے میں انکا ایکسیڈیٹ ہو گیا۔۔۔۔"

تانیہ بیگم سلیمان صاحب کی حالت سے باقاعدہ مزہ لیتے ہوئے کہنے لگیں۔

دیکھا جائے تو ایک طرح سے آپ ہی انکی موت کے ذمہ دار تھے سلیمان صاحب اور"

بات یہیں ختم نہیں ہوئی کتنی چالاکی سے آپ نے ساحر کے ذہن میں اسکے ماموں کے

"لپے زہر گھولا تھا یہ کہہ کر کہ وہ زبردستی اسکی ماں کو یہاں سے لے کر گئے۔۔۔۔۔"

التانيه بس----

سلیمان صاحب نے بے بسی کی انتہا پر آتے ہوئے کہا چند ہی لمحوں میں تانیہ بیگم انہیں آئے دیکھا چکی تھیں۔

"نہیں ساحر میری بات سنو بیٹا یہ۔۔۔"

سلیمان صاحب نے اس کے قریب ہو کر اسے سمجھانا چاہا لیکن ساحر کا اٹھا ہوا ہاتھ دیکھ کر خاموش ہو گئے۔

اس قدر جھوٹ اور فریب کس لیے صرف اس دولت کے لیے۔۔۔۔۔ مجھ سے میری ماں "چھین لی آپ نے اس دولت کے غرور میں۔۔۔ میری ماں سے اسکی خوشیاں اسکی زندگی "چھین لی۔۔۔"

ساحر مٹھیاں بھیختے کہہ رہا تھا جبکہ اسکی آواز سن کر بی جان بھی وہاں آ چکی تھیں۔

ساحر نے انکے مقابل کھڑے ہو کر وہ سوال کیا جس کا سلیمان صاحب کے پاس کوئی جواب نہیں تھا۔

"ساھو کیا ہوا ہے بیٹا کیسے بات کر رہے ہو اپنے بابا سے؟"

بابا۔۔۔؟ ہوں کاش ایسا باپ ہونے کی بجائے میں یتیم پیدا ہوا ہوتا بی جان تو وہ وحشی"

"نہ بنتا جو انہوں نے مجھے بنایا۔۔۔۔"

ساحر کی لال آنکھوں میں بہت غصہ اور کرب تھا۔

ساحر نے اتنا کہا اور بی جان کے پاس آیا۔

میں آپ کو لینے آیا ہوں بی جان آپ نے وعدہ کیا تھا کہ میری شادی کے بعد میرے "گھر رہیں گی۔۔۔ اب چلیں آپ کی بہو انتظار کر رہی ہے آپکا؟

ساحر کے بات پر بی جان کی آنکھیں حیرت سے بڑی ہوئی تھیں۔

"بہو؟ سا تو یہ کیا کہہ رہے ہو تم؟"

بی جان نے حیرت سے پوچھا۔

چلیں بی جان میں آپ کو راستے میں سب بتا دوں گا لیکن ایک لمحہ یہاں رکنا پسند نہیں"

"کروں گا۔"

ساحر نے سلیمان صاحب کو گھورتے ہوئے کہا جو ابھی تک اپنا سر جھکائے کھڑے تھے۔ پھر اس نے بھی جان کا ہاتھ تھاما اور انہیں وہاں سے لے کر چلا گیا۔ لیکن سلیمان صاحب اپنی ماں اور بیٹے کو روکنے کی ہمت نہیں کر پائے تھے۔



سحر کی آنکھ گھر میں آنے والی آوازوں پر کھلی تھی۔ رات ساحر کے جانے کے بعد وہ اسی کمرے میں سو گئی تھی۔ پہلے تو وہ ان آوازوں کو نظر انداز کر کے لیٹی رہی لیکن پھر ایک جان پہچانی شفیق سی آواز پر وہ اپنا دوپٹہ اوڑھتے کمرے سے باہر آئی اور حیرت سے بی جان کو دیکھنے لگی جو ساحر کے ساتھ گھر میں داخل ہو رہی تھیں۔

"بی جان۔۔۔"

سحر انکو دیکھتے ہی بھاگ کر انکے گلے لگی تھی۔ بے ساختہ اسکی پلکیں نم ہو چکی تھیں اور بی جان بھی حیرت سے ساحر کو دیکھ رہی تھیں۔

"یہ ہے آپکی بہو بی جان وہ بہو جسے میری ممانے میرے لیے چنا تھا۔"

ساحر کی بات پر بی جان کی پلکیں نم ہوئیں راستے میں ساحر انہیں اپنے بچپن میں ہوئے نکاح کے بارے میں سب کچھ بتا چکا تھا۔ لیکن انہوں نے یہ نہیں سوچا تھا کہ انکے ساحر کے نصیب میں اتنا انمول ہیرا لکھا ہوا تھا۔

"سحر میری جان تم سوچ بھی نہیں سکتی کس قدر خوشی ہوئی ہے مجھے یہ جان کر۔۔۔۔"

بی جان نے اسکا چہرہ اپنے سینے سے نکال کر چوما تو سحر نے ساحر کی طرف دیکھا جو ان دونوں کو مسکرا کر دیکھ رہا تھا۔

"بی جان اب آپ میرے پاس ہی رہیں گی نا؟"

سحر کے بہت امید سے پوچھنے پر بی جان نے ہاں میں سر ہلایا۔ تو سحر نم آنکھوں سے مسکرا کر انکے گلے سے لگ گئی۔

"مجھے شکریہ نہیں کہو گی انہیں میں ہی لایا ہوں۔۔۔"

سحر نے ایک نگاہ ساحر کو دیکھا پھر آہستہ سے شکریہ کہہ کر بی جان کو اپنے ساتھ لے گئی جبکہ ساحر اب مسکراتے ہوئے اسکے چہرے کی خوشی دیکھ رہا تھا جو بی جان کی وجہ سے وہاں پر تھی۔

حسنہ جلدی سے اٹھ کھڑکی ہوئی تھی۔

"میرے خیال سے تمہیں تیار ہو جانا چاہیے اب ہمیں چلنا ہے؟"

"اکہاں؟"

حسنہ نے جلدی سے پوچھا۔

"اپنے گھر اور کہاں بے چین ہوں میں تمہیں ہمارا گھر دیکھانے کو۔۔۔۔"

ہمدان مسکرا کر کہتے ہوئے واش روم میں گھس گیا لیکن حسن اکیسویں ابھی بھی ہمارے گھر پر ٹکی ہوئی تھی۔

کیا یہ حقیقت تھی کہ جس کا نصیب در بدر کی ٹھوکریں کھانا تھا آج وہ ایک گھر میں جانے والی تھی جسے وہ اپنا کہہ سکتی۔

"ہمدان بابو۔۔۔ ہمدان بابو باہر آؤ۔۔۔"

اپنی ماں کی آواز سن کر حسنہ نے گھبرا کر ہمدان کو دیکھا جو ابھی واش روم سے باہر آیا تھا۔ ہمدان باہر گیا تو حسنہ بھی اس کے پیچھے آئی لیکن لاونج میں اپنی ماں کے ساتھ پولیس کو دیکھ کر وہ گھبرائی تھی۔

گرفتار کر لیں اس شخص کو انسپکٹر صاحب جس نے میری نابالغ بیٹی سے نکاح کیا۔"

"تو ہمیں آپ کو اریسٹ کرنا ہو گا۔۔۔"

انسپکٹر نے صاف سیدھی طرح کہا۔

ٹھیک ہے کر لیں لیکن کیا کو گا اس سے زیادہ سے زیادہ جیل جاؤں گا وکیل کو کال " کروں گا اور دو گھنٹوں میں بیل پر چھوٹ جاؤں گا لیکن اگر کچھ لوگ یہ سوچ رہے ہیں نا کہ پولیس کو بلانے سے یہ رشتہ ختم ہو گا تو یہ بس انکا خواب ہے۔ اس رشتے کا تو اللہ محافظ ہے ہم میں سے ایک کی سانسیں رکنے پر ہی ختم ہو گا۔

ہمدان گلناز بائی کو دیکھتے ہوئے شدت سے کہہ رہا تھا۔

"انسپکٹر تم اسکی باتیں مت سنو اور کاو میری بیٹی کو میرے پاس۔۔۔"

گلناز غصے سے چلائی لیکن حسنہ نے آگے ہو کر ہمدان کا ہاتھ پکڑا تھا۔

کسی نے کوئی زبردستی نہیں کی میرے ساتھ اپنی مرضی سے کیا ہے میں نے یہ "نکاح۔۔۔"

حسنہ نے گھبراتے ہوئے کہا وہ اب کسی کی امانت ہو کر اس گند میں واپس نہیں جانا چاہتی تھی۔

نہیں کر سکتی تم میری مرضی کے بغیر نکاح بالغ نہیں ہو جو اپنی مرضیاں کرتی پھرو"
"سمجھی ابھی کے ابھی واپس چلو گی تم میرے ساتھ۔۔۔"

گلناز نے آگے ہو کر حسنہ کا ہاتھ پکڑنا چاہا لیکن ہمدان اسکی ڈھال بن کر آگے ہوا تھا۔

ہمدان نے دانت کچکیچا کر کہا اور انسپکٹر کی جانب مڑا۔

نا بالغ لڑکی کا نکاح نہیں ہو سکتا قانون ہے یہ لیکن کیا اسے بیچا جا سکتا ہے اس پر کوئی "قانون نہیں؟"

ہمدان کے سوال پر گلناز بائی کا سانس انکے سینے میں اٹک چکا تھا۔

"کہنا کیا چاہتے ہیں آپ؟"

انسپکٹر نے حیرت سے پوچھا۔

"کننا کیا ہے میں آپ کو دیکھا دیتا ہوں۔"

اتنا کہہ کر ہمدان نے اپنی جیب سے موبائل نکالا اور اس پر ایک وڈیو چلا کر انسپکٹر کے سامنے کیا جہاں گلناز بائی ہمدان کے بھیجے گئے آدمی سے حسنہ کا سودا کر رہی تھیں اور اسکی قیمت وصول کر رہی تھیں۔

"میرا نہیں خیال اب مزید مجھے کچھ کہنے کی ضرورت ہے آپ بہتر جب سکتے ہیں۔۔۔"

ہمدان نے انسپکٹر کو کہا جو اب گلناز بائی جو گھور رہا تھا۔

میں نہیں چاہتا کہ ان پر کوئی کیس کروں کیونکہ اپنی بیوی کو میں عدالت کا چہرہ بھی " نہیں دیکھانا چاہتا وہ ایک عزت دار بیوی ہے۔ بس اتنا کہوں گا کہ یہ لڑکی اب بیوی ہے

"رو کیوں رہی ہو؟"

کیونکہ آج مجھے یقین ہو گیا ہے کہ اللہ ہماری التجا کبھی نہیں ٹھکراتے بلکہ مناسب وقت "آنے پر اسے قبول کرتے ہیں۔"

حسنہ اپنے آنسو پونچھ کر بولی اور مسکرا کر کمرے میں چلی گئی۔ ہمدان بھی مسکراتے ہوئے اس کے پیچھے چل دیا تھا۔



سحر نے سارا دن بی جان کے ساتھ گزارا تھا کبھی ان کو اپنی باتیں سناتی اور کبھی انکی خدمت میں لگ جاتی نہ جانے کیوں بی جان کے آنے پر سحر کو لگنے لگا تھا کہ وہ تنہا نہیں۔

"چلو سحر اب بہت رات ہو گئی ہے اب اپنے کمرے میں جاؤ تم۔۔۔"

بی جان کی بات ہر سحر سر جھکا کر بے چینی سے اپنے ہاتھ مسلنے لگی۔

"نن۔۔۔ نہیں بی جان آپ کو اکیلا کیسے چھوڑوں میں آپ کے پاس ہی سوؤں گی۔۔۔"

بی جان نے اسے ہلکا سا گھورا۔

بلکل نہیں مجھے عادت ہے اکیلے سونے کی اور میں نہیں چاہتی کہ تم ساحر سے دور رہو۔
تمہیں اس کے ساتھ وقت گزارنا چاہیے میرا بچہ اور تم مجھ سے چپکی ہوئی ہو چلو اب اپنے
"کمرے میں جاؤ۔۔۔"

"لیکن بی جان۔۔۔"

"جاؤ سحر۔۔۔"

ساحر کے سوال پر وہ بری طرح سے بوکھلائی تھی اور اسکی بوکھلاہٹ دیکھ کر ساحر مسکرائے بغیر نہیں رہ سکا۔

یہ تمہارا کمرہ ہی ہے سحر تم یہاں جیسے چاہے رہ سکتی ہو اگر تمہیں مجھ سے پریشانی ہو"

"رہی ہے تو باہر چلا جاتا ہوں میں۔۔۔"

ساحر کی بات ہر سحر نے بس ہلکے سے انکار میں سر ہلایا۔

نہیں میں نہیں چاہتی کہ بی جان آپکو باہر دیکھیں اور کچھ غلط سمجھیں آپ یہیں سو"

"جائیں۔"

سحر نے نرمی سے کہا اور آکر صوفے پر لیٹ گئی۔

"سحر سونا ہے تو بیڈ پر سو صوفے پر میں سو جاؤں گا۔"

نہیں آپکو چوٹ لگی ہے میں نہیں چاہتی کہ آپکو درد ہو آپ آرام سے سو جائیں میں "ٹھیک ہوں یہاں۔"

سحر نے ایک تکیہ سر کے نیچے رکھا اور خود ہر چادر لیتے ہوئے کہا۔ جبکہ ساحر بس خاموشی سے اسکے معصوم چہرے کو دیکھتا جا رہا تھا۔

"وہ --- وہ میں نے آپ کو شکریہ کہنا تھا بی جان کو یہاں لانے کے لیے۔"

سحر نے آہستہ سے کہا۔

"اچھی بیویاں شوہر کو شکریہ نہیں کہتیں بلکہ میاں کی بات سے خوش ہو کر وہ ---"

ساحر نے شہرات سے بات ادھوری چھوڑ دی۔

"؟"

سحر نے اسے گہری نگاہوں سے دیکھتے ہوئے پوچھا۔ ساحر مسکرائے بغیر نہ رہ سکا۔

"رہنے دو سحر پھر کبھی بتاؤں گا ابھی بتایا تھا خفا ہو جاؤ گی مزید مجھ سے۔۔۔"

ساحر نے شہرات سے کہا اور سحر اسکی بات نہ سمجھتے ہوئے اسے نظر انداز کرتی سونے کی کوشش کرنے لگی۔ جب ساحر کو یقین ہو گیا کہ وہ سو چکی ہے تو ساحر اسکے پاس آیا اور بہت دیر اسے دیکھتا اپنے دل کو اطمینان پزیر کرتا رہا تھا۔

"کیا ہوا کچھ پسند نہیں آیا کیا تمہیں جو یہاں کھڑی ہو؟"

ہمدان کی آواز پر حسنہ چونک کر اچھل پڑی اور مڑ کر اسے دیکھا جو ٹراؤزر شرٹ میں ملبوس کافی خوب رو لگ رہا تھا۔

"وہ --- میں وہ آپکا انتظار کر رہی تھی ---"

حسنہ نے ہاتھ مسلتے ہوئے کہا تو حمدان مسکرا کر اس کے قریب آیا اور اس کے ہاتھ اپنے ہاتھوں میں تھام لیے۔

جانتا ہوں کہ تم ہمارے رشتے کو لے کر گھبرائی ہو لیکن فکر مت کرو حسنہ اب میں تم پر اس رشتے کا کوئی دباؤ نہیں ڈالنے والا۔ ایک تو تم بہت چھوٹی ہو اور دوسرا میں بھی "یہی چاہتا ہوں کہ پہلے ہم دونوں ایک دوسرے کو اچھی طرح سے سمجھ لیں۔"

حسنہ نے حیرت سے اس آدمی کو دیکھا جو اختیارات ہوتے ہوئے بھی اسے اپنے حقوق سے آزادی دے رہا تھا۔

میں یہی چاہوں گا کہ تم کسی بھی پریشانی سے آزاد ہو کر زندگی گزارو جو دل میں آئے کرو۔
"جب تک تم تھوڑی بڑی نہیں ہو جاتی لیکن بس خود کو میری امانت سمجھ کر۔"

ہمدان نے شرارت سے اس کی ناک دبا کر کہا تو حسنہ بے ساختہ طور پر مسکرا دی۔

"پھر کیا آپ میرا کالج میں ایڈمیشن کروائیں گے؟"

تم بس یہ بتاؤ کہ تم کون سے کالج میں پڑھنا چاہو گی ہم کل ہی وہاں جا کر تمہارا ایڈمیشن
"کروا دیتے ہیں۔۔۔"

"آپ بہت زیادہ اچھے انسان ہیں میں نہیں جانتی کہ آپ کا قرض کیسے اتاروں گی۔"

اس کی بات پر ہمدان بس ہلکا سا مسکرایا۔

بس اتنا کرو کہ اسے قرض نہیں میرا فرض اور اپنا حق سمجھو۔ باقی تمہیں کسی سے بھی "ڈرنے کی ضرورت نہیں ہے کوئی میری بیوی کی جانب آنکھ اٹھا کر بھی نہیں دیکھے گا۔"

ہمدان نے اسکا گال تھپتھپا کر کہا اور بیڈ پر بیٹھ کر اپنا لیپ ٹاپ کھول لیا۔ حسنہ بھی اسکے پاس بیٹھی تھی۔

خود ہی ہمت ہر کے وہاں سے آزاد ہو گئیں۔۔۔ ض بنتے ہوئے نہ دیکھنا وہ چاہے کیسی
"بھی اور کچھ نہ سہی تو اسے انسان ہی سمجھ لینا۔۔۔"

"یہ تو تمہیں کل ہی پتہ چلے گا بیگم ابھی بس آپ آرام سے سو جائیں۔"

ہمدان نے اسکا گال تھپتھپا کر کہا اور پھر سے اپنے کام میں مصروف ہو گیا جبکہ سنہ اپنی آنے والی زندگی کے متعلق سوچتے ہوئے مسکرا رہی تھی۔



سلیمان صاحب اندھیرے کمرے میں خاموشی سے بیٹھے اپنی زندگی کے بارے میں سوچ رہے تھے۔

کبھی وہ وقت تھا کہ سلیمان خان ایک غریب انسان تھا جسے کوئی بھی نہیں جانتا تھا اور آج وہی سلیمان خان ایسی طاقت بن چکا تھا جسے پوری دنیا جانتی تھی۔ اتنی دولت اس نے حاصل کی تھی کہ دنیا اس کی قسمت پر رشک کرتی تھی۔

لیکن اس سب فائدہ کیا ہوا سب ہوتے ہوئے بھی آج اس کے ہاتھ میں کچھ نہ تھا۔
اپنی جان سے زیادہ چاہنے والی بیوی کو اس دولت کی ہوس میں وہ کھو چکا تھا اور بیٹا اس
سے اس قدر نفرت کرنے لگا تھا کہ اس کی شکل دیکھنا بھی گوارا نہ کرتا۔

آج مغرور سلیمان خان کو اپنا آپ بہت زیادہ حقیر لگ رہا تھا۔ اسے مہر کا رونا گڑ گڑانا یاد آ رہا
تھا لیکن تب اس کی آنکھوں پر بندھی غرور کی پٹی آج اتر چکی تھی۔

"معاف کر دینا مہر ہو سکے تو مجھے معاف کر دینا۔۔۔"

سلیمان خان نے پھوٹ پھوٹ کر روتے ہوئے کہا تبھی اچانک ایک دردانکے دل میں
اٹھا تھا۔ وہ مغرور شخص تنہائی میں ہی تڑپنے لگنا لیکن اسے دیکھنے والا کوئی نہ تھا۔ وہ اس
دولت کو پانے کی چاہ میں اپنا سب کچھ لٹا کر تنہا ہی اس دنیا سے جا چکا تھا۔



سحر گھبراتے ہوئے کمرے میں داخل ہوئی تو سب سے پہلے اس کی نگاہ ساحر پر پڑی اپنا
چہرہ ہاتھوں میں چھپائے رو رہا تھا۔ صبح ہی تو ان کو خبر ملی تھی کی سلیمان صاحب کل
رات ہارٹ اٹیک کی وجہ سے اس دنیا سے چلے گئے تھے۔

کل شام کو ہیں وہ سب ان کی تدفین کر کے سلیمان والا واپس لوٹے تھے۔ سحر کو سمجھ نہیں آ رہا تھا کہ کس طرح وہ ساحر کا سامنا کرے، اسے کیسے دلاسا دے۔

بہت ہمت کر کے وہ آگے بڑھیں اور اپنا ہاتھ ساحر کے کندھے پر رکھا۔

"اسس۔۔۔۔۔ساحر۔۔۔۔۔"

اس کو پکارتے ہوئے سحر کی اپنی آواز بھی نم ہو گئی تھی۔ اچانک ہی ساحر نے اس کا ہاتھ پکڑ کر اپنی طرف کھینچا اور اسے اپنی باہوں کے حصار میں لے لیا۔

اس کی حرکت پر پہلے تو سحر گھبرا گئی لیکن پھر اپنی گردن پر آنسو محسوس کر کے وہ ساکت ہو گئی تھی۔

میں ناراض تھا ان سے سحر بہت ناراض اور دیکھو اپنی بد تمیزیوں کی معافی مانگنے کا موقع " بھی نہیں دیا انہوں نے۔۔۔۔

ساحر کی نم آواز پر سحر کی اپنی آنکھیں مزید روانی سے بہنے لگیں۔

ہو جیسے بھی تھے سحر میرے بابا تھے میں ان کو یہ بھی نہیں بتا پایا کہ وہ سب میرا"
غصہ اور ناراضگی تھی نفرت نہیں۔۔۔۔۔ اب میں انہیں کبھی بھی یہ نہیں بتا پاؤں
"کا۔۔۔"

سحر نے اپنے ہاتھ اٹھا کر اس کے گرد لپیٹے تھے۔

"پلیز ساحر آپ روئیں نہیں ورنہ انکل کی روح کو مزید تکلیف ہوگی۔۔۔۔۔"

سحر نے آہستہ سے کہا۔

"تو کیا کروں سحر میں کیا کروں کیسے معافی مانگوں ان سے۔۔۔۔۔"

اس سوال پر پہلے تو سحر خاموش ہو گئی پھر کچھ دیر سوچ کر بولی۔

ساحر نے اثبات میں سر ہلایا۔

"ہاں یہی بہتر ہے تم انہیں اکیلا مت چھوڑنا۔"

سحر نے ہاں میں سر ہلایا اور وہاں سے جانے لگی پھر نہ جانے اسے کیا خیال آیا کہ مرکز
ساحر کو دیکھنے لگی۔

آپ بھی اپنا خیال رکھیے گا ساحر اور روئے گا مت ورنہ انکل کی روح زیادہ بے چین ہو۔
"اگی۔۔۔"

ساحر نے مسکرا کر ہاں میں سر ہلایا تو سحر بی جان کے کمرے میں آگئی جنہیں ابھی ڈاکٹر
نیند کی دوائی دے کر گیا تھا۔



ہمدان اور حسنہ تھوڑی دیر پہلے ہی سلیمان ولاء سے واپس آئے تھے۔ ہمدان نے تو سوچا تھا کہ سنہ کو سحر سے ملا کر اسے سرپرائز دے گا لیکن صبح ہوتے ہی سلیمان صاحب کی موت کی خبر سب پر بجلی کی مانند گری تھی۔

”سننے“

حسنہ کی آواز پر حمدان خیالوں کی دنیا سے باہر آیا۔

"سنائے۔۔۔"

اس کے اس طرح سے کہنے پر حسنہ ہلکا سا شرمائی تھی۔

سحر جن کے پاس ہے کیا وہ سحر کے وہی شوہر ہیں جن سے اسکا بچپن میں نکاح ہوا"
"تمہا؟

ہمدان نے اثبات میں سر ہلایا۔

"ہاں وہی ہے۔۔۔"

"شکر ہے اللہ کا میں بہت پریشان تھی اس کے لیے بہت معصوم سی تھی وہ۔۔۔۔"

ہمدان نے مسکرا کر حسنہ کو دیکھا جو اب اپنی چادر اتار کر دوپٹہ اوڑھ رہی تھی۔

"معصوم کا محافظ اللہ ہوتا ہے حسنہ وہ اس کے ساتھ کچھ برا نہیں ہونے دیتا۔۔۔"

"یہ تمہارے لیے۔۔۔"

"کیا ہے اس میں؟"

"خود دیکھ لو۔۔۔۔"

حسنہ نے بے چینی سے وہ کاغذ پکڑ کر کھولا تو دیکھا کہ وہ کسی یونیورسٹی کا ایڈمیشن فارم تھا۔ نہ جانے کیوں سے دیکھ کر حسنہ کی آنکھیں نم ہوئی تھیں۔

"بہت شکریہ آپ کا۔۔۔"

پھر سے کہا تمہانا شوہر کا شکریہ ادا نہیں کرتے اس سے پورے حق سے مانگتے ہیں اور"

"اس کے حقوق کا بھی خیال رکھتے ہیں۔۔۔۔"

اتنا کہہ کر ہمدان نے پیار سے اس کے گال پر اپنے ہونٹ رکھے تو حسنہ خود میں ہی سمٹی تھی۔

"مم۔۔۔۔ میں چائے بناؤں آپ کے لیے۔۔۔۔"

حسنہ کی گھبراہٹ دیکھ کر ہمدان مسکرا دیا۔

"ہاں لے آؤ لگتا ہے اسی سے کام چلانا پڑے گا۔۔۔۔"

ہمدان نے معنی خیزی سے کہا تو وہ جلدی سے وہاں سے چلی گئی۔ جبکہ اسکے سا طرح سے بھاگنے پر ہمدان مسکرائے بغیر نہیں رہ سکا۔



سلیمان صاحب کی موت کا وہ واقعہ گزرے ایک مہینے سے زیادہ وقت ہو چکا تھا۔ ساحر دوبارہ سے اپنا بزنس سنبھال چکا تھا اور تانیہ بیگم تو عدت بھلا کر انکی موت کے پہلے ہفتے ہی وہاں سے چلی گئی تھیں۔

سحر بی جان کا بہت زیادہ خیال رکھتی تھی جو بیٹے کی موت کا غم بھلا نہیں پا رہی تھیں اور ساحر جی جان سے زیادہ سحر کا خیال رکھتا تھا۔

وہی سب ہو رہا تھا جو سحر کی دادی نے کہا تھا۔ ساحر اپنی سحر کی ہر خوشی کا خیال رکھتا اسے اپنی متاع جان کی طرح رکھتا تھا۔

"سحر بی بی آپ سے کوئی ملنے آیا ہے۔۔۔"

سحر جو اس وقت بی جان کے کمرے میں انہیں سوپ پلا رہی تھی ملازمہ کی بات پر حیران ہو گئی۔ آخر کون تھا جو سحر سے ملنے آیا تھا۔

"کون ہے؟"

"پتہ نہیں بی بی جی بس آپ سے ملنا چاہ رہے ہیں۔۔۔"

سحر نے ہاں میں سر ہلایا اور اپنا دوپٹہ ٹھیک کرتے ہوئے اٹھ کر کمرے سے باہر لاونج میں آئی۔

"جی کیسے۔۔۔"

سامنے موجود شخص کی کمر کو دیکھتے ہوئے سحر نے کہا لیکن جب وہ شخص مڑا تو سحر کا خوف سے سانس سینے میں اٹک گیا۔

"فرہاد چچا۔۔۔"

اس سے پہلے کہ وہ بھاگ کر بی جان کی آغوش میں چھپ جاتی فرہاد آگے بڑھا اور اس کے قدموں میں بیٹھ کر پھوٹ پھوٹ کر رونے لگا۔

سحر حیرت سے اسے دیکھ رہی تھی جا فرہاد نے اپنے کانپتے ہاتھ اٹھائے اور سحر کے سامنے جوڑ دیے۔

مم۔۔۔۔۔ معاف کر دو بیٹا مجھے خدا کے لیے معاف کر دو۔۔۔۔۔ بہت بڑا گناہ کیا تھا مینے "
"اپنے لالچ میں آکر بہت بڑا گناہ کر دیا تھا۔۔۔"

فرہاد نے اب اپنے ہاتھ سحر کے پاؤں پر رکھ دیے تو سحر جلدی سے اس سے دور ہوئی۔

۱۱۔۔۔ اپنی جس بیٹی کی شادی کے لیے میں نے تمہیں بیچا تھا۔۔۔ جس کی خاطر تمہارا سودا کر کے میں نے اسکی خوشیاں خریدی تھیں وہ۔۔۔۔۔ چند دن پہلے ہی اس کے شوہر "نے اسے اس جہیز کے ساتھ زندہ جلا دیا۔۔۔۔۔ مار دیا میری بچی کو۔۔۔۔۔"

اتنا کہہ کر فرہاد چیخ چیخ کر رویا تھا اور سحر بس خم آنکھوں سے اسے دیکھتے جا رہی تھی۔

میں نے یہ کیوں نہ سوچا۔۔۔۔۔ کہ کسی کی بیٹی کو بیچ کر اپنی بیٹی کی خوشیاں کیسے خرید
"سکتا ہوں۔۔۔۔۔ گناہ تو میرا تھا سزا اسے کیوں ملی اللہ سزا اسے کیوں ملی۔۔۔۔۔"

فرہاد اب اپنے ہاتھ سر پر مار کر رو رہا تھا پھر اس نے سحر کو دیکھ کر واپس اس کے سامنے ہاتھ جوڑ دیے۔

"مجھے معاف کر دو بیٹا۔۔۔۔ ہو سکے تو مجھے معاف کر دو۔۔۔۔"

سحر کچھ دیر تو روتے ہوئے اس تباہ حال شخص کو دیکھتی رہی جس نے اس معصوم کا سودا کیا تھا لیکن وہ اسے کیا سزا دیتی قدرت نے تو اس کی زندگی اس کے لیے سزا بنائی تھی۔

"میں نے آپ کو معاف کیا چچا معاف کیا۔۔۔"

سحر کی بات پر فرہاد وہاں بیٹھ کر روتا رہا پھر اٹھ کر اس نے اپنے کانپتے ہاتھ سحر کے سر پر رکھے۔

"خدا تمہیں ڈھیروں خوشیاں دے میری بچی۔۔۔۔"

فرہاد اتنا کہہ کر وہاں سے چلا گیا تو سحر اپنے آنسو پونچھتے ہوئے مڑی لیکن سامنے ہی بی جان کو دیکھ کر اپنا سر جھکا گئی۔

"سحر میرا بچہ کون تھا یہ شخص اور کیا کہہ رہا تھا یہ۔۔۔۔؟"

سحر ان کے سوال پر پہلے تو گھبرائی لیکن پھر انہیں ساری بات سچ سچ بتادی۔

"یہاں آؤ میرا بچہ میری بات سنو۔۔۔۔"

بی جان نے اسے پاس بلایا تو وہ انکے سامنے بیٹھ کر اپنا سر انکی گود میں رکھ گئی۔

تمہارا ظرف بہت بڑا ہے سحر کہ تم نے یوں ہی اپنے اتنے بڑے گناہگار کو معاف کر"

"دیا۔۔۔۔۔"

بی جان اسکے بال سہلاتے ہوئے نرمی سے کہہ رہی تھیں۔

ساحر تمہارا شوہر ہے میرا بچہ جانتی ہوں کہ تمہارے ساتھ بہت زیادتی کی ہے اس نے " لیکن اب وہ محبت سے اپنے ہر گناہ کی تلافی کرنا چاہتا ہے۔۔۔۔ تمہارا ہر غم محبت سے "بھرنے چاہتا ہے سحر تو تمہیں اسے بھی ایک موقع دینا چاہیے نا۔۔۔

سحر بس ان کی باتیں خاموشی سے سن رہی تھی۔

"دوگی اسے یہ موقع سحر؟"

بی جان نے اسکی ٹھوڈی سے اسکا چہرہ اٹھا کر اپنے سامنے کیا۔

"ہولو سحر دوگی اسے یہ موقع ----؟"

سحر نے خم آنکھوں سے ہاں میں سر ہلایا تو بی جان نے مسکرا کر اسکے ماتھے پر اپنے ہونٹ رکھے تھے۔ اب سحر نے بھی سوچ لیا تھا کہ وہ اپنے شوہر کی ہر خطا کو دل سے معاف کر کے اسکی محبت کو قبول کرے گی۔ ہاں سحر محبت کے بدلے اپنے دل کا سودا کرنے کے لیے تیار تھی۔



حسنہ کالج کے باہر کھڑی ہمدان کا انتظار کر رہی تھی ویسے تو ہمدان ہر روز جلدی آ جاتا تھا لیکن آج شاید وہ کسی کام میں مصروف تھا جو ابھی تک نہیں آیا تھا۔

بہت زیادہ ناراض ہو جاؤں گی ان سے اتنا انتظار کروایا مجھے بات بھی نہیں کروں"

"گی۔۔۔۔"

حسنہ بناتے ہوئے کہہ رہی تھی۔ اتنا عرصہ حمدان کے ساتھ رہ کر اس کی نرمی اور محبت سے دیکھتے ہوئے وہ خود کو دنیا کی خوش قسمت ترین لڑکی سمجھنے لگی تھی۔

اسکی شرارتی باتیں یاد کر وہاں کھڑے حسنہ مسکرا دی لیکن تبھی ایک گاڑی اچانک اس کے سامنے آئی اور کسی نے کھینچ کر اسے گاڑی میں ڈالا اور گاڑی فوراً سے چل دی۔

"چھوڑو مجھے۔۔۔۔۔ حمدان۔۔۔۔۔"

حسنہ نے چلانا چاہا لیکن کسی نے اسکے منہ پر ایک رومال رکھ کر اسکی چیخوں کا گلا گھونٹا تھا۔

ساحر نے لائٹ ان کی اور گہرا سانس لے کر بیڈ پر بیٹھتے ہوئے اپنے جوتے اتارنے لگا۔ تبھی سحر کھانے کی ٹرے لے کر کمرے میں داخل ہوئی۔

ساحر اس کو دیکھ کر ٹھٹھک گیا کیونکہ اس وقت وہ سرخ رنگ کے شارٹ فراک اور کیپری میں ملبوس دوپٹہ کندھوں پر پھیلائے بہت ہی زیادہ حسین لگ رہی تھی۔ جبکہ لمبے بالوں کو اس نے کمر پر کھلا چھوڑ رکھا تھا۔

"آپ کا کھانا۔۔۔"

سحر نے سائیڈ ٹیبل پر کھانا رکھتے ہوئے آہستہ سے کہا اور ساحر کے سامنے کھڑے ہو کر اپنے ہاتھ مسلنے لگی جبکہ ساحر ابھی ابھی اسے حیرت سے دیکھ رہا تھا۔

"آج جان لینے کا ارادہ ہے کیا؟"

ساحر نے اس کے حسین سراپے کو دیکھتے ہوئے شرارت سے کہا۔

"جج --- جی؟"

سحر نے گھبرا کر پوچھا تو ساحر قہقہہ لگا کر ہنس دیا اور کھڑے ہو کر اس کے ہاتھ اپنے ہاتھوں میں تھام لیے۔

مطلب یہ کہ آج اس قدر حسین لگ کر میرے دل پر بجلیاں گرانے کا کیا مطلب؟
"سمجھوں میں؟"

"اسس۔۔۔ ساحر۔۔۔"

"جی سحر ساحر۔۔۔"

ساحر نے اسکے کان کی لو کو چومتے ہوئے بہت محبت سے کہا تو سحر کی ہتھیلیاں پسینے سے خم ہو گئیں۔

"کھانا کھالیں ساحر ٹھنڈا ہو رہا ہے۔"

سحر نے اسکا دھیان بٹانا چاہا جو اب اسکے بالوں میں چہرہ چھپاتا مدہوش ہو رہا تھا

آج تو سانس لینے کی بھی فرست نہ رہے مجھے میری جان بہت منتوں کے بعد تم مجھے "
"۔ ملی ہو سحر اب بس مجھے تمہیں اپنی محبت سے باور کروانا ہے

اتنا کہہ کر ساحر نے اسے باہوں میں اٹھایا اور بیڈ پر لے گیا۔

"سس۔۔۔ ساحر۔۔۔"

سحر نے گھبرا کر اسے پکارا تھا۔

"جی سحر ساحر۔۔۔"

ساحر نے پھر سے بہت محبت سے کہا تو سحر خود میں ہی سمٹ گئی۔ اسکو یوں شرماتا دیکھ
ساحر مسکرا دیا اور اسکا چہرہ پیار سے اپنے ہاتھوں میں تھاما۔

"تم نے مجھے معاف کیا نا سحر میرا ہر ستم بھلا دیا؟"

ساحر کے پوچھنے پر سحر نے ہاں میں سر ہلایا۔

"شکریہ میری جان مجھے میری ہر خامی کے ساتھ اپنانے کا شکریہ۔"

اتنا کہہ کر ساحر اس پر جھکتا چلا گیا اور سحر نے بھی خود اسکی محبتوں کے سپرد کر دیا۔ ان کے اس حسین ملن تاروں بھری رات بھی خوشی سے مسکرا دی۔



حسنہ کو ہوش آیا تو اس نے اپنے آپ کو ایک اندھیرے کمرے میں پایا۔ سر بری طرح سے چکرا رہا تھا۔ پھر کر چیز یاد کر کے حسنہ جلدی سے اٹھی اور دروازہ کھٹکھانے لگی۔

"چھوڑو مجھے جانے دو۔۔۔۔ گلناز بائی کچھ تو خدا کو خوف کرو تم۔۔۔۔"

حسنہ زارو قطار روتے ہوئے کہہ رہی تھی۔ ماں جو ہر اولاد کے لیے ایک نعمت ہوتی ہے، اسکی جنت ہوتی ہے حسنہ کی زندگی ہی جہنم بنا چکی تھی۔ حسنہ کو ہمدان کا خیال آیا۔

"پلیز ہمدان مجھے بچالیں اس سب سے۔۔۔"

حسنہ نے روتے ہوئے کہا اور اپنے گھٹنوں کے بل بیٹھ کر پھوٹ پھوٹ کر رونے لگی۔ تبھی دروازہ کھلا اور ایک آدمی موچھوں کو تاؤ دیتے ہوئے کمرے میں داخل ہوا۔

"واہ سہی کہا تھا گلناز بائی نے تو تو سچ میں کمال کا حسن رکھتی ہے۔"

حسنہ نے اسے روتے ہوئے دہائی دی تھی۔

ہاہاہا۔۔۔ بیٹی تو ہے تو۔۔۔۔۔ وہ بیٹی جس کے پیدا ہونے پر میں نے سوچا کہ میرا کاروبار "
" بڑھانے کا سامان بنے گی تو لیکن تجھے بڑا عزت کا جنون چڑھا تھا نا اب بھگت۔۔۔

اتنا کہ کر گلناز بائی نے حسنہ کو اس آدمی کی طرف دھکیل دیا جو اسے کھینچتے ہوئے کمرے
میں لے جانے لگا۔ اس آدمی نے حسنہ کو بستر پر پھینکا اور گرنے والے انداز پر اسکے وجود
پر حاوی ہوا۔

تبھی باہر سے کافی زیادہ شور سنائی دینے لگا لیکن وہ شخص ہر چیز کو نظر انداز کیے اس پر
حاوی ہوا تھا۔

حسنہ نے بے بسی سے اپنی آنکھیں میچ لیں اور قسم کھائی کہ اس زلت کو سہنے سے بہتر وہ خود کی جان لے لے گی۔

اچانک ہی اس شخص کا وجود حسنہ پر سے غائب ہو گیا تو حسنہ حیرت سے آنکھیں کھولے ہمدان کو دیکھنے لگی جو اس شخص کو زور دار ملکوں سے مارنے لگا۔

"چھو اکیسے میری بیوی کو تو نے کینے جان لے لوں گا میں تیری۔۔۔"

ہمدان اس شخص کو مارتا جا رہا تھا اگر پولیس والے اسے نہ چھڑاتے تو شاید وہ اسے مار ہی دیتا۔ حسنہ پر نظر پڑتے ہی ہمدان اس کے پاس آیا اور اسے کھینچ کر خود میں چھپا لیا۔

اپنے شوہر کا سہارا ملنے پر حسنہ پھوٹ پھوٹ کر رو دی تھی۔

ہمدان نے اسکے بال چومتے ہوئے کہا اور انسپکٹر کی جانب مڑا۔

"آپ فکر مت کریں سر ایسا ہی ہوگا۔"

ہمدان میں ہاں میں سر ہلایا اور حسنہ کو لے کر وہاں سے آگیا۔ گھر آکر اس نے نوکرانی سے کہہ کر حسنہ کے کپڑے بدلوائے کیونکہ خود تو وہ ابھی بھی سکتے کے عالم میں تھی۔

"حسنہ میری جان مجھے دیکھو سب ٹھیک ہے۔۔۔"

ہمدان نے اسکا چہرہ اپنی طرف کر کے کہا۔

"اس نے مجھے یہاں چھوا ہمدان --- بہت گندا لگ رہا ہے اپنا آپ ---"

حسنہ نے اپنے گلے کی جانب اشارہ کر کے کہا۔ ہمدان نے کھینچ کر اسے اپنے سینے سے لگایا تھا۔

نہیں میری جان ایسا مت کہو تم پاکیزہ ہو بہت پاکیزہ کیونکہ تمہیں اچھے اور برے میں "فرق پڑتا ہے، گناہ سے بھاگنا جانتی ہو تم اور ایسا انسان کبھی بھی ناپاک نہیں ہوتا۔۔۔۔۔"

ہمدان نے اسکا چہرہ ہاتھوں میں تھام کر بہت محبت سے کہا۔

حسنہ نے دل میں اٹھتا سوال کیا۔

ہمدان کی بات پر حسنہ روتے ہوئے اسکے سینے سے لگ گئی۔

"مجھ سے کبھی نفرت مت کر لے گا ہمدان کبھی مجھے غلط مت سمجھے گا۔۔۔۔"

"کبھی نہیں حسنه۔۔۔۔۔ کبھی نہیں۔۔۔۔۔"

ہمدان نے ہوا سے خود میں بھیختے ہوئے کہا اور سکون سے اپنی آنکھیں موند گیا۔ اس کی محبت اس کے پاس تھی بالکل محفوظ اور یہ احساس اس کے لئے بہت زیادہ قیمتی تھا۔



سحر کی آنکھ فجر کے وقت کھلی تو اس نے اپنے آپ کو ساحر کی آغوش میں پایا۔ رات کا گزرا ہر پل یاد کر کے وہ شرمناک خود میں ہی سمٹی تھی۔ اس کے شوہر نے اپنے ہر عمل، اپنے ہر جملے سے اسے باور کرایا تھا کہ وہ اس کے لیے کس قدر قیمتی ہے۔

سحر نے اٹھنے کی کوشش کی تو ساحر کی پکڑ اس پر مزید مضبوط ہوگی۔

"ساحر چھوڑیں نا مجھے نماز پڑھنی ہے۔۔۔۔"

سحر نے گھبراتے ہوئے کہا تو ساحر نے مسکرا کر اس کی گردن پر اپنے ہونٹ رکھے تھے۔

"اور نماز پڑھ کر دعا میں کیا مانگو گی تم جو چاہا تھا وہ تو ہم دونوں کو مل گیا۔"

ساحر کی آواز میں محبتوں کا سمندر موجود تھا۔

"میں اس کی بلنے پر خدا کا شکر ادا کروں گی۔۔۔"

سحر نے مسکرا کر کہا۔ ساحر نے اسکا ماتھا چوما اور خود بھی اٹھ بیٹھا۔

پھر یہ شکر تو مجھے بھی ادا کرنا چاہیے کیونکہ میری یہ محبت مجھے میرے گناہوں کے باوجود"

"مل گئی سحر۔۔۔ اور یہ صرف تمہاری دعاؤں کا نتیجہ ہے۔۔۔۔"

سحر اسکی بات پر شرمائی اور اٹھ کر واش روم میں بند ہو گئی۔ وہ فریش ہو کر باہر آئی تو ساحر بھی نہانے چلا گیا۔ ان دونوں نے مل کر نماز ادا کی اور خدا کا شکر ادا کیا جو اپنے

(دو سال بعد)

سحر کے ہاں ایک بہت ہی پیاری سی بیٹی کی پیدائش ہوئی تھی جو بالکل سحر جیسی تھی۔ ساحر تو اپنی چھوٹی سی جان پر فدا ہوئے جا رہا تھا۔ اسکا بس نہیں چل رہا تھا کہ پوری دنیا میں مٹھایاں بانٹتا۔

"ارے واہ یہ تو بالکل اپنے چچا پر چلی گئی ہے۔"

ہمدان نے اس چھوٹی سی گڑیا کو دیکھتے ہوئے کہا۔

خبردار ناک دیکھی ہے اپنی بلکل مری ہوئی چھپکلی لگتی ہے میری گڑیا ایک فیصد بھی تم" "پر نہیں پرچھائی ہے وہ میری سحر کی----

ساحر نے فوراً اسے ڈپٹ کر کہا تو ہمدان قہقہہ لگا کر ہنس دیا۔

بھئی کیا کریں اب ہر کوئی ساحر خان جیسا حسین و جمیل تو نہیں ہوتا نا اب میری تو" "بس ایک ہی امید ہے کہ سارے بچے حسنہ پر جائیں تو ہی پیارے ہوں گے۔

اس بات پر سحر بھی ہنس دی جو ابھی بھی ہاسپٹل میں تھی اور اپنی چھوٹی سی گڑیا کو باہوں میں اٹھائے دیکھ رہی تھی۔

"تم دونوں کب بچوں کا سوچو گے؟"

بی جان کے سوال پر حسنہ شرم سے لال ہوئی تھی۔

ارے ابھی کہاں مجھ غریب کی سنی جائے گی بی جان پہلی بیگم صاحبہ کی پڑھائی تو ختم"
"ہو لے ان سے پوچھیں ابھی بھی یہی کہیں گی کہ دودھ پیتی بچی ہوں۔۔۔"

ہمدان نے حسنین کو دیکھتے ہوئے شرارت سے کہا تو وہ اسے بری طرح سے گھورنے لگی۔

"سدھر جاؤ تم بہت پریشان کرتے ہو میری پیاری سی بچی کو۔"

بی جان نے حسنہ کو گلے سے لگاتے ہوئے کہا۔

"اس پیاری سی بچی کو اب بڑا کرنا کی پڑے گا۔۔۔۔"

ہمدان نے آہستہ سے کہا اور حسنہ کو دیکھ کر مسکرا دیا جو ہنستے ہوئے سحر سے باتیں کر رہی تھی۔



(مزید چھ سال بعد)

سحر کمرے میں آئی تو کمرے کا ستیاناس ہوا دیکھ کر اپنا سر پکڑ کر بیٹھ گئی۔ ساحر کی لاڈلی صلہ صاحبہ کو پینٹنگ کا بہت شوق تھا اور اسی شوق کے زیر اثر اب پورے کمرے میں رنگ ہر چیز پر لگے ہوئے تھے۔

"صلہ صلہ یہ کیا کیا آپ نے؟"

"ڈرائنگ کی ماما یہ میں ہوں یہ آپ اور یہ پایا۔۔۔"

صلہ نے کاغذ کی جانب انگلی کرتے ہوئے کہا۔

میں ڈرائنگ آپ نے پیپر پر بنائی ہے یا فرنیچر پر اب دیکھو سارا روم گندا ہو گیا ہے لیکن " آپ کو کچھ کہیں گے تو آپ کے بابا جانی مجھے ڈانٹنے لگ جائیں گے۔۔

سحر نے منہ بنا کر کہا کیونکہ وہ ساحر کو کمرے میں آتے ہوئے دیکھ چکی تھی۔

"آپ بھی نا ساحر بگاڑ دیں گے اسے۔۔۔"

سحر نے منہ بنا کر کہا۔

"ہاں بالکل جیسے تمہیں بگاڑ دیا ہے۔"

ساحر نے اسکی ناک دبا کر کہا تو سحر کھلکھلا کر ہنس دی۔

"آج شام تیار رہنا جان ہمدان اور حسنہ کے شہریار کا تیسرا برتھ ڈے ہے۔"

"ارے ہاں میں تو بھول ہی گئی تھی اچھا ہوا آپ نے یاد کروا دیا۔"

سحر نے ہنستے ہوئے کہا تو ساحر نے آگے بڑھ کر اسکا گال چوما۔

"میرے بغیر کیا بنے تمہارا۔۔۔"

اتنا کہہ کر ساحر نے اپنی ناک اسکی ناک سے رگڑی۔

"مما پاپا میں نے کچھ نہیں دیکھا۔"

صلہ کی آواز جہاں سحر شرم سے سرخ ہوئی تھی وہی ساحر قہقہہ لگا کر ہنس دیا اور ان کو یوں ہنستا مسکراتا دیکھ زندگی بھی مسکراتی دی۔ بے شک غم کی رات کے بعد خوشیوں بھری صبح ضرور آتی ہے۔



ختم شد

جوائن ناول بینک فیس بک گروپ

www.facebook.com/groups/novelbank

انسٹاگرام پر ناول بینک کو فالو کریں

www.instagram.com/pdfnovelbank